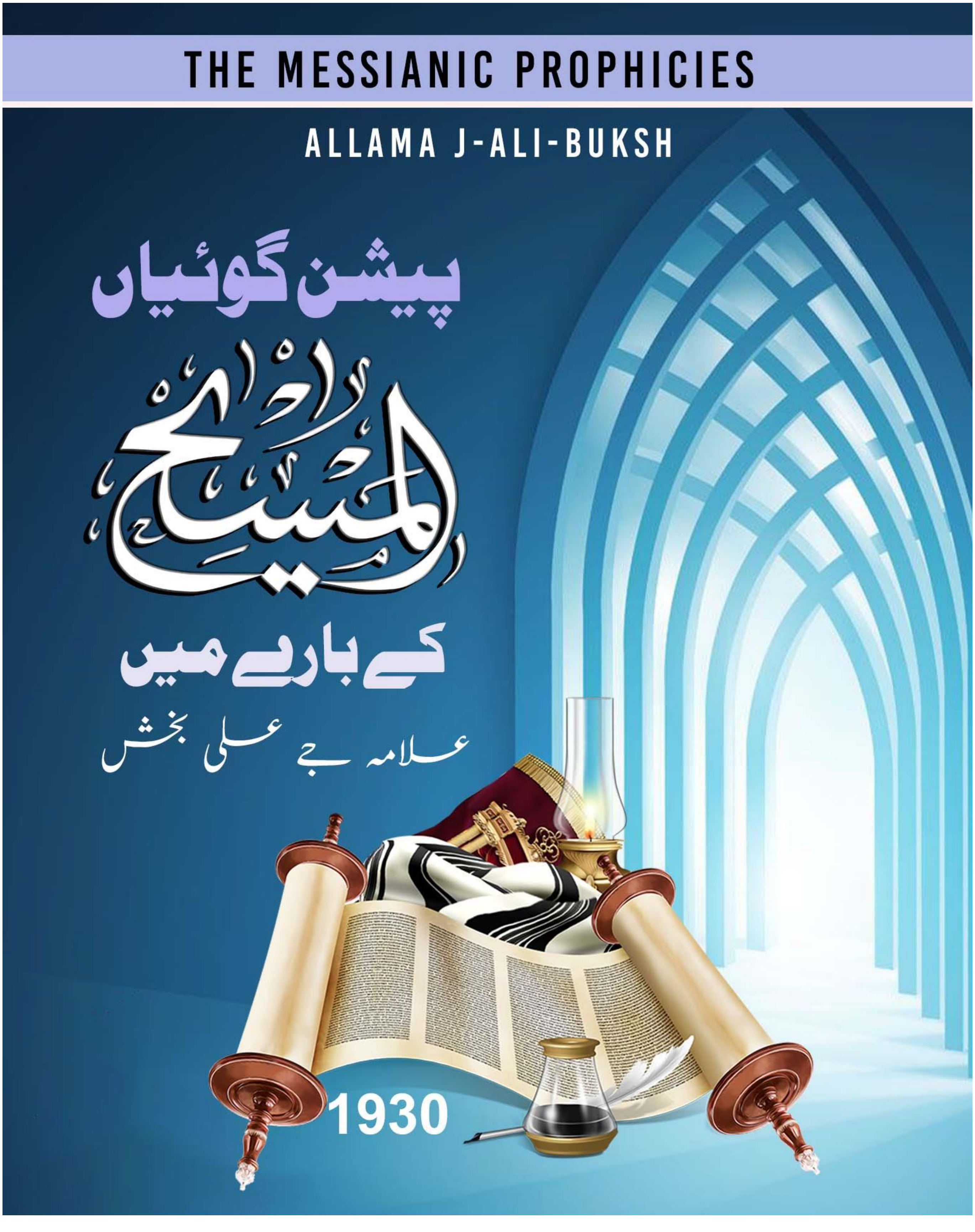
THE MESSIANIC PROPHICIES
ALLAMA J-ALI-BUKSH
پیشن گوئیاں
المسیح
کے بارے میں
علامہ جے علی بخش
1930

THE MESSIANIC PROPHICIES

J. ALI BUKHSH

پیشین گوئیاں

ربنا المسیح کے بارے میں

مصنف

فاضل اجل پادری جے علی بخش صاحب

پنجاب ریلجیس بُک سوسائٹی

انار کلی۔لاہور

فہرست

پہلا باب	عبرانی نبوت
	فصل اوّل۔ نبوت کے اصول
	فصل دوم۔ نبوت کی مختلف صورتیں
	فصل سوم۔ عبرانی نبوت۔ الفاظ اور خیال سب خدا کی طرف سے۔
	فصل چہارم۔ طبعی نبوت
	فصل پنجم۔ عبرانی نبوت کے خواص
	فصل ششم۔ نبی کی بلاہٹ اور انعام
	فصل ہفتم۔ نبوت کا معیار
	فصل ہشتم۔ نبوت کا نشوونما
	فصل نہم۔ نبی کی اعلیٰ تصور
دوسرا باب	پیشین گوئی
	فصل اوّل۔ پیشین گوئی کے چشمے
	فصل دوم۔ عبرانی پیشین گوئی کا چشمہ خدا ہے۔
	فصل سوم۔ عبرانی نبوت بذریعہ نشانات
	فصل چہارم۔ پیشین گوئی کی حدود
	فصل پنجم۔ مسیح کے بارے میں پیشین گوئی

	فصل ششم۔ مسیح کے بارے میں پیشین گوئی کی تکمیل
تیسراباب	ابتدائی پیشین گوئی مسیح کے بارے میں
	فصل اوّل۔ پہلا مسیحی تصور
	فصل دوم۔ سیم کی برکت طوفان کے بعد۔
	فصل سوم۔ابرہام کی برکت
	فصل چہارم۔یہوداہ کی برکت
چوتھاباب	حضرت موسیٰ کے زمانہ کی مسیحی نبوت
	فصل اوّل۔اسرائیل خداکابیٹا
	فصل دوم۔خداکی سلطنت
	فصل سوم۔ ظفریاب ستارہ
	فصل چہارم۔ابدی کہانت (یاامامت)
	فصل پنجم۔ حضرت موسیٰ کی مانند نبی
	فصل ششم۔ برکت اور لعنت
پانچواں باب	حضرت داؤد کے زمانے میں مسیح کی نسبت پیشین گوئی
	فصل اوّل۔ وفادار کاہن
	فصل دوم۔ ہمہ دان حاکم
	فصل سوم۔ حضرت داؤد کے ساتھ عہد
	فصل چہارم۔ فتح کرنے والا بادشاہ

	فصل پنجم۔ تخت نشین مسیح
	فصل ششم۔ راستباز بادشاہ
	فصل ہفتم۔ مسیح کی شادی
	فصل ہشتم۔ خداوند کا مخلصی دہندہ کی صورت میں آنا
	فصل نہم۔ خداوند فتح مند بادشاہ
	فصل دہم۔ کامل انسان
	فصل یازدہم۔ یہ کامل انسان موت میں فتح مند
چھٹا باب	پہلے انبیاء کا مسیح کے متعلق تصور
	فصل اوّل۔ خداوند کا دن
	فصل دوم۔ داؤد کے تباہ شدہ گھر کی از سر نو تعمیر
	فصل سوم۔ اسرائیل کی بحالی
ساتواں باب	یسعیاہ نبی اور اُس کے ہمعصر
	فصل اوّل۔ خداوند کے گھر کا سربلند ہونا
	فصل دوم۔ صلح کا بادشاہ
	فصل سوم۔ بحری تکلیف میں سے بحالی۔
	فصل چہارم۔ رد کیا گیا گڈریا
	فصل پنجم۔ صِیّون کو پاک کرنا
	فصل ششم۔ عمانوایل

	فصل ہفتم۔ سلامتی کا شہزادہ
	فصل ہشتم۔ پھلدار شاخ
	فصل نہم۔ مصر اور اسور کا اتحاد اسرائیل کے ساتھ
	فصل دہم۔ صِیّون کے کونے کا پتھر
	فصل یازدہم۔ صِیّون بڑے بادشاہ کا شہر
	فصل دوازدہم۔ بیت لحم سے حاکم
آٹھواں باب	یرمیاہ نبی اور اُس کے ہمعصر
	فصل اول۔ خداوند کی بڑی عدالت
	فصل دوم۔ صِیّون میں قوموں کو متبنٰی بنایا گیا۔
	فصل سوم۔ تاکستان میں اسرائیل کی بحالی
	فصل چہارم۔ خداوند کی آمد
	فصل پنجم۔ راستباز حاکم
	فصل ششم۔ یروشلیم خداوند کا تخت
	فصل ہفتم۔ راستباز شاخ۔
	فصل ہشتم۔ بجلی اور نیا عہد
	فصل نہم۔ حضرت داؤد کے ساتھ اٹل عہد
نواں باب	حضرت حزقی ایل
	فصل اول۔ خداوند مقدس

	فصل دوم۔ دیودار کی عجیب شاخ
	فصل سوم۔ مستحق بادشاہ
	فصل چہارم۔ وفادار گڈریا
	فصل پنجم۔ بڑی طہارت
	فصل ششم۔ بڑی قیامت
	فصل ہفتم۔ بڑا اتحاد
	فصل ہشتم۔ جوُج کی سزا
	فصل نہم۔ بحالی کی مقدس زمین
دسواں باب	جلاوطنی میں سے نبیانہ آوازیں
	فصل اول۔ بڑے دارالخلافہ کی بربادی۔ موت اور غم
	فصل دوم۔ خداوند کا لہو میں غسل کرنا۔
	فصل سوم۔ فطرت کی تبدیلی
	فصل چہارم۔ بڑا دکھ اٹھانے والا
گیارھواں باب	خداوند کے بندے کے بارے میں پیشین گوئی
	فصل اوّل۔ وہ بندہ جس سے خداوند خوش ہے۔
	فصل دوم۔ خداوند اپنے بندے اسرائیل کو مخلصی بخشتا ہے۔
	فصل سوم۔ اس بندے کی اعلیٰ بلاہٹ
	فصل چہارم۔ گناہ اٹھانے والا بندہ
	فصل پنجم۔ بڑی دعوت

	فصل ششم۔ راستباز کا اجر
	فصل ہفتم۔ بڑا واعظ
بارھواں باب	صِیّون کی بحالی کی نبوت
	فصل اول۔ صِیّون کے لئے خداوند کی شاہراہ
	فصل دوم۔ خداوند واحد خدا اور نجات دہندہ ہے
	فصل سوم۔ خداوند صِیّون سے وفادار ہے
	فصل چہارم۔ خداوند صیّون کو تسلی دینے والا ہے
	فصل پنجم۔ خداوند کی عبادت کا گھر ساری قوموں کے لئے
	فصل ششم۔ صِیّون جہان کا نور
	فصل ہفتم۔ نیا یروشلیم نئے آسمان و نئی زمین۔
تیراھواں باب	دانی ایل نبی
	فصل اول۔ ابن آدم کی سلطنت
	فصل دوم۔ آخری ایام
چودھواں باب	بحالی کے زمانے میں مسیحی تصور
	فصل اول۔ خداوند کا کُوچ کرنا
	فصل دوم۔ دوسری ہیکل کا جلال
	فصل سوم۔ نئے یروشلیم کا جلال
	فصل چہارم۔ کاہن بادشاہ کی تاجپوشی
	فصل پنجم۔ خداوند مقدس بادشاہ
	فصل ششم۔ خداوند کے جلال کی زمین
	فصل ہفتم۔ کاہن انسان کا بدی پر فتح پانا

فصل ہشتم۔گڈریا جس پر مار پڑی	
فصل نہم۔لاثانی دن	
فصل دہم۔ایلیاہ ثانی	
مسیح کے بارے میں اعلیٰ تصور	پندرہواں باب
فصل اول۔نوعِ انسان کا تصور	
فصل دوم۔بدی کے ساتھ جنگ	
فصل سوم۔خدا کی آمد	
فصل چہارم۔مقدس زمین	
فصل پنجم۔خداوند باپ بھی ہے اور شوہر بھی۔	
فصل ششم۔خدا کی سلطنت	
فصل ہفتم۔خداوند کا دن	
فصل ہشتم۔مقدس کہانت	
فصل نہم۔وفادار نبی	
فصل دہم۔ مسیح بادشاہ	
فصل یازدھم۔نیا عہد	

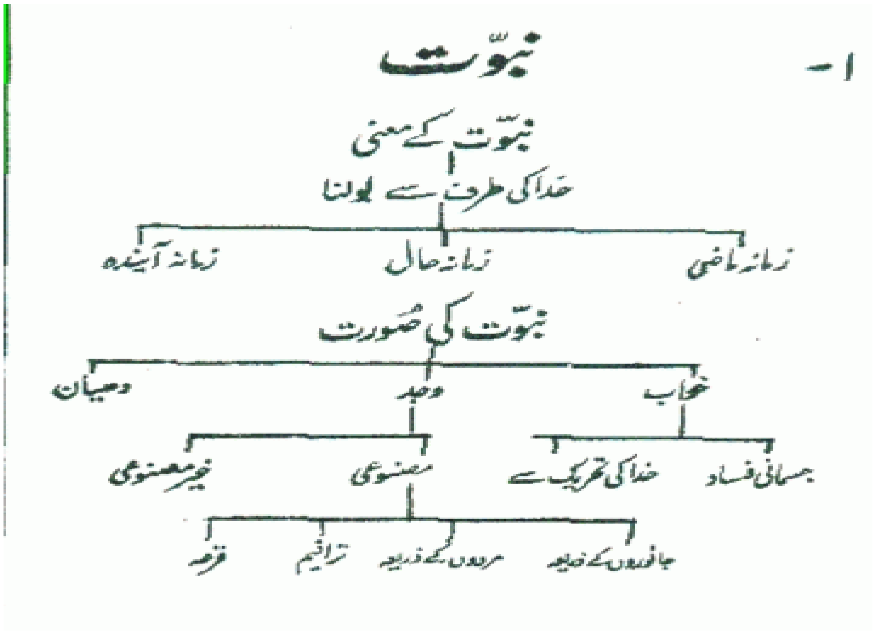
۱ ۔
نبوّت
نبوّت کے معنی
خدا کی طرف سے بولنا
زمانہ ماضی
زمانہ حال
زمانہ آئندہ
نبوّت کی صورت
خواب
وجد
دھیان
جسمانی فساد
خدا کی تحریک سے
مصنوعی
غیر مصنوعی
جانوروں کے ذریعہ
مردوں کے ذریعہ
ترافیم
قرعہ

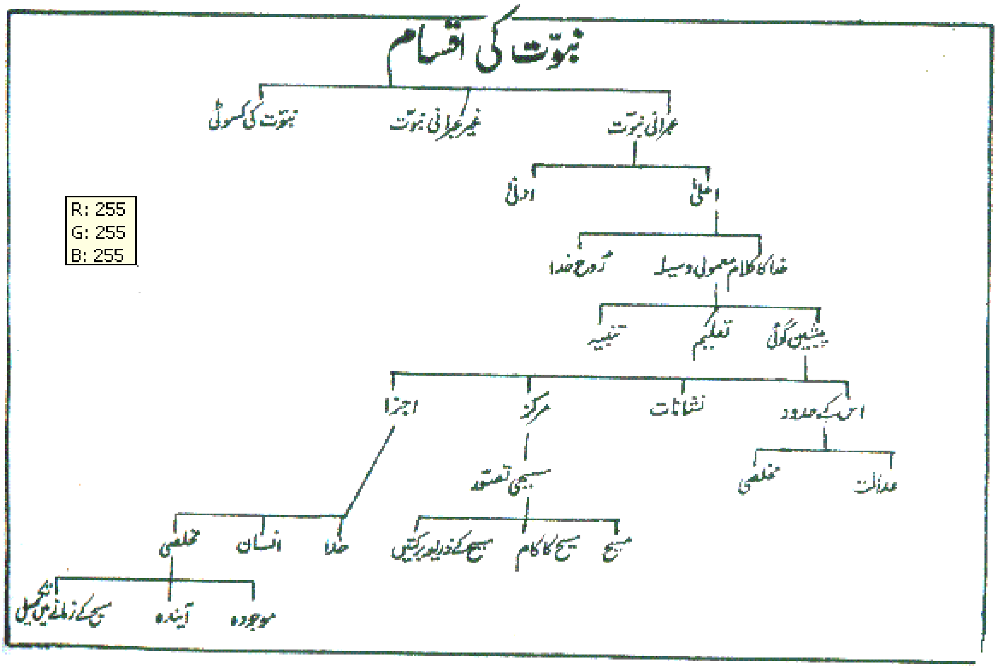
نبوّت کی اقسام
عبرانی نبوّت
غیر عبرانی نبوّت
نبوّت کی کسوٹی
اعلیٰ
ادنیٰ
خدا کا کلام معمولی وسیلہ
رُوح خدا
پیشین گوئی
تعلیم
تنبیہ
اس کے حدود
نشانات
مرکز
اجزا
عدالت
مخلصی
مسیحی تصوّر
مسیح
مسیح کا کام
مسیح کے ذریعہ برکتیں
خدا
انسان
مخلصی
موجودہ
آئندہ
مسیح کے زمانے میں تکمیل

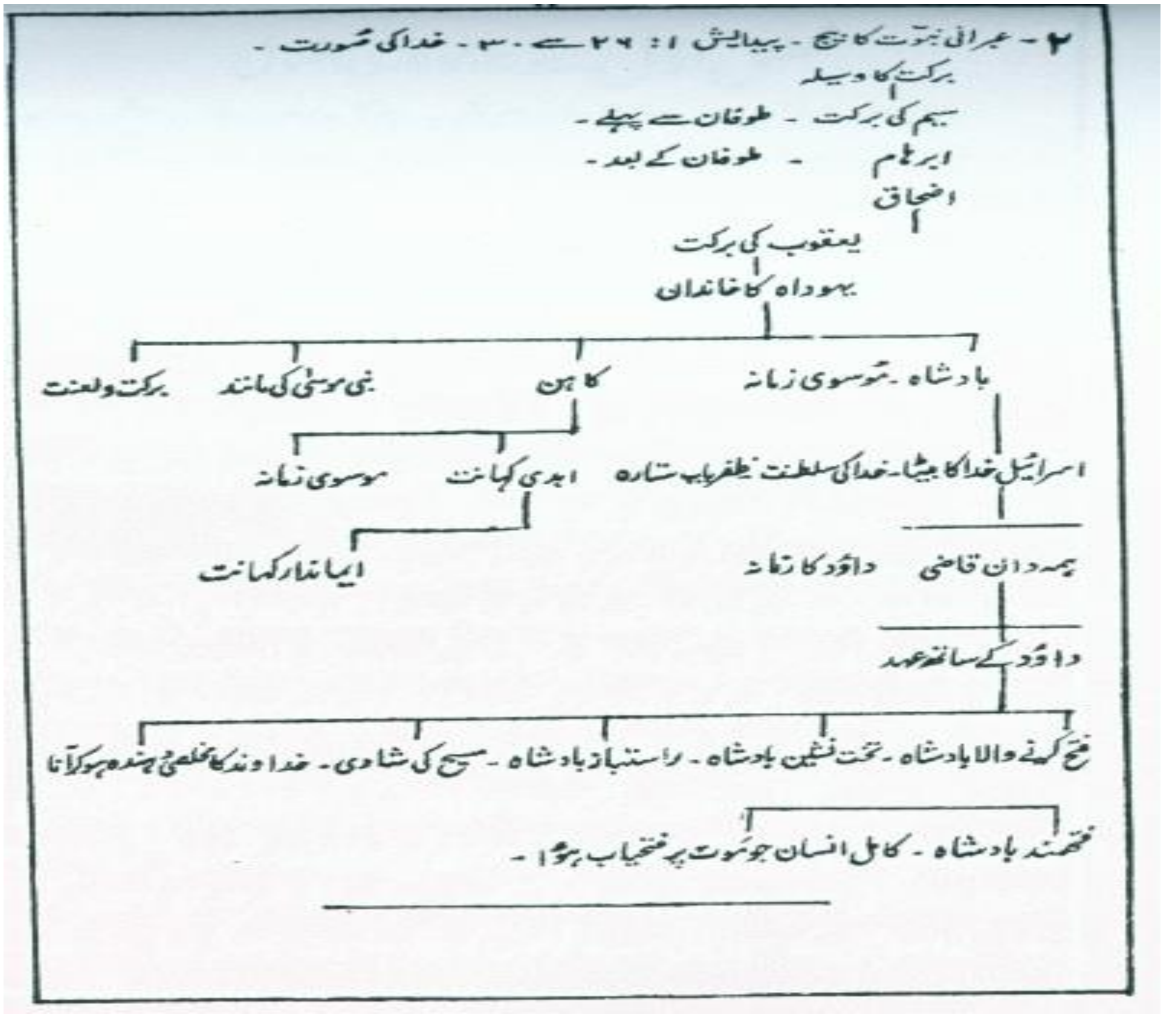
۲ - عبرانی نبوت کا بیج - پیدائش ۱: ۲۶ سے ۳۰ - خدا کی صورت -
برکت کا وسیلہ
سِم کی برکت - طوفان سے پہلے -
ابرہام - طوفان کے بعد -
اضحاق
یعقوب کی برکت
یہوداہ کا خاندان
بادشاہ - موسوی زمانہ
کاہن
نبی موسیٰ کی مانند
برکت و لعنت
اسرائیل خدا کا بیٹا - خدا کی سلطنت - ظفریاب ستارہ
ابدی کہانت
موسوی زمانہ
ایماندار کہانت
ہمہ دان قاضی
داؤد کا زمانہ
داؤد کے ساتھ عہد
فتح کرنے والا بادشاہ - تخت نشین بادشاہ - راستباز بادشاہ - مسیح کی شادی - خداوند کا مخلصی دہندہ ہو کر آنا
فتحمند بادشاہ - کامل انسان جو موت پر فتحیاب ہوا -

پہلا باب

عبرانی نبوت

نبوت سے دینی تعلیم مراد ہے اور مہذب اقوام کے دین کا یہ لازمی جزء ہے۔ پہلے پہل تو یہ ایک عمل کی صورت میں نظر آتی ہے بعد ازاں بتدریج یہ ایک عہدہ بن جاتا ہے اور آخر کار ایک سلسلہ کی صورت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

جب کبھی دینی تعلیم کی ضرورت محسوس ہوئی نبوت کا اظہار ہوا۔ پہلے پہل تو گاہے گاہے مختلف صورتوں میں یہ ظاہر ہوئی لیکن جوں جوں وہ دین ترقی کرتا گیا نبوت کو بھی ترقی ہوتی ہوگئی اور یہ ایک عہدہ بن گیا۔ قدیم پتری آرکوں کے زمانے میں حکومت کے تین عمل ،یعنی نبوت، کہانت اور بادشاہی عموماً سر خاندان یا رئیس قبیلہ میں مجتمع (اکٹھا، جمع کیا ہوا) تھے۔ لیکن اس کے بعد بادشاہی کا عہدہ الگ ہو گیا اور مطلق العنان (خود سر، بے لگام، بے باک، آزاد) بادشاہ بن گئے۔ پھر بتدریج یہ بادشاہی ایک خاندان میں محدود ہو گئی۔ کچھ زیادہ عرصہ گذرنے نہ پایا تھا کہ کہانت الگ ہو کر ایک خاص خاندان سے مخصوص ہو گئی اور علیحدہ بن گیا۔ البتہ نبوت کو علیحدہ سلسلہ بننے میں عرصہ لگا۔ چونکہ اس کا تعلق خدا سے تھا اس لئے وہ عرصہ دراز تک انسانی رشتوں سے آزاد رہی۔ اعلیٰ درجہ کے ادیان (دین کی جمع) میں یہ تینوں سلسلے ساتھ ساتھ پائے جاتے ہیں۔ البتہ نبوت کے سلسلہ نے ایک مدرسہ یا مجلس کی صورت سے زیادہ شاذ و نادر ہی ترقی کی۔ بادشاہی میں تو حکومت کا تصور پایا جاتا ہے اور کہانت میں عبادت کا تصور لیکن نبوت کا عمل دینی تعلیم کا وسیلہ ہے۔

فصل اوّل

نبوت کا لازمی اُصول

دینی تعلیم کی حیثیت سے نبوت کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ من جانب اللہ ہے اور اُسے الٰہی اختیار اور سند حاصل ہے۔ نبی خدا کا خادم ہے جسے خدا نے حکم دیا ہے کہ وہ تعلیم دے۔

عبرانی نبوت دیگر ادیان کی نبوت سے ویسی ہی متفرق ہے جیسے کہ عبرانی مذہب دیگر ادیان سے۔ اس میں چند صفات ایسی ہیں جن کے ذریعہ اسے کہانت اور بادشاہی سے امتیاز کر سکتے ہیں۔ ان عام صفات کے علاوہ چند خاص صفات بھی ہیں جن کے ذریعہ ہم عبرانی نبوت کا امتیاز عام نبوت سے کر سکتے ہیں۔

نبوت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ خدا اور انسان کے درمیان کسی قسم کا اتحاد اور شراکت ہے خواہ وہ حقیقی ہو یا خیالی۔ بہر حال نبی کا یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے دینی تعلیم دینے کے لئے بھیجا گیا ہے۔

کتابِ مقدس اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ نبیوں کی عام جماعت میں سے عبرانی نبی ایک خاص نوع کے نبی تھے۔ یہوواہ کا نبی یہوواہ کے نام سے بولتا ہے اور بعل کا نبی بعل کے نام سے۔ عبرانی نبوت کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ الٰہی مکاشفہ ہے اور دیگر مذاہب کے نبیوں کا بھی یہی دعویٰ ہے۔ ان دونوں قسم کی نبوتوں میں کیسے امتیاز کریں اور کیوں ہم عبرانی نبوت کو صحیح اور دیگر مذاہب کی نبوتوں کو غلط قرار دیں؟

مخفی نہ رہے کہ کتابِ مقدس نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ عبرانی نبوت ہی اصلی و صحیح نبوت ہے۔ مثلاً ملکِ صدق، یترو اور بلعام غیر قوم یعنی غیر عبرانی نبی تھے (پیدائش ۱۴: ۸، خروج ۱۸، گنتی ۲۳، ۲۴ باب) یہ ماننا مسیحیوں کے لئے ضروری نہیں کہ خدا نے اسرائیل کے سوا باقی سب قوموں کو بلاہدایت چھوڑ دیا۔ بلکہ تواریخ پر نظر ڈالنے سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ خدا نے غیر اقوام نبیوں کو بھی برپا کیا تاکہ وہ ان اقوام کو اعلیٰ مذہب کے تیار کریں۔ دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کی نبوت میں بعض اعلیٰ خوبیاں پائی جاتی ہیں جن کو تسلیم کرنا چاہیے۔ اس سے انکار کرنا مناسب نہیں گو وہ مذاہب سے اعلیٰ نہیں جیسا کہ بائبل کا دین ہے۔ اس لئے جو معیار اُن کی نبوت کو پرکھنے کے لئے استعمال کریں اسی سے عبرانی نبوت کا امتحان کریں۔

فصل دوم

نبوت کی مختلف صورتیں

نبوت کی تین مختلف بڑی صورتیں ہیں جو دنیا کے دیگر مذاہب میں بھی پائی جاتی ہیں۔ مثلاً خواب، رویا، صفائی قلب یا روحانی امتیاز کا منور ہونا۔ کتابِ مقدس کے مطالعہ کرنے والے ان تینوں صورتوں سے واقف ہیں اور یہ تینوں صورتیں دیگر مذاہب میں بھی پائی جاتی ہیں۔ یوایل نبی نے اس کا ذکر یوں کیا "تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوت کریں گے اور تمہارے بوڑھے خواب دیکھیں گے۔ اور تمہارے جوان رویتیں" (یوایل ۲: ۱۸)۔

فصل سوم

الفاظ اور خیالات خدا کی طرف سے

خواب میں انسان اسی منفعل (اثر قبول کرنے والا، شرمندہ) حالت میں ہوتا ہے کہ بیرونی تاثیریں اُس پر نقش ہو سکتی ہیں۔ اگرچہ بدن کی خرابی یا مزاج کے اختلاج (بے چین ہونا، دھڑکنا) ہی سے خواب واقع ہوا ہو لیکن وہ تاثیرات خواب دیکھنے والے کی مرضی کے قابو میں نہیں ہوتیں۔ وہ بالکل بے بس ہوتا ہے۔ وہ اپنی عقل کی تحریک اور جذبات کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بعض لوگ اس بیرونی تحریک و تاثیر کو بد ارواح سے منسوب کرتے ہیں اور بعض آسمانی قوتوں سے۔

بائبل کی نبوت میں خوابوں کا بار بار ذکر آیا ہے۔ اسرائیل کے بزرگوں کو خواب میں ہدایت ملی اور مریم و یوسف کو مسیح کی حفاظت کے لئے خواب میں آگاہی ہوئی۔ مصر اور بابل کے بادشاہ گھبرا گئے جب اُن کو خواب کا تعبیر کرنے والا کوئی نہ ملا۔ یوسف اور دانی ایل کو خواب کے ذریعہ اُن خوابوں کی تعبیر معلوم ہوئی۔ پس خواب بھی نبوت کی ایک صورت ہے۔

فصل چہارم

طبعی نبوت

نبوت کی عام صورت حالتِ وجد (بے خودی کی حالت) ہے۔ ایسی حالت طبعی بھی ہوسکتی ہے مثلاً یہ کہ مرگی یا کسی دیگر جسمانی بیماری یا اعصابی فساد کی وجہ سے عقل اور جذبات پر عجیب اثر پڑے۔ یہ حالت مصنوعی یا جعلی بھی ہوسکتی ہے۔ بعض دوائیوں اور بوٹیوں کا دھواں دینے سے ایسی حالت رونما ہوتی ہے یا بدارواح یا الٰہی روح کی تاثیر سے ایسی حالت بھی طاری ہو جاتی ہے۔

مشرقی ممالک میں مرگی کے بیمار اور دیوانوں کو عوام الناس جن بھوت یا دیو کے آسیب سے منسوب کرتے ہیں۔ جیسے کسی آدمی کا دین ہوتا ہے ویسے ہی اس پر اُس کا اثر ہوتا ہے۔ جو لوگ کثرتِ الٰہ کے قائل ہیں وہ اس کو اپنے معبودوں سے منسوب کرتے ہیں اور واحد خدا کے ماننے والے الٰہی روح سے۔ ایسی تاثیریں چونکہ غیر طبعی اور بیروں از تجربہ ہوتی ہیں اس لئے اُن کو اعجازی یا فوق العادت (شان وشوکت، عادت سے بڑھ کر) قرار دیتے ہیں۔ بعل کے نبیوں نے چھریوں سے اپنے تیئں گھائل کیا اور دیوانوں کی طرح دیر تک چلاتے رہے تاکہ اُن پر یہ حالت وارد ہو۔ وہ مذبح کے گرد کودتے ناچتے رہے (۱۔سلاطین ۱۸: ۲۶)۔

مرِدوں سے تعلق جتانے والے منہ میں کچھ بڑبڑاتے ہیں (یسعیاہ ۸: ۱۹) مشرقی ایشیا میں ایسے لوگ ایک دوائی بنام تمبورین اور دیگر نشہ آور بوٹیاں استعمال کرتے اور نشہ کی حالت میں لوگوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہیں۔ بھنگ اور چرس کا استعمال فقیروں میں اسی وجہ سے رواج پا گیا۔

یونانی نبیہ عورتیں بعض غاروں کی گیس وغیرہ کے ذریعہ اپنے پر ایسی حالت وارد کرلیتی تھیں چنانچہ ڈلفی، ڈاؤونا وغیرہ میں اس مقصد کیلئے مندر قائم ہوگئے۔ مسلمان درویش بھی گھومنے، چکر لگانے اور زور سے چلانے کے ذریعہ ایسی حالت کو وارد کرلیتے ہیں۔ دیوی دیوتاؤں کے چیلے زنجیروں سے اپنے تیئں زخمی کرکے اور دیوانہ وار سرمار کرتے ہیں۔ جسے وہ کھیلنا کہتے ہیں۔ ایسی حالت میں یہ لوگ دنیا کی طرف سے بے ہوش ہو جاتے ہیں اور ان سے طبعی پیشین گوئی صادر ہوتی ہے۔ بائبل میں ایک ایسے گروہ کا ذکر ہے جو اُونچے مکانوں سے تنبور اور طبلہ بجاتی آرہی تھی اور نبوت کررہی تھی۔ جب ساؤل اس گروہ سے ملا تو وہ بھی ناچنے اور نبوت کرنے لگ گیا (۱۔سموئیل ۱۰: ۵) پھر جب ساؤل داؤد کی تلاش میں گیا تو خدا کا روح اُس پر نازل ہوا اور وہ نبوت کرنے لگا اور اُس نے اپنے کپڑے اتار ڈالے اور سموئیل کے سامنے رامہ میں نبوت کرنے لگا اور سارا دن اور ساری رات ننگا پڑا رہا۔ جہاں سے یہ کہاوت شروع ہوئی کہ کیا ساؤل بھی نبیوں میں ہے؟ (۱۔سموئیل ۱۹: ۲۳ وغیرہ)۔

یہ حالت بھی سب ادیان میں مشترک ہے اور عبرانی مذہب بھی اس سے خالی نہیں۔ خود حالت وجد سے یہ دریافت نہیں ہوسکتا کہ آیا وہ خدا کی تاثیر سے یا کسی دیگر تاثیر سے ہے اسلئے ہر ایسی حالت کو پرکھ لینا چاہیے۔

فصل پنجم

طبعی نبوت کے خواص

نبیوں کا ایک اعلیٰ درجہ اور سلسلہ بھی ہے۔ جو گوشہ نشین (تنہائی میں رہنے والا، تارک الدنیا) ہو کر کتابِ مقدس کے دھیان میں مصروف ہوتے ہیں اُن کے دل ودماغ الٰہی نور سے منور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اعلیٰ درجے کی صداقتوں کو جان لیتے ہیں۔ اُن کو علم لدنی (وہ علم جو کسی کو خُدا کی طرف سے برائے راست بغیر استاد حاصل ہو) حاصل ہوتا ہے۔ وہ انسانی اُمور اور سیر توں کو پڑھ سکتے اور ماضی اور حال دونوں اُن پر کھل جاتے ہیں۔

ایسے اعلیٰ درجہ کے نبی دنیا کے دیگر مذاہب میں پائے گئے۔ اُن کو ہم جھوٹے اور دیوانے نہیں کہہ سکتے۔ کیا اُن میں سے کسی کو بھی الٰہی روح نے ہدایت نہ کی تھی؟ عبرانی نبی نہ صرف عبرانی قوم کے لئے تھے بلکہ ساری دنیا کے لئے بھی۔ تو کیا خدا نے باقی قوموں کو ایسی ہدایت کے لئے نبیوں کے ذریعہ تیار نہ کیا ہو گا؟

مونٹانسٹ نظریہ یہ تھا کہ انبیاء کی حالت ایسی ہو جاتی تھی کہ وہ الٰہی روح کا آلہ بن جاتے تھے۔ نبی دیکھتا او سنتا ہے۔ جسے اپنے سے الگ اور اُس کو خارجی شے کے طور پر بیان کرتا ہے۔

عبرانی نبوت میں اِس کا بیان یوں کیا جاتا ہے مثلاً جدعون، افتاح اور سمسون پر خدا کا ہاتھ پڑتا ہے۔ وہ الٰہی تاثیر کا آلہ یا وسیلہ بن جاتے ہیں۔ نبیانہ دیوانگی ساؤل جیسے شخص پر طاری ہو جاتی ہے۔ فرعون اور نبوکدنضر پر خدا کی مرضی منکشف ہوتی ہے۔ بلعام نے خدا کی رویتیں دیکھیں۔ سموئیل نے بچپن میں خدا کی آواز سنی۔ عدن میں سانپ گویا ہوتا ہے۔ بلعام کی گدھی بول اُٹھتی ہے۔ لیکن یہاں یہ اوزار ادنی درجے کے ہیں۔ روحانی اور دینداروں کے لئے نبوت کا یہ طریقہ نہیں۔

بلعام کو خوابوں میں مکاشفہ ملا۔ اُس کی حالتِ وجد کا ذکر ہے کہ وہ چت پڑا ہے۔ اس کی آنکھیں بند ہیں وہ رویا دیکھتا اور کلام سنتا ہے اور اُسے حکم ملا کہ وہ ان باتوں کو ظاہر کرے اگرچہ ایسا کرنا اُس کی مرضی کے خلاف تھا (گنتی ۲۴: ۱۵۔۱۶)۔

لیکن یہوواہ کا نبی موسیٰ اس سے اعلیٰ تھا۔ خدا موسیٰ سے رویتوں، خوابوں یا تمثیلوں میں کلام نہیں کرتا بلکہ روبرو۔ اُس نے خدا کی صورت دیکھی اور خدا سے رفاقت حاصل کی (گنتی ۱۲: ۶۔۸)۔ مابعد نبوت کا نمونہ موسیٰ ہے۔ خدا جس نبی کو برپا کرنے کو تھا وہ موسیٰ کی مانند بیان ہوا (استثنا ۱۸: ۱۸) عموماً عبرانی نبوت اعلیٰ پایہ کی ہے۔ البتہ ابتدائی صورت نبوت کی عبرانیوں کے درمیان ادنی درجہ کی تھی اس لئے ان ایام میں غیب بین یار شی (دیکھنے والا) کہلاتا تھا اور اُس کی نبوت کا نام رویا تھا۔ پھر بھی خدا کی حضوری اس میں موجود تھی جیسے یعقوب کے خواب میں آسمانی سیڑھی کے وقت یا ابرہام کی رویت میں جب اُس نے آگ کی بھٹی دیکھی اور حزقی ایل نے کروبیوں کی رتھیں دیکھیں (پیدائش ۲۸: ۱۲، ۱۵: ۱۲۔ حزقی ایل پہلا باب)۔

لیکن مابعد زمانے میں عبرانی غیب بن نبی کہلایا۔ جس ماخذ سے یہ لفظ نکلا ہے اُس کے معنی ہیں پھل کا نکلنا۔ چنانچہ امثال ۱۰: ۳۱ میں "راستباز کا منہ حکمت کی بات نکالتا ہے" عربی میں بھی اس کے معنی اٹھنا۔ قابل فہم ہونا اور اعلان کرنا ہے اور "اسوری زبان میں نبا کے معنی بلانا، پکارنا اور نام رکھنا ہے۔ اس لئے نبی ترجمان اور واعظ ہے۔ اس نقطہ نگاہ سے نبیانہ کلام ایک اشارہ۔ ایک پیغام یا کلام یا یہوواہ کا کلام ہے (پیدائش ۱۵: ۱) مشنا یا پیغام یا اوپر اٹھانا۔ نیز دیکھو (ہوسیع ۹: ۷؛ عاموس ۳: ۷۔۸)۔

نبوت کا طبعی نظریہ

غیر ادیان میں جو نبوت پائی جاتی ہے اس کی اعلیٰ صورت سے اُس کا آغاز ہوتا ہے۔اس میں اعلیٰ درجہ کی دُور بینی اور باطنی علم کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ دیگر ادیان کے معلموں میں یہ صفات پائی جاتی تھیں۔ عبرانی نبیوں کا بھی یہی دعویٰ تھا۔ اگرچہ وہ اُن معلموں سے اعلیٰ درجے کے تھے۔ نیچری معلموں کی سرسید وغیرہ کی طرح یہی تعلیم تھی کہ نبوت بھی ایک طبعی ملکہ ہے جو فطرت بعضوں کو عطا کرتی ہے۔ لیکن عبرانی نبوت پر یہ امر صادق نہیں آتا۔ چنانچہ عبرانی نبیوں اور دیگر ادیان کے معلموں کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے۔

عبرانی نبوت کے خواص

عبرانی نبی کو خدا شخصی طور پر بلاتا ہے اور اسے اپنا روح عطا کرتا ہے۔ وہ صرف خدا ہی کے نام سے کلام کرتا ہے۔ وہ نبیوں کے سلسلے میں سے ایک ہے جو عبرانی دین کی ترقی کے لئے برپا ہوئے۔ وہ پہلی یا ماقبل نبوت کے لے کر دوبارہ پیش کرتا ہے اور اپنے مابعد نبیوں کے سپرد کرتا ہے۔ الغرض عبرانی نبوی نجات کا ایک نظام ہے۔

یہاں ہم نہ صرف عبرانی نبوت اور غیر عبرانی نبوت میں امتیاز نہ کریں بلکہ خود عبرانی نبوت میں۔ اصلی کو جعلی سے جدا کریں کیونکہ بعض لوگوں نے یہوواہ کے نام سے کلام کیا لیکن جھوٹ بولے (یرمیاہ ۲۳ باب) بعضوں نے اپنی خود رائی اور اٹکل کو خدا کا کلام سمجھ لیا جنہیں جھوٹی روحوں نے فریب دیا (۲۔ تواریخ ۱۸ باب) بعضوں نے نبوت کو اپنا پیشہ بنالیا تاکہ اس کے ذریعہ نفع کمائیں اور ملکی اغراض کی مدد کریں۔ یہوواہ کے نبی کو ایسے جھوٹے نبیوں اور بعل کے نبیوں سے جھگڑنا پڑا۔

فصل ششم

نبی کی بلاہٹ اور انعام

عبرانی نبی خدا کی طرف سے بلایا جاتا ہے اور وہ صداقت مابعد نبیوں کے سپرد کرتا ہے۔

عبرانی دین خدا کے ساتھ اتحاد و شراکت کا دین ہے۔ اسلئے وہ جس دین کی تلقین کرتا ہے وہ غیر فانی دین ہے جو اُسے براہِ راست خدا سے حاصل ہوا۔ خدا کا یہ مکاشفہ زمان و مکان اور فطرت کے دائرہ میں اُسے ملا۔ اس لئے نہ صرف نبوت کی نعمت بلکہ معجزہ کرنے کی طاقت بھی براہِ راست خدا سے ان عبرانی نبیوں کو ملی۔ یوں یہ سارے انبیاء اس نظام کے افراد تھے اگرچہ ہر ایک نبی کو یہ نعمتیں حاصل نہ تھیں یا اُن کا ذکر قلمبند نہیں ہوا۔

اس نبوت کا وسیلہ روح القدس تھا۔ اور جن پر روح القدس کا اثر ہوا وہ دیندار لوگ تھے۔ یہ الٰہی روح انسانی روح کو عطا ہوا۔ البتہ یہ عطیہ مختلف اشخاص میں مختلف اندازہ سے ملا چنانچہ موسیٰ اور ایلیاہ، یسعیاہ، یرمیاہ اور حزقی ایل کا مطالعہ کرنے سے یہ اختلاف ظاہر ہو جاتا ہے اور خاص موقعوں پر خاص جوش سے اُنہوں نے اس کو ظاہر کیا۔

فصل ہفتم

نبوت کی کسوٹی یامعیار

حقیقی نبوت کا صحیح معیار یہ ہے کہ وہ نبوت صداقت اور واقعات کے مطابق ہو۔ان نبوتوں میں غلطی کاامکان تھااس لئے حضرت موسیٰ نے قوم کواس سے آگاہ کیا۔دیکھو(استثنا۱۸: ۱۴۔۲۲)۔

یہاں صحیح نبوت کاثبوت نہ تونشان نہ معجزے بلکہ ظاہراپیشین گوئی ٹھہرائی گئی۔سیدنا مسیح نے خود فرمایاکہ "جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی برپا ہوں گے اور بڑے بڑے نشان دکھائیں گے "(متی ۲۴: ۲۴) بلکہ باطنی سیرت یانبوت کالب لباب آیاوہ یہوواہ کے نام سے ہوئی۔آیاوہ سچی اور حقیقی ہے۔آیاوہ خدا کے جلال کے لئے ہے یاآیاوہ پہلی نبوتوں کے مطابق ہے۔اس کسوٹی سے عبرانی نبوت کوپرکھ سکتے ہیں۔

فصل ہشتم

نبوت کا نشوونما

طوفانِ نوح اور تیری آرکوں کے زمانے میں گاہے گاہے نبوت کاظہور ہوا۔بحیثیت عہدہ موسیٰ پہلا نبی تھااور وہ مابعد نبیوں کانمونہ تھا۔سموئیل نے نبوت کاایک عہدہ بنادیااور نبیوں کے سکول قائم کئے۔یہ نبی بادشاہوں کے مشیر اور قوم کے مصلح تھے۔اور ایسے نبیوں کی ایک اعلیٰ مثال ناتن،ایلیاہ اور الیشع تھے۔اُنہوں نے قوم کواس کی تاریخ اس کے عہدوں،اُس کی شریعت اور عبادت کی تعلیم دی اور موسیقی اور حکمت کے سکول قائم کئے۔سلسلہ وار نبیوں کے برپاہونے سے نبوت کوکمال حاصل ہوا۔اوران نبیوں نے اپنی نبوتوں کوقلمبند کیا۔

موسیٰ سے پیشتر حنوق،نوح،ابراہام اور یعقوب نے نبی کی خدمت سرانجام دی۔لیکن موسیٰ نے ایک ایسے نبی کی یانبیوں کے سلسلے کی پیشین گوئی کی جو موسیٰ کی مانند ہوگا۔بمقابلہ کنعانی جادوگروں اور فالگیروں کے۔سموئیل کے زمانے تک گاہے گاہے یہ نبی برپاہوتے رہے۔جب سموئیل نبوت کے عہدے کے لئے بلایا گیاتووہ موسیٰ کی طرح حاکم بھی تھااور نبی بھی۔لیکن جب اُس نے حکومت چھوڑی تواُس نے نبوت کاایک الگ عہدہ بنادیا اور نبیوں کے سکول قائم کئے۔

سموئیل کے بعد پہلے پہل ایسے نبی بھی اٹھے جو قوم کی عدالت بھی کرتے تھے وہ بادشاہوں کے درباروں میں یاقومی مجمعوں میں ناگہاں آموجود ہوتے اور جوپیغام اُن کوملا تھااُسے پہنچاتے۔نبیوں کے مدرسوں میں یہوواہ کی تعلیم اوراُس کی عبادت کے طریقے رقص وسرود کے ذریعہ سکھائے جاتے تھے اور غالباًبائبل کی تاریخیں کتابیں اُنہوں نے ہی تصنیف کیں۔جب یہودی سلطنت دوحصوں میں تقسیم ہوگئی توشمالی سلطنت میں زیادہ ترنبی برپا ہوئے۔ایلیاہ اور الیشع اس زمانے کے اعلیٰ پایہ کے نبی تھے۔

وسیع معنی میں ہم تمام عہدِ عتیق کو نبوت کہہ سکتے ہیں لیکن رفتہ رفتہ شریعت،حکمت اور زبور کی کتابوں اور نبیوں کے صحیفوں میں امتیاز کیا گیا اور یوں نبوت کاحلقہ زیادہ تنگ اور محدود ہوگیا۔خطِ عبرانیوں گیارہ باب میں ایسے نبیوں اور بہادروں کی فہرست دی گئی ہے گووہ مکمل نہیں۔

فصل نہم

نبی کا اعلیٰ تصور

نہ صرف موسیٰ کے دس احکام یا صرف شریعت میں بلکہ سارے عہدِ عتیق میں یہ اعلیٰ تصور اپنی جھلک دکھاتا رہتا ہے۔ چنانچہ ان نبیوں نے جو تعلیم دی وہ دیگر ادیان کے نبیوں کی تعلیم سے بہت اعلیٰ تھی۔ مثلاً خُدا کی وحدانیت اور شخصیت کی تعلیم۔ ایسے خدا کی تعلیم جس نے خلقت پیدا کی اور مخلصی کا انتظام کیا۔

اسی طرح انسان کے بارے میں جو تعلیم عبرانی نبیوں نے دی وہ بھی لاثانی ہے۔ مثلاً یہ کہ انسان ایک ہی اصل سے ہے۔ وہ ایک نوع ہے اور یہ انسان ایک دن پاک اور کامل ہوگا جیسے خدا پاک اور کامل ہے۔

اسی طرح انسان کی نجات کی جو تعلیم ان نبیوں نے دی وہ اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ اس نجات یا مخلصی کے ذریعہ خدا اور انسان کا اتحاد ممکن ہو گیا۔

دوسرا باب

پیشین گوئی

دُنیا کے سارے مذاہب میں یہ دعویٰ ہے کہ اس میں پیشین گوئیاں ہیں۔ مخفی نہ رہے کہ نبوت اور پیشین گوئی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ نبوت زیادہ وسیع لفظ ہے اور پیشین گوئی اس کا صرف ایک جزو ہے۔ اس لئے پیشین گوئی کو نبوت پر فوق (بلندی) نہیں، اگرچہ بعضوں نے غلطی سے پیشین گوئیوں کی نسبت بہت مبالغہ کیا۔ پیشین گوئی عبرانی نبوت ہی کا مخصوص جز نہیں بلکہ سارے دینوں میں اس کا چرچا ہے۔ فطرت انسانی کو ایسی تربیت مل سکتی ہے کہ وہ پیشین گوئی کے قابل بن جائے۔ جیسے مدبرانِ ملک اپنے ملک اور اپنی قوم کی تواریخ کا مطالعہ کرنے سے اس قابل ہو سکتے ہیں کہ وہ اس قوم کے مستقبل کے بارے میں بتا سکیں۔ اسی طرح علمائے دین اس قابل ہو سکتے ہیں کہ کلیسیا کی خبر دے سکیں۔ چونکہ انسان کی طبیعت کا یہ تقاضہ ہے کہ وہ مستقبل کا علم حاصل کرے اسلئے مسیحی شخصی دعا مانگتا ہے اور غیر مسیحی مختلف قسم کے نبیوں کی تلاش کرتا ہے۔

پیشین گوئی نبوت کی وہ صورت ہے جس میں آئندہ کے بارے میں تعلیم دی جاتی ہے اور اس لئے یہ قابل قدر ہے کیونکہ اس میں یہ تعلیم پیش کی جاتی ہے کہ مخلصی کے کام کی تکمیل مسیح کے وسیلے سے سرانجام پائے گی۔

فصل اوّل

پیشین گوئی کے چشمے

غیر ادیان میں پیشین گوئی کا سب سے ادنیٰ چشمہ مردہ ارواح ہیں۔ بعل کے مذہب میں اس کا بڑا چرچا تھا۔ ایسے لوگوں کے ذریعہ مستقبل کا حال معلوم کرتے تھے جو مرُدگان کی روحوں کو بلا سکتے تھے مثلاً عین دور کی جادوگرنی کا سموئیل کی روح کو بلانا (۱۔ سموئیل ۲۸ باب)۔

دوسرا چشمہ شگون لینا یا فال دیکھنا تھا۔ (یسعیاہ ۸: ۱۹) خاص کر جانوروں کی انتڑیوں یا پرندوں کے پرواز کے ذریعہ پتوں کی صرصراہٹ کی آواز سے یا پاک جانوروں کی حرکتوں یا کسی غیر معمولی واقعہ کے ذریعہ شگون کے یہ طریقے رومیوں اور یونانیوں میں بہت مروج تھے۔

کہتے ہیں کہ حضرت یوسف اپنے جام کے پانی کے ذریعہ شگون لیا کرتے تھے (پیدائش ۴۴: ۵) تیروں کے ذریعہ شگون لینے کا ذکر (حزقی ایل ۲۱: ۲۱۔ ۲۳) میں آتا ہے۔ نیز ترافیم یا خاندانی چھوٹے بتوں کے ذریعہ شگون لیتے تھے (حزقی ایل ۲۱: ۲۱، زکریاہ ۱۰: ۲)۔

جوتشیوں یا نجومیوں کے ذریعہ مستقبل کا حال دریافت کرتے جو ستاروں کی گردش ورفتار سے آئندہ کا حال معلوم کیا کرتے۔ علاوہ ازیں جادو اور ہاتھوں کے خط وخال کے ذریعہ انسان کی قسمت بتائی جاتی تھی۔

لیکن بائبل مقدس نے ان سارے طریقوں کو رد کیا اور اُن پر لعنت کی۔ البتہ قرعہ کے ذریعہ خدا کی مرضی دریافت کرنے کو جائز رکھا۔ عکن اور یونتن کے بارے میں قرعہ ڈالنے کا ذکر آیا ہے۔ (یشوع ۷: ۱۴؛ ۱۔ سموئیل ۱۴: ۴۳) موعودہ زمین قرعہ کے ذریعہ تقسیم کی گئی۔ لڑائی کے وقت اور حالات کو قرعہ کے ذریعہ دریافت کیا (یشوع ۱۴: ۱۹)۔ بنی اسرائیل میں اوریم اور تمیم کے ذریعہ خدا کی مرضی دریافت کی جاتی تھی (احبار ۸: ۸)۔ ساؤل اور داؤد کی تاریخ میں اُن کا ذکر آیا ہے (۱۔ سموئیل ۳۰: ۷ وغیرہ ۱۔ سموئیل ۲۸: ۶)۔

فصل دوم

عبرانی پیشین گوئی کا چشمہ خدا ہے

یہ پیش گوئی خوابوں کے ذریعہ یا رویتوں کے ذریعہ جو حالت وَجد میں ملتے ہیں دی جاتی ہے،ایسی صورتوں میں مستقبل ایک ڈرامہ کی شکل میں قوتِ متخیلہ (سوچنے کی قوت) پر منعکس ہو جاتا ہے۔ جس پر پیش گوئی ظاہر ہوتی ہے۔وہ اُس کے تجربے اور مشاہدے کی اشیاء کے ذریعہ ہوتی ہے۔ مگر یہ پیش گوئی محض خیالی نہیں ہوتی بلکہ قوتِ متخیلہ کی طبعی طاقت سے اعلیٰ ہوتی ہے۔ مثلاً حضرت ابراہیم نے رویا میں دیکھا کہ اس کی نسل ۴۰۰ برس تک مصر میں رہے گی۔ مصر میں رہنے کا خیال تو قوتِ متخیلہ سے علاقہ رکھتا ہے لیکن سالوں کی تعداد جن میں وہ نسل دکھ اٹھائے گی محض قوت متخیلہ کا کام نہ تھا۔(پیدائش ۱۵ باب) فرعون کے خواب کا انحصار تو ملک کی طبعی حالت پر تھا لیکن ان کی تفصیل کسی خارجی قوت سے علاقہ رکھتی تھی جسے ہم فوق العادت کہہ سکتے ہیں (پیدائش ۴۱ باب)اسی طرح ان خوابوں کی تعبیر کا واقعات میں ظاہر ہوں اس امر پر شاہد ہے کہ یہ کسی اعلیٰ قوت کا کام تھا۔ نبوکدنضر کے خوابوں اور دانی ایل نبی کی رویتوں کے بارے میں بھی ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ (دانی ایل ۴، ۷باب)۔

اب خوابوں کے ذریعہ پیش گوئی سے گذر کر ہم ان منظوم پیش گوئیوں پر نظر ڈالیں جو حالتِ وجد میں منکشف (ظاہر) ہوئیں۔ مثلاً بلعام کی پیش گوئی، وہ پیش گوئی بلعام کی خواہشات کے بالکل خلاف تھی (گنتی ۲۳، ۲۴ باب) کسی اعلیٰ طاقت نے بلعام کو برکت دینے پر مجبور کیا حالانکہ وہ خود اسرائیل پر لعنت کرنا چاہتا تھا۔اس پیش گوئی کو ہم طبعی نہیں کہہ سکتے۔

البتہ عبرانی قوت میں اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ عبرانی نبی جو پیش گوئی کرتے ہیں وہ اس کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ایسے نبی اپنے زمانے میں صاحبِ عقل و خرد تھے۔وہ اپنی قوم کی تاریخ اور اپنے قرب وجوار (نزدیک،ارد گرد) کی قوموں کے مذاہب اور ملکی اُمور سے واقف تھے۔ وہ مدبرانِ ملک میں شامل تھے لیکن ان سب سے بڑھ کر وہ خدا پرست اور دیندار لوگ تھے۔ اُن کا نور قلب اور دُور بینی (دور سے دیکھنا) کی طاقت خدا کے نور سے منور تھی۔

فصل سوم

عبرانی نبوت بذریعہ نشانات

یہ نشانات کبھی تو ادنیٰ درجے کے استعمال کئے گئے جیسے اخیاہ شونی نے کپڑے کے بارہ ٹکڑے کر کے یہ ظاہر کیا کہ دس ٹکڑے یربعام کو دئے گئے یعنی دس فرقوں کی سلطنت۔ یہاں دس ٹکڑوں سے دس فرقے مراد ہیں اور کپڑوں کے پھاڑنے سے اُن فرقوں کی دو سلطنتوں میں تقسیم (۱۔سلاطین ۱۱: ۳۰۔۳۱) بعض اوقات تو یہ نشانات بذریعہ عمل دکھائے گئے اور بعض اوقات محض تقریر میں۔ چنانچہ حزقی ایل نے دو چھڑیوں کا ذکر کیا جن پر یہوداہ اور اسرائیل کے نام لکھے تھے اور وہ چھڑیاں آپس میں جڑ گئیں یعنی دونوں سلطنتوں میں اتحاد ہو گیا۔(حزقی ایل ۳۷: ۱۵ وغیرہ)اسی طرح یرمیاہ نبی نے انجیر کے دو ٹوکروں کا ذکر کیا۔ایک میں اچھی انجیریں تھیں اور دوسرے میں بُری۔اس سے اسرائیل کی نیک وبد دو گروہ ہیں مراد لیں (یرمیاہ ۲۴)۔ یہ چند مثالیں بطور نمونہ کے پیش کی گئیں۔ کوئی شخص لفظی طور پر ان کی تکمیل کی توقع نہیں کر سکتا بلکہ اُن کی غرض سمجھنے سے واسطہ ہو گا۔

عبرانی نبی عموماً اعلیٰ نشان استعمال کرتے تھے۔ البتہ مسیحیوں نے اس طریقہ کو بہت بگاڑااور ہر شے کو نشان سمجھا۔ لیکن ہم صرف انہی نشانوں کا ذکر کریں گے جن کو نبیوں نے استعمال کیااور یہ مختلف قسم کے نشان میں بعض اشخاص بطور نشان کے استعمال ہوئے جیسے موسیٰ، داؤد یا سلمان اور یہ امر طبعی تھا کہ مسیح موسیٰ ثانی اور اس سے اعلیٰ قرار دیا جائے۔ یا ظفریاب جنگی باد شاہ جو داؤد کی مانند ہو یا سلیمان کی طرح صلح کا باد شاہ۔

سیدنا مسیح نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کو ایلیاہ سے تشبیہ دی(متی ۱۱: ۱۴، ملاکی ۴: ۵)ان نشانوں میں سیرت کی عام مطابقت مراد لی گئی نہ ہر چھوٹی تفصیل کی مطابقت اگر کوئی تفصیل کی مطابقت تلاش کرے تو وہ غلطی کرے گا۔

نہ صرف اشخاص کو نشان ٹھہرایا بلکہ بعض رسوم کو بھی مثلاً عید فسح کو۔ عہد کے صندوق اور سردار کاہن کے تاج کو۔ یہ نئے عہد کے نشانات بتائے گئے۔ جہاں تک یہ نشان اعلیٰ ہوں گے وہاں تک مطابقت بھی اصل اور نشان میں زیادہ ہوگی۔ ایسی پیش گوئیوں کی تفسیر کرنا بھی مشکل ہے۔ ان کا راز کبھی کبھی صدیوں تک چھپا رہا۔ اور جب تک وہ پیش گوئی پوری نہ ہوئی کسی نے ان کا مطلب نہ سمجھا مثلاً فرعون اور نبوکد نضر کے خوابوں کو۔ ان کی تفسیر کے لئے یوسف اور دانی ایل جیسے اشخاص کی ضرورت تھی۔ مسیح کے بارے میں جو نبوت تھی وہ مسیح کی پہلی آمد کے وقت بہت کچھ سمجھ میں آئی۔ مسیح نے اپنے رسولوں کے ذہنوں کو روشن کیا تاکہ وہ کتابِ مقدس کے معنی سمجھ سکیں۔ اسی طرح مسیح کی دوسری آمد کے وقت نئے عہد نامہ کی نبوت پورے طور سے سمجھ میں آئے گی۔ اس سربمہر کتاب کو وہ برہ کھولتا ہے جو ذبح ہوا تھا۔

کبھی کبھی یہ نشان عام نشان سے بڑھتے بڑھتے ایسا عظیم وعالیشان بن جاتا ہے کہ حقیقت سے پرے ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک تاک کو مصر سے لاکر کنعان میں لگایا۔ وہ تاک بڑھتے بڑھتے ساری زمین پر پھیل گئی اور اُس کی شاخیں بحیرہ شام سے دریائے فرات تک (زبور ۸)۔ اسی طرح دانی ایل نبی نے ایک پتھر کا ذکر کیا جو بڑھتے بڑھتے ساری دنیا میں پھیل گیا(دانی ایل ۲ باب) میکاہ نے خداوند کے گھر کے پہاڑ کو یوں ظاہر کیا کہ وہ سارے بلند پہاڑوں سے اونچا ہو گیا(میکاہ ۴؛یسعیاہ ۲ باب) اسی طرح حزقی ایل نبی نے نئے یروشلیم کے لئے ایسے الفاظ استعمال کئے کہ وہ ناممکن کے درجے تک پہنچ گئے(حزقی ایل ۴۰ باب) اور بعضوں کا بیان ایسے عجیب طور سے ہوا کہ پڑھتے پڑھتے ہنسی آجاتی ہے۔ اگرچہ پیش گوئی یا نشان کی ظاہری صورت ایسی ناممکن نظر آئے لیکن حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے ایسی صورت موزوں تھی۔ مثلاً نبوت میں اسرائیل سے عام اسرائیل جسم کے لحاظ سے مراد نہیں بلکہ روحانی اسرائیل سے مراد ہے(رومیوں ۹ باب) ابراہیم کی اولاد ایماندار لوگ ہیں(رومیوں ۴ باب) مسیحی کلیسیا قدیم اسرائیل کی قائم مقام اور اس کے وعدوں کی وارث ہے(۱۔پطرس ۲: ۴)۔

لیکن عبرانی نبوت میں اعلیٰ نبوت بھی شامل ہے جو صریح پیش گوئی کہلاتی ہے۔ ایسی پیش گوئی کے شروع میں گو کسی نشان کا استعمال ہو لیکن رفتہ رفتہ وہ نشان پیچھے رہ جاتا ہے۔

نبوت میں کبھی اعداد کا ذکر آتا ہے جن کے معنی اس وقت تک سمجھ میں نہیں آئے جب تک کہ اُن کا کچھ سراغ نہ ملے۔ اسی طرح نزدیک یا قریب کا استعمال ہوا۔ مثلاً یوایل کے لئے جو نزدیک ہے وہ تاریخی طور پر یسعیاہ کے لئے عرصہ دراز ہوگا۔ اور جو یرمیاہ کے لئے نزدیک ہے ملاکی کے لئے دور ہوگا۔ پھر بھی یہ سارے نبی کے بعد دیگرے خداوند کے دن کو یہی کہتے چلے گئے۔

اسی وجہ سے سیدنا مسیح نے فرمایا کہ وقتوں اور موسموں کا علم صرف خدا کو ہے(متی ۲۴: ۴۲؛اعمال ۱: ۷)الغرض نبوت کے آج اور کل کے درمیان ایک رات ہے جو غیر مقررہ اور غیر یقینی ہے۔ اس لئے آج کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے کیونکہ یہ تیاری کا وقت ہے۔

فصل چہارم

پیش گوئی کی حدود

نبی گویا اعلیٰ پہاڑ پر کھڑا ہے۔ وہ سامنے انجام کو دیکھ رہا ہے لیکن بیچ میں جو خلیج (پانی کا وہ حصہ جو تین طرف خشکی سے گھرا ہوا اور ایک طرف سمندر سے ملا ہوا، فاصلہ) حائل ہے وہ اس کی نظروں سے اوجھل (غائب) ہے۔ وہ درمیانی وادیوں چٹانوں اور ندیوں کو نہیں دیکھتا اور وہ نبی اس انجام کو اپنے زمانہ کی تاریخ کے رنگ میں پیش کرتا ہے اور وہ رنگ مقامی عارضی اور اس کے زمانے کے مطابق ہے اور ایسے فاصلہ اور معیاد کو وہ تمثیلی اعداد میں پیش کرتا ہے نہ حقیقی اعداد میں۔ ایسی نبوت میں بار بار یہ نصیحت ملتی ہے کہ دکھوں میں صبر کرو کیونکہ مخلصی آرہی ہے اور ہم نہیں جانتے کہ کتنی جلد آجائے گی۔

فصل پنجم

مسیح کے بارے میں پیش گوئی

عبرانی نبوت اعلیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی کرتی جاتی ہے حتیٰ کہ مسیح میں جاکر تکمیل کو پہنچتی ہے۔ اس ساری نبوت کا یہ مرکزی تصور ہے۔ اس کے باقی سب سبق اس کے گرد گھوم رہے ہیں۔ یہ وہ چشمہ ہے جہاں سے برکت اور لعنت کی ندیاں برابر جاری رہتی ہیں۔ مسیحی نبوت مسیح کے وسیلے مخلصی کی پیش گوئی ہے۔ اور یہ پیش گوئی انہی نبیوں تک محدود نہیں جو بحیثیتِ عہدہ نبی تھے بلکہ یہ تاریخی اور منظوم کتابوں میں بھی اُسی طرح ملتی ہے جیسے نبیوں کی کتابوں میں۔ مسیحی پیش گوئی میں نہ صرف مسیح کی شخصیت کا ذکر ہے بلکہ اُس کے کام کا بھی۔ نیز ان سارے فوائد اور برکات کا جو مسیح کے وسیلے حاصل ہوتے ہیں۔ عام تصور مخلصی کی تکمیل ہے۔

عبرانی نبوت کو ہم تین حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔ خدا، انسان اور مخلصی۔ یہ مخلصی خدا کی اُمت کو اب بھی حاصل ہے اور آئندہ کو بھی حاصل ہوگی۔ لیکن اس کا کمال مسیح کے زمانے میں ہوگا۔ پہلی مخلصی کو ہم خاص مخلصی سمجھیں۔ دوسری کو مستقبل حالت کا مسئلہ اور تیسری مخلصی کو مسیح کے بارے میں نبوت۔

مخلصی کا یہ مسئلہ بتدریج منکشف ہوتا گیا۔ اس میں ماضی، حال اور مستقبل تینوں زمانے شامل ہیں۔ موجودہ مخلصی، بہتر مخلصی کی اُمید ہمارے اندر پیدا کرتی اور مسیح میں تکمیل پاتی ہے۔

پرانے عہد نامے میں یہ مخلصی ایک بیج کی مانند نظر آتی ہے۔ وہ بیج پھول اور پھل لاتا ہے۔ چنانچہ نئے عہد نامہ میں اس کا پھول اور پھل نظر آتا ہے۔ شریعت اور انبیاء میں جس مخلصی کا ذکر ہے وہ اس شخص میں پوری ہوتی ہے جو شریعت اور انبیاء کو پورا کرنے آیا تھا۔

فصل ششم

مسیح کے بارے میں پیش گوئی کی تکمیل

مخفی نہ رہے کہ مسیحی نبوت بتدریج ترقی کرتی جاتی ہے۔ یہ الگ الگ پیش گوئیاں نہیں بلکہ باہم وابستہ ہیں۔ وہ ایک پودے کی طرح نشوونما پاتی ہے اس لئے اس کے مختلف درجوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ پھر بھی یہ کہنے میں تامل نہیں کہ پُرانے عہد نامے کی نبوت کی کلید (چابی، کُنجی) مسیح کی آمدِ اوّل ہے۔ اس نے اس کے مختلف کمروں کو کھول دیا اور بتادیا کہ مسیح کی دوسری آمد ساری نبوت کو پورے طور سے منکشف کردے گی۔

مسیح کے بارے میں نبوت کی تفسیر کا ایک بڑا موزوں طریقہ ہے اور وہ یہ ہے:

۱۔ ہر ایک پیش گوئی کا مطالعہ الگ الگ بڑے غور وخوض سے کریں۔

۲۔ اسی سلسلہ کی دوسری پیش گوئیوں کے ساتھ مقابلہ کرکے پڑھیں۔

۳۔ اس کو مسیح اور اس کی مخلصی کی روشنی میں پڑھیں۔

بعض لوگوں نے سمجھا کہ ایسی پیش گوئی کے دہرے معنی ہوتے ہیں لیکن یہ درست نہیں۔ معنی تو ایک ہی ہوتے ہیں لیکن چونکہ یہ پیش گوئی دنیاوی مخلصی سے شروع کرکے ابدی مخلصی کی طرف ترقی کرتی جاتی ہے اس لئے بعضوں نے یہ دھوکا کھایا۔

تیسرا باب

مسیح کے بارے میں ابتدائی پیش گوئی

توریت میں کئی ایک مسیحی نبوتیں پائی جاتی ہیں اوران نبوتوں میں ایک بڑا فاصلہ حائل ہے اور وہ مختلف شخصوں کے ذریعہ ملیں۔

پیدائش کی کتاب کے پہلے باب میں خلقت کی پیدائش کا ایک قدیم گیت ملتا ہے۔اس کے چھٹے حصے میں آدم کا ذکر ہے جو سب سے آخر میں اور سب سے اعلیٰ اور خدا کے لشکر میں سب سے افضل پیدا کیا گیا(پیدائش ۱: ۲۶سے ۳۰)اس میں یہ بیان ہے کہ آدم کو خدانے آسمانی عقول کی صورت اور شکل پر خلق کیا جن سے خدانے انسان کے پیدا کرنے کے بارے میں مشورت کی۔مقابلہ کرو(زبور۸: ۶)سے۔اسے سب پر حکومت بخشی۔اس کے لئے مقرر ہوا کہ اس کی اولاد زمین کی وارث ہو۔

یہ صورت نہ صرف عقل وپاکیزگی کی تھی بلکہ کل انسان یا آدم کی کیونکہ ظاہری صورت باطنی صورت کا جسمانی اظہار ہے اور یہ صورت پاتال (شیول)میں بھی قائم رہتی ہے(زبور۱۷: ۱۵)یہ صورت ان روحوں یا عقول کی مظہر ہے۔

اس تصور کہ خدانے انسان کو اپنی صورت پر بنایا۔اسے مسیحی پیش گوئی تو ٹھیک سے طور سے نہیں کہہ سکتے۔البتہ یہ تصور ساری نبوت کی شرط اور ڈھانچہ ہے کیونکہ انسان کے بارے میں خدا کی یہی تجویز تھی کہ آخر کار انسان ایسا ہی بن جائے۔

فصل اوّل

پہلا مسیحی تصور

مسیحی نبوت کا آغاز نوع انسان کی تاریخ کے آغاز سے ہی شروع ہوتا ہے۔نوع انسان کے گرتے وقت یہ تصور پیش کیا گیا۔

پیدائش ۳: ۱۴، ۱۵ میں ہے کہ عورت کی نسل ایک لڑائی کے بعد جس میں دونوں فریق زخمی ہوں گے سانپ پر غالب آئے گی۔اس میں لعنت اور غم داخل ہیں۔اس کے ذریعہ وہ خدا کو اپنا مخلصی دہندہ تسلیم کرلیتے ہیں۔وہ باغِ عدن معہ اس کے درختوں اور حیوانات کے انسان کی تربیت کے لئے تھا۔اُن کی آزمائش ضروری تھی کیونکہ بلا آزمائش کوئی دینی تعلیم نہیں ہوسکتی۔آدم وحوا کی اخلاقی تربیت کیلئے آزمائش ضرور تھی۔زندگی اور موت کے درخت ان کے سامنے نیکی اور بدی کی تصویر کھینچتے تھے۔اُن کے ذریعہ نیکی اور بدی کی پہچان بڑھتی جاتی تھی۔اب حیوان آزمانے والا آتا ہے۔یہ آزمائش ذائقہ کی دل کی اور عقل کی تھی۔یعنی پھل اور خوبصورتی اور عقل کی زیادتی کے وعدے کے ذریعہ۔

عورت آزمائش میں گر کر خود آزمانے والے بن گئی۔ویسے ہی آدم نے آزمائش میں گر کر حکم عدولی کی۔خدا بطور قاضی اور مخلصی دہندہ کے ظاہر ہوا۔

سانپ کو جو لعنت ملی اُس میں بدروحیں اور بدآدمی بھی شامل ہیں(یوحنا ۸: ۴۴)۔

طوفان سے پہلے کی صرف یہی ایک پیش گوئی ہم تک پہنچی ہے۔

فصل دوم

سیم کی برکت۔ طوفان کے بعد

طوفان کے فوراً بعد خدا نے وعدہ کیا اور نوح کی اولاد کو یقین دلایا کہ زمین قائم رہے گی اور موسم برابر برقرار رہیں گے (پیدائش ۸: ۲۰۔ ۲۲)۔تب نوح نے خداوند کے لئے ایک مذبح بنایا اور سب پاک چوپایوں اور پاک پرندوں میں سے تھوڑے سے لے کر اس مذبح پر سوختنی قربانیاں چڑھائیں اور خداوند نے اُن کی راحت انگیز خوشبو لی اور خداوند نے اپنے دل میں کہا کہ انسان کے سبب سے میں پھر کبھی زمین پر لعنت نہیں بھیجوں گا۔ کیونکہ انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے بُرا ہے۔ نہ پھر سب جانداروں کو جیسا اب کیا ہے ماروں گا۔ بلکہ جب تک زمین قائم ہے بیج بونا اور فصل کاٹنا۔ سردی اور تپش گرمی اور جاڑا دن اور رات موقوف نہ ہوں گے۔

ان آیات میں خدا کے ایک اعلیٰ وعدہ کا ذکر ہے۔ گو لفظی طور پر یہ مسیح کے بارے میں وعدہ نہیں کہلاتا لیکن اس میں مسیحی تصور کا مزید انکشاف پایا جاتا ہے۔ زمین کو جب انسان مطیع کر چکے گا تو وہ اپنی ساری تاریخ میں دراصل زمین ہی رہے گی اور موسموں کے تغیر و تبدل کا سلسلہ بھی برابر جاری رہے گا۔ نوع انسان کا گناہ اس جنگ میں ایک بڑا عنصر ہے۔ یہ گناہ نہ صرف آزمانے والے اور بیرونی دنیا میں ہی پایا جاتا ہے بلکہ انسان کے باطن میں بھی۔ تو بھی زمین کی حالت میں فرق نہ آئے گا۔ جب تک کہ انسان کے انجام کی غایت (غرض،انجام) پوری نہ ہو۔

گناہ طوفان کے عین بعد نوح کی اولاد میں نمودار ہوا جس کی وجہ سے نوح نے اپنے بیٹے کنعان کو لعنت دی۔ یہ کنعان حام کا بیٹا تھا لیکن حام کے دوسرے بیٹے اس لعنت میں نظر انداز ہوئے۔

یافت کی برکت کو زیادہ توسیع دی گئی۔ اور سیم کو یہ برکت ملی کہ خدا اُس کے خیموں میں رہے گا۔

یہ دوسری مسیحی پیش گوئی بھی پہلی پیش گوئی کی طرح ایک برکت ہے۔ اس برکت کا موقعہ گناہ اور شرم ہے۔ یہ گناہ نوح کے خلاف ہے۔ یہ گناہ سب سے چھوٹے بیٹے حام سے سرزد ہوا۔ لعنت اور برکت براہِ راست خدا نے نہ دی بلکہ نوح نے۔ نوح نے بحیثیت نبی خدا کے مقصد کو ظاہر کیا۔ یہ لعنت و برکت اُس جدوجہد کو ظاہر کرتے ہیں جو شیطان اور اُس کے لشکر کے خلاف نہیں بلکہ نوع انسان کی تین قوموں کے درمیان ہوگی۔

اس پیش گوئی میں تین گروہ ہیں۔ اور گناہ اور نیکی کے بھی تین درجے ہیں جو نوح کے تین بیٹوں میں پائے جاتے ہیں گناہ اور شرم تو حام اور اس کی اولاد میں محدود ہے اور نیکی یافت کی اولاد میں۔ لیکن سیم کی دینداری یافت کی نیکی سے بڑھ کر ہے۔ ان تینوں بیٹوں میں سیرت کے یہ تین درجے ان قوموں کی تاریخ میں نمودار ہیں۔ دیکھو (پیدائش ۹: ۱سے ۱۷، ۲۶، ۲۷)۔

"اس نے کہا کہ کنعان ملعون ہو۔ وہ اپنے بھائیوں کے غلاموں کا غلام ہوگا۔ پھر کہا خداوند سیم کا خدا مبارک ہو اور کنعان سیم کا غلام ہو۔ خدا یافت کو پھیلائے کہ وہ سیم کے ڈیروں میں بسے اور کنعان اُس کا غلام ہو"۔

حام نے اپنے بوڑھے باپ کی بے عزتی کی۔ اور وہ انسان کی نفسانی فطرت کا نشان تھا جو اُس کی نسل کی تواریخ میں پائی جائے گی۔ یہ قابل غور ہے کہ حضرت نوح نے حام کو جو اس گناہ کا مرتکب ہوا نظرانداز کر دیا اور اُس کے بیٹے کنعان کو موردِ لعنت ٹھہرایا۔ انتقام فطرت یا نیچر کا قانون ہے اور حام

سے یوں انتقام لیا گیا جیسے حام نے اپنے باپ کی بے عزتی کی ہے ویسے ہی اُس کا بیٹا اُس کی بے عزتی کرے گا۔اور یہ لعنت حام کے ایک بیٹے کو ملی۔ باقی بیٹے نظر انداز کئے گئے۔

اب نوح نے دوسرے بیٹوں کی طرف توجہ کی جنہوں نے باپ کی عُریانی ڈھانپی۔ سیم نوح کا پہلوٹھا بیٹا تھا۔ جس میں باپ کی دینی طبیعت پائی جاتی تھی اس لئے اُس کو نوح نے برکت دی اور کنعان پر لعنت بھیجی۔ پھر یافت کو برکت دی کہ وہ پھیلے اور ساتھ ہی کنعان کو لعنت کہ وہ غلام رہے۔

کنعان اور یافت کو چھوڑ کر ذرا سیم کی برکت پر غور کیجئے۔ وہ برکت یہ ہے کہ خدا سیم کے ڈیروں میں رہے گا یا اُن کے اندر بسے گا۔ سیم کی اولاد کا حصہ خدا تھا۔ الٰہی حضوری ہمیشہ اُن کے خیموں میں رہی۔ اُنہوں نے حقیقی مذہب کو قائم رکھا۔ شریعتِ انبیاء اور مسیحی دین انہی کے وسیلے رواج پکڑ گئے۔ اس نبوت کا مرکزی تصور یہ ہے کہ خدا آئے گا اور سیم کے ڈیروں میں رہے گا۔ پہلی پیش گوئی میں یہ تھا کہ عورت کی نسل کو سانپ پر فتح حاصل ہوگی۔ یہاں دوسری پیش گوئی میں مسیحی مخلصی کا الٰہی پہلو دکھایا گیا کہ خدا کی آمد سیم کے خیموں میں ایک بڑی برکت ہوگی۔ اس پیش گوئی کے یہ دو سلسلے نوعِ انسان کی تاریخ میں برابر نشو و نما پاتے رہے حتیٰ کہ مسیح کی آمد اور خاص کر اُس کی دوسری آمد میں وہ کمال کو پہنچے۔

فصل سوم

ابرہام کی برکت

مسیحی تصور کی نشو و نما کی تاریخ میں ایک بڑا وقفہ پایا جاتا ہے۔ نوح کے بیٹے بڑھتے بڑھتے خاندان، فرقے اور قومیں بن گئے۔ اُن کی بدی کے باعث بابل کے بُرج بنانے کے وقت وہ منتشر ہوگئے۔ چونکہ سیم کے فرقوں میں خالص خدا کی عبادت کم ہوگئی تھی۔ اس لئے خدا نے ابرام اور اس کی بیوی کو چنا اور حکم دیا کہ وہ اپنا وطن چھوڑ کر ایک دور ملک میں جا بسیں تاکہ وہ برگزیدہ امت کے جدِ امجد اور دنیا کے لئے برکت بنیں۔ ابرام کی بلاہٹ سے تاریخ انسانی میں ایک نیا زمانہ شروع ہوتا ہے۔

ا۔ ابرام کے ساتھ خدا نے عہد باندھا۔ اس کے ذریعہ ابرام کی نسل اور خدا کے درمیان اور ابرام کی نسل اور نوع انسان کے درمیان ایک مبارک رشتہ قائم ہوگیا۔ اور ابرام سے ایک مبارک زمین کا وعدہ کیا گیا۔

یہ پیش گوئی بھی ایک برکت کی صورت میں ہے۔ خدا ابرام سے متکلم ہوا۔ البتہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ بذریعہ خواب متکلم ہوا یا رویا یا باطنی نور و آگاہی سے۔

دیکھو (پیدائش ۱۲: ۱۔۳) "خداوند نے ابرام سے کہا کہ تو اپنے وطن اور اپنے ناطہ داروں کے بیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے نکل کر اُس ملک میں جا جو میں تجھے دکھاؤں گا۔ اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور برکت دوں گا اور تیرا نام سرفراز کروں گا۔ سو تو باعثِ برکت ہو۔ جو تجھے مبارک کہیں اُن کو میں برکت دوں گا اور جو تجھ پر لعنت کرے اس پر میں لعنت کروں گا اور زمین کے سب قبیلے تیرے وسیلے سے برکت پائیں گے"۔

ابرام کو حکم ملا کہ وہ اپنے رشتے داروں سے جدا ہو جائے اور اپنا وطن چھوڑ کر ایسے ملک میں چلا جائے جو اسے میراث میں دیا جائے گا۔ اور وہاں اُس کا نام زمین کی قوموں کے لئے باعث برکت ہوگا۔ چنانچہ حضرت ابرام نے یہ حکم مان لیا اور اس برکت کا وارث ہوا۔ وہ اپنے ملک سے نکل کر کنعان کو

گیااور وہاں سکم میں پہنچ کر ممرے کے بلوط کے پاس اس کو یقین دلایا گیاکہ موعود زمین وہی تھی چنانچہ وہاں اُس نے خداوند کے لئے مذبح بنایااور تسلیم کیاکہ یہوواہ خداہے جس نے اس زمین کاوعدہ اُس سے کیا۔

ناظرین اس انتخاب کالحاظ رکھیں۔ وہ وعدہ پہلے عورت کی نسل سے تھا۔ پھر وہ سیم کی نسل سے ابراہیم کی اولاد کو ملا۔ ابراہیم کی نسل گو محدود ہوگئی تھی۔ تو بھی برکت ساری قوموں تک پہنچے گی۔ ابرام اگرچہ اس وقت بوڑھااور بے اولاد تھا پھر بھی خدانے وعدہ کیا کہ اس کی اولاد ریت کے ذروں کی طرح کثیر ہوگی۔ اس کے بعد خدانے اپنے پہلے وعدے کو زیادہ توسیع دی اور کہا "اپنی آنکھ اٹھااور جس جگہ توہے وہاں سے شمال اور جنوب اور مشرق اور مغرب کی طرف نظر دوڑا کیونکہ یہ تمام ملک جو تو دیکھ رہاہے میں تجھ کو اور تیسری نسل کو ہمیشہ کے لئے دوں گا۔ اور میں تیری نسل کو خاک کے ذروں کی مانند بناؤں گاایساکہ اگر کوئی شخص خاک کے ذروں کو گن سکے تو تیری نسل بھی گن لی جائے گی" (پیدائش ۱۳: ۱۴۔۱۸)۔

سکم میں تو "اس ملک "کاذکر تھالیکن یہاں تمام ملک کا پہلی دفعہ وعدہ میں تو یہ ذکر تھا کہ میں تجھے بڑی قوم بناؤں گا۔ اب اس کی اولاد کاذکر ہے کہ وہ "خاک کے ذروں "کی طرح بے شمار ہوگی۔

سدوم اور عمورہ کی بربادی کاذکر کرتے وقت بھی اس وعدہ کی طرف اشارہ ہے۔ ابرہام سے تو یقیناً ایک بڑی اور زبردست قوم پیدا ہوگی اور زمین کی سب قومیں اُس کے وسیلے سے برکت پائیں گی (پیدائش ۱۸: ۱۷۔۱۹)۔

حضرت ابراہیم کو یہ اندیشہ تھا کہ وہ شاید بے اولاد ہی مر جائے اور اُس کا خادم الیعزر اس کی میراث کامالک ہو۔ اس لئے خدانے اس کو یہ کہہ کر تسلی دی "یہ تیرا وارث نہ ہوگا بلکہ وہ جو تیری صلب سے پیدا ہوگا وہی تیرا وارث ہوگا۔ اب آسمان کی طرف نگاہ کر۔ اگر تو ستاروں کو گن سکتا ہے تو گن۔ تیری اولاد ایسی ہی ہوگی" (پیدائش ۱۵: ۴۔۶)۔ البتہ حضرت ابرہام کو یہ بتایا گیا کہ وہ سرزمین اُس کو یا اُس کی اولاد کو ایک لخت نہ ملے گی بلکہ اُس کی اولاد چار سو (۴۰۰) برس تک مصر کی غلامی میں رہے گی۔ اُس کی چوتھی پشت غلامی سے رہا ہو کر موعود زمین کی مالک بنے گی۔ یہاں اُس ملک کی حدود بھی بتائی گئیں کہ وہ دریائے مصر سے لے کر دریائے فرات تک ہوگی۔ وہاں پہلے گیارہ قومیں بستی تھیں۔ کنعانیوں کے فرقے، ارامی، حتیوں کے فرقے وغیرہ (پیدائش ۱۵: ۱۸۔۲۱)۔

اس کے بعد اس برکت کاذکر اُس وقت ہوا جب خدانے ابرہام سے ایک عہد باندھا جس کانشان ختنہ تھااور اس وقت ابرہام کانام بدل کر ابرہام ہوگیا (پیدائش ۱۷: ۱۔۸)۔ اس برکت میں ابرہام "بہت قوموں کا باپ" کہلایا جس کی وجہ سے اُس کانام ابرہام ہوا۔ یہ ملک "دائمی ملکیت "ہوگا۔

اس کے بعد یہ برکت حضرت اضحاق کے حصے میں آئی۔ ہاجرہ اور قطورہ اور دوسری لونڈیوں کے ذریعہ ابرہام کی جو اولاد تھی وہ الگ ہوگئی اور اس برکت کی وارث نہ ہوئی لیکن خدااضحاق پر ظاہر ہوا جس وقت وہ بیر سبع کو گیا "میں تیرے باپ ابرہام کاخدا ہوں۔ مت ڈر کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تجھے برکت دوں گااور اپنے بندے ابرہام کی خاطر تیری نسل بڑھاؤں گا" (پیدائش ۲۶: ۲۴) اضحاق کی نسل سے دو بیٹے توام پیدا ہوئے۔ اُن کی پیدائش سے پیشتر ایک بیٹے یعقوب کو دوسرے بیٹے عیسو پر ترجیح دی گئی۔ اور کہا گیا کہ "بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا" (پیدائش ۲۵: ۲۳، ۲۴)۔ اضحاق کی اولاد دو قوموں میں منقسم ہوگئی اور یہ ابرہامی برکت یعقوب کے ورثہ میں آئی چنانچہ اضحاق نے اپنے مرنے سے پیشتر جو برکت دی وہ یعقوب نے حاصل کی اگرچہ باپ وہ برکت عیسو کو دینا چاہتا تھا۔ اس برکت میں یہ ذکر ہے "خدا آسمان کی اوس اور زمین کی فربہی اور بہت سا اناج اور مے تجھے

بخشے۔ قومیں تیری خدمت کریں اور قبیلے تیرے آگے جھکیں۔ تو اپنے بھائیوں کا سردار ہو اور تیری ماں کے بیٹے تیرے آگے جھکیں جو تجھ پر لعنت کرے وہ خود لعنتی ہو اور جو تجھے دعا دے وہ برکت پائے" (پیدائش ۲۷: ۲۷۔ ۲۹)۔

یہاں اُس موعود سرزمین کی زرخیزی کا ذکر ہے اور اس امر کا کہ قومیں یعقوب کی فضیلت اور امارت کو مان لیں گی۔ پھر اسی وعدے کی توسیع یعقوب کو برکت ملتے وقت ہوئی جب وہ حاران کو جارہا تھا۔

"میں خداوند تیرے باپ کا خدا اور اضحاق کا خدا ہوں۔ میں یہ زمین۔۔۔۔۔ تیری نسل کو دوں گا اور تیری نسل زمین کی گرد کے ذروں کی مانند ہوگی۔۔۔۔ اور زمین کے سب قبیلے تیرے اور تیری نسل کے وسیلے سے برکت پائیں گے" (پیدائش ۲۸: ۱۳: ۱۶)۔ اس برکت میں (پیدائش ۱۲: ا۔ ۵ اور ۱۳: ۱۴۔ ۱۷) کا تکرار ہے۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ (پیدائش ۲۶: ۱۴) میں تو یہ مذکور تھا۔ "میں تیرے ساتھ ہوں گا"۔ لیکن یہاں یہ ہے "دیکھ میں تیرے ساتھ ہوں اور ہر جگہ جہاں تو جائے تیری حفاظت کروں گا اور تجھ کو اس ملک میں پھر لاؤں گا" (آیت ۱۵)۔

جب یعقوب فدان ارام کو بھیجا گیا تو یہی برکت دہرائی گئی (پیدائش ۲۸: ا۔ ۴)۔ خدا نے جو عہد ابرہام سے باندھا تھا (پیدائش ۱۷ اباب) اس کا یہ تکرار ہے۔ اور جب یعقوب فاران ارام سے واپس آیا اور اُس کا نام یعقوب سے اسرائیل ہوگیا۔ تو یہی برکت پھر دہرائی گئی (پیدائش ۳۵: ۹۔ ۱۲)۔

فصل چہارم

یہوداہ کی برکت

یعقوب کے بارہ بیٹے تھے جن سے اسرائیل کے بارہ فرقے پیدا ہوئے۔ یہ لوگ مصر کو گئے۔ جہاں یوسف نے اُن کی پرورش کی۔ وہاں یعقوب نے اپنے مرنے سے پہلے ان بارہ بیٹوں کو برکت دی۔ وہ برکت مسیحی نبوت تھی۔ اس برکت میں یعقوب نے کنعان کی زمین کو تقسیم کیا گویا وہ اُس کے قبضہ میں آچکی تھی۔ اس برکت میں اُس نے یہوداہ کو سب کا سردار ٹھہرایا اور اُس کی نسبت کہا گیا کہ قومیں اُس کی مطیع ہوں گی اور وہ زمین کی نعمتوں سے مالامال ہوگا۔ اس برکت میں ابراہیمی برکت کی توضیح (شرح وضاحت، کھول کر بیان کرنا) کی گئی ہے۔ پہلی برکتوں میں تو صرف ایک ایک بیٹا چنا گیا تھا۔ لیکن اب اس برکت میں یعقوب نے اپنے کسی بیٹے کو خارج نہیں کیا۔ البتہ تین بڑے بیٹوں کو ادنیٰ درجہ دیا کیونکہ اُن کی سیرت میں نقص پایا گیا۔ حرامکاری اور ظلم اُن سے سرزد ہوئے۔ پھر بھی اُن کو کنعان کی زمین میں سے حصہ دیا گیا۔ اسی طرح ہر ایک بیٹے کو اُس کی سیرت کے مطابق حصہ دیا گیا۔ لیکن یہوداہ کو ان سارے فرقوں کا صدر قرار دیا۔ جیسے اسرائیل قوموں کے لئے برکت کا وسیلہ مقرر کیا گیا تھا ویسے ہی یہوداہ اپنے فرقوں کے درمیان فاتح فرقہ مقرر ہوا (پیدائش ۴۹: ۸ سے ۱۲)۔

اس برکت میں خاص بات موعود زمین ہے جہاں یعقوب بطور مسافر کے طور پر رہا کرتا تھا۔ اب یہ فرقے اُس سرزمین کو وہاں کے اصلی باشندوں سے فتح کرکے تصرف (دخل دینا) میں لائیں گے۔ یہوداہ شیر ببر کی طرح ہراول بنے گا۔ یعقوب نے اُس کے مستقبل کو دیکھا اور کہا "یہوداہ سے سلطنت نہیں چھوٹے گی۔ اور نہ اس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا جب تک شیلوہ نہ آئے اور قومیں اُس کی مطیع ہوں گی (پیدائش ۴۹: ۱۰) اس کی تفسیر بہت کچھ لفظ شیلوہ پر موقوف ہے۔ انگریزی بائبل کے ترجموں نے اس کو بڑے حروف میں لکھا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس نے اُنہوں نے مسیح کا نام مراد لیا ہے۔ لیکن یہ خیال مسیحی کلیسیا میں سولھویں صدی میں پیدا ہوا۔ دوسرے ترجموں میں اُس کے متفرق معنی لئے گئے۔ مثلاً

۱۔ یہ وہ شہر ہے جہاں یروشلیم کے چنے جانے سے پیشتر مقدس خیمہ رکھا گیا۔اس کے مطابق اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ان فرقوں کے سفر کا انجام شیلوہ ہوگا جو مقدس زمین کا ایک شہر تھا جس کے فتح کرنے سے یہ یقین ہو جائے گا کہ فتح کا کام ختم ہوا۔یہوداہ جو فرقوں کا سردار تھا اُس کو میراث میں لے گا۔یہ متاخرین (پیچھے آنے والے لوگ،اخیر زمانے والے) کی رائے ہے۔متقدمین کی یہ رائے نہ تھی اور نہ اُس کا کوئی ثبوت ہے۔

۲۔اعراب کی ذراسی تبدیلی سے اس لفظ کے معنی "اُس کا بیٹا" ہو جاتے ہیں "شیل" بمعنی بیٹا اور آخر کی "ہ" کے معنی اُس کا۔یونتن کے تارگم نے یہ معنی لئے اور دسویں صدی سے یہودی علماء نے اس معنی کی تائید کی۔لیکن پرانے عہد نامے میں کہیں ایسا لفظ نہیں ملتا۔کالون صاحب کی یہی رائے تھی۔

۳۔یہ مسیح کا نام ہے۔یہ رائے پہلے پہل تالمود میں ملتی ہے کہ یہ مسیح کا نام ہے لیکن اُس کی کوئی تشریح نہیں کی گئی۔لیکن اس پر یہ اعتراض عائد ہو جاتے ہیں۔

(الف)۔اس سے پیشتر کی پیش گوئیاں اور مابعد چند صدیوں تک مسیح کی نسبت پیش گوئیاں عام صورت رکھتی ہیں نہ کہ خاص صورت یعنی بتدریج مسیح میں پوری ہوتی ہیں اور براہِ راست مسیح کا ذکر نہیں کرتیں۔

(ب)۔یعقوب کے خیال میں موعود زمین اور دشمنوں پر فتح پانے کا زیادہ خیال ہوگا۔اس نے اس میراث کو تقسیم کیا۔

(ج)۔علاوہ ازیں کسی دوسرے مقام میں یہ لفظ مسیح کا نام نہیں بتایا گیا۔

(۴۔)لفظ شیلوہ کے معنی ہیں "وہ جس کا حق ہے "اس کے مطابق اس جملے کے یہ معنی ہوں گے کہ یہوداہ سرداری کرے گا جب تک کہ وہ زمین فتح نہ ہو۔اس کے بعد وہ دائمی امن وآرام کی زندگی بسر کرے گا۔

یوسف کی برکت میں ذکر ہے کہ وہ سب سے بڑھ کر زمین کی زرخیزی کا لطف اٹھائے گا(پیدائش ۴۹: ۲۲۔۲۶)۔

الغرض رفتہ رفتہ یہ فرقے ان برکتوں کے وارث ہوتے گئے۔جب یشوع اور کالب کنعان پر فتحیاب ہوئے اُس کے بعد بھی یہ برکتیں ملتی گئیں۔داؤد کی فتوحات اور سلیمان کی دولت سے یہ زیادہ افضل ہیں کیونکہ ان میں آخری دنوں پر نظر ہے اور زمانہ کے آخر میں اس کی تکمیل ہوگی۔جب مسیح آئے گا اور سب کچھ اُس کے پاؤں تلے آجائے گا اس وقت یہوداہ اور اسرائیل کے لئے وہ ساری چیزیں حاصل کرے گا جو اُن کا حق ہے کہ دنیا کی قومیں اُن کے مطیع ہوں۔یہوداہ کے فرقے کا یہ وہ ببر شیر ہے جو آسمان کی کتاب کی مہریں کھولتا ہے (مکاشفہ ۵: ۵،۲۲: ۱۶)۔وہ فتح کرتا جائے گا۔جب تک کہ سب کچھ اس کے مطیع نہ ہو۔

باب چہارم

موسیٰ کے زمانہ کی مسیحی نبوت

یعقوب کی برکت مصر کی اسیری کے زمانے میں عبرانیوں کی تسلی بخش اُمید تھی۔ اُس کی صداقت اُس ظاہر ہونے لگی جب خداوند اپنے بڑھائے ہوئے بازو سے اُنہیں سمندر اور بیابان سے کوہ سینا تک لے گیا۔

فصل اوّل

اسرائیل خدا کا بیٹا

یہوواہ اسرائیل کو اپنا پہلوٹھا بیٹا ٹھہراتا۔ قوموں کے درمیان اُسے میراث دیتا اور پدرانہ شفقت سے اُس کی خبر گیری کرتا ہے جب تک کہ وہ اُس سرزمین پر قبضہ نہیں کرتے۔

خدا نے موسیٰ کو اس مخلصی کے کام کیلئے مقرر کیا اور فرعون کیلئے اس کو پیغام دیا گیا:

"تو فرعون سے کہنا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ پہلوٹھا ہے اور میں تجھے کہہ چکا ہوں کہ میرے بیٹے کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت کرے۔۔۔" (خروج ۴: ۲۲، ۲۳)۔ اس حکم میں کلی اسرائیلی بہ ہیئت مجموعی خدا کا بیٹا یا پہلوٹھا بیٹا ٹھہرے۔ اور خدا نے اُن خاص حفاظت اور ہدایت کی۔ اس رشتہ کا مفصل ذکر موسیٰ کے گیت میں آیا ہے (استثنا ۳۲: ۶۔ ۱۰؛ نیز مقابلہ کرو ہوسیع ۱۱: ۱؛ متی ۲: ۱۵)۔

فصل دوم

خدا کی سلطنت

خدا نے اسرائیل کو مصر سے مخلصی دے کر اپنی خاص میراث ٹھہرایا اور اُسے کاہنوں کی سلطنت اور مقدس قوم بنایا۔

جب قوم اسرائیل صحیح سلامت کوہِ سینا تک پہنچ گئی تو پہلی بات جو بنی اسرائیل کو بحیثیت قوم کہی گئی وہ وعدہ تھا جو موسیٰ کے وسیلے دیا گیا۔

"اگر تم میری بات مانو اور میرے عہد پر چلو تو سب قوموں میں سے تم ہی میری خاص ملکیت ٹھہرو گے۔۔۔ تم میرے لئے کاہنوں کی ایک مملکت اور ایک مقدس قوم ہوگے" (خروج ۱۹: ۳۔ ۶)۔

یہ وعدہ اُس عہد کی بنیاد تھا جو خدا نے قوم اسرائیل سے باندھا۔ اگرچہ خدا ساری زمین کا مالک ہے تو بھی اُس نے ایک خاص قوم کو چنا جس پر وہ خاص طریقے سے حکومت کرے گا۔ یوں دوسری مسیحی پیشینگوئی کی توضیح کی کہ وہ سیم کے ڈیروں میں رہے گا۔ اب وہ اسرائیل کی سلطنت کا خدا اور بادشاہ بنتا ہے اور یوں خدا کی سلطنت کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ بادشاہی کاہنوں یا مقدس قوم کی ہے۔ وہ پاک قوم ہیں کیونکہ ان کا بادشاہ پاک ہے۔ وہ کاہن ہیں کیونکہ وہ دوسری قوموں کے لئے خدا کے نمائندہ اور درمیانی ہیں۔ ابراہیم کی برکت کا جو تیسرا جز تھا۔ اُس کو زیادہ واضح کیا۔ ابرہام کے نزدیک جو ضروری امر تھا

وہ موعود نسل تھااور یعقوب کیلئے وہ موعود سرزمین تھی۔ لیکن اب جب کہ اسرائیل ایک قوم بن گیا تو خاص امر وہ رشتہ ٹھہرا جو خدااور اسرائیل کے درمیان قائم ہوا۔اس رشتہ کے وسیلے وہ قوموں کے لئے برکت کا باعث بن گئے یعنی وہ کاہنی اور شاہی خدمت بجالائیں گے۔

قوم کی یہ کہانت عالمگیر کہانت تھی کیونکہ اب تک اسرائیل میں کہانت کا عہدہ مقرر نہ ہوا تھا۔اُس کے بعد جب کہانت کا عہدہ مقرر ہوا تو یہ عالمگیر کہانت منسوخ نہ ہوگئی جیسے ایک شاہی خاندان کے قائم ہونے سے اسرائیل کی عالمگیر سلطنت جاتی نہ رہی۔ یہی وعدہ مسیحی کلیسیا نے اپنے سے منسوب کیا(۱۔پطرس ۲: ۹؛افسیوں ۱: ۱۴؛ طیطس ۲: ۱۴؛ کلسیوں ۱: ۱۲۔۱۳)۔

کیونکہ مسیح ملکِ صدق کے طورپر بادشاہ اور کاہن تھا۔ قوم کی یہ کہانت لاوی، ہارون اور صدوق کے خاندانوں سے گزرتے ہوئے مسیح میں تکمیل پاتی ہے۔اسی طرح قوم کی بادشاہی داؤد کے خاندان سے گزر کر جلال کے بادشاہ میں پوری ہوئی (مکاشفہ ۵: ۱۰؛ ۱۹: ۱۱وغیرہ)۔

فصل سوم

ظفریاب ستارہ

بلعام نے یہ ظاہر کیا کہ خدا کی سلطنت جہان کی قوموں سے الگ ہے۔ خدا اُس کا بادشاہ ہے اس میں بہت سے اشخاص شامل ہیں اور وہ سلطنتِ سب پر غالب اور اٹل ہے۔اُس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ یہ ساری قوموں کو اپنے عصا کے نیچے لائے گی۔

حورب پہاڑ پر جو مکاشفہ ملا اس میں دس احکام اور عہد کی کتاب عطا ہوئی اور خدا کا یہ لشکر منظم طورپر کنعان کو روانہ ہوا اور خدا کی سرکردگی میں چالیس برس بیابان میں بھٹکتے پھرنے کے بعد یہ لشکر دریائے یردن کے کنارے پر آخیمہ زن ہوا۔ یہاں اُن کو مضبوط قوموں سے مقابلہ پیش آیا۔ کنعان کا سارا ملک تیار ہوگیا کہ اُن کو دریائے یردن عبور کرنے سے روکے۔ یہاں ایک دوسری مسیحی پیش گوئی کا موقع پیدا ہوا۔ یہ پیش گوئی قوم اسرائیل کے کسی بزرگ یا نبی کی معرفت نہیں دی گئی بلکہ ایک غیر قوم نبی بلعام نامی کے ذریعہ سے۔ یہ شخص مشرق کے خردمندوں میں گنا جاتا تھا۔ جس ملک میں وہ رہتا تھا وہاں کا دین دریائے نیل اور دریائے سندھ کے علاقہ کے دینوں سے بہتر اور پاکیزہ تھا۔اُس نے یہ یہوواہ کے عجیب کاموں کا ذکر سنا ہوا تھا۔ وہ شمعون مجوسی اور یہوداہ کی طرح خدا کا متلاشی تھا۔ لیکن لالچ نے اُس کو اندھا کر دیا۔لوگ اُس کی برکتوں اور لعنتوں کو بہت موثر سمجھتے تھے۔

شاہِ موآب نے اسرائیل سے ڈر کر بلعام کو بلوایا اور کہا کہ وہ اسرائیل پر لعنت کرے اور اس کو بہت انعام واکرام دینے کا وعدہ کیا۔ بلعام نے خدا سے مشورت کی خدا نے اس کو جانے سے منع کیا لیکن وہ لالچ کے مارے جانے پر اصرار کرتا ہے اس لئے اُسے جانے دیا لیکن اُس نے اسرائیل پر لعنت نہ کی بلکہ برکت دی اور اُن برکتوں میں یہ تیسری پیش گوئی پائی جاتی ہے۔ان برکتوں کا ذکر (گنتی ۲۲: ۱۔۱۲؛ ۲۳: ۷۔۱۰، ۲۰۔۲۴، ۲۴: ۵۔۹، ۱۷۔۱۹، ۲۰۔۲۴)میں پایا جاتا ہے اور یہ پیش گوئی (گنتی ۲۴: ۱۷۔۲۰)تک میں قلمبند ہے۔

"یعقوب میں سے ایک ستارہ نکلے گا اور اسرائیل میں سے ایک عصا اُٹھے گا۔ اور موآب کی نواحی کو مار مار کر صاف کردے گا۔ اور یعقوب ہی کی نسل سے وہ فرمان روا اٹھے گا جو شہر کے باقی ماندہ لوگوں کو نابود کرڈالے گا"۔

جب وہ یہ ذکر کرچکا کہ خدا کی بادشاہی ادوم اور موآب پر فتح حاصل کرے گی تو وہ دوسری قوموں کی طرف متوجہ ہوا (گنتی ۲۴: ۲۰۔۲۴)۔

پہلی پیش گوئی میں تو اسرائیل بلحاظ دیگر قوموں کے کاہن کی مانند ہے لیکن اس پیش گوئی میں وہ بادشاہ کی مانند ہے جن قوموں کا اس میں ذکر ہے وہ دنیا کی قوموں کی گویا نمائندہ ہیں جو خدا کے اسرائیل کی مخالفت ہیں۔ خدا کی عام سلطنت کا ذکر کرتے ہوئے وہ داؤد کے شاہی خاندان کے تصور کو لیتاہے جو ساری قوموں کی مطیع کرے گا اور پھر اُس کے شاہی عصا کی طرف نظر اٹھاتا ہے جو داؤد ثانی یا ابنِ داؤد تھا۔

فصل چہارم

ابدی کہانت

فنحاس کی وفاداری کے صلہ میں اُس سے اور اُس کی اولاد سے ابدی کہانت کا عہد باندھا گیا۔

جب قوم اسرائیل کوہِ حورب کے دامن میں خدا کے سامنے حاضر ہوئی تو اُن کو خدا نے جہان کی قوموں کے لئے کاہن اور بادشاہ بنایا۔اس لئے اُن کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا تاکہ اُن کا امتیاز دوسری قوموں سے ہوسکے۔اس تعلیم کے لئے اُن کو دس احکام یا دس کلمے ملے جن کی تفصیل کی گئی اور وہ تفصیل عہد کی چھوٹی کتاب کہلاتی ہے(خروج ۳۴:۱۲۔۲۸)۔

پھر وہ شریعت دی جو عہد کی بڑی کتاب کہلاتی ہے(خروج ۲۰:۲۳سے ۳۴باب کے آخر تک اور پھر احبار کی کتاب)کی شریعت جس میں کاہنوں کے لئے خاص ہدایت ہیں۔اس ساری شریعت میں کہانت پر زور ہے۔اس لئے فنحاس کی مستقبل مزاجی اور وفاداری کے باعث اس سے یہ ابدی عہد باندھا گیا۔

"سو تو کہہ دے کہ میں نے اس سے صلح کا عہد باندھا اور وہ اس کیلئے اور اُس کے بعد اُس کی نسل کے لئے کہانت کا دائمی عہد ہوگا کیونکہ وہ اپنے خدا کے لئے غیرت مند ہوا اور اُس نے بنی اسرائیل کے لئے کفارہ دیا"(گنتی ۲۵:۱۲۔۱۳)۔

مسیحی تصور اس میں یہ ہے کہ یہ ابدی کہانت ہوگی۔اس لئے اس کی تکمیل مسیح میں ہوتی ہے جو ملکِ صدق کے طریق کا کاہن تھا۔یوں قوم کی ابدی کہانت کو توضیح حاصل ہوئی۔

فصل پنجم

موسیٰ کی مانند نبی

موسیٰ نے یہ پیش گوئی کی کہ خدا اُس کی مانند ایک نبی برپا کرے گا جس کو بولنے کا اختیار خدا کی طرف سے ملے گا اور جو اُس کی بات نہ مانے گا اُس کو سزا ملے گی۔

ماقبل چار پیش گوئیوں میں کسی نہ کسی قدر ابرہام کے عہد کی تشریح پائی جاتی ہے لیکن استثنا کی کتاب نے محبت کے رشتے پر زور دیا جو خداوند اور اُس کی اُمت کے درمیان ہے(استثنا ۱۰:۱۵)۔

موسیٰ کی معرفت جو پیش گوئی ہوئی وہ پہلی پیش گوئیوں سے متفرق ہے وہ عام تھیں۔ یہ خاص ہے۔" خداوند تمہارا خدا تمہارے ہی بیچ سے یعنی تمہارے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اُس کی سننا۔۔۔اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اُسے حکم دوں گا وہی وہ اُن سے کہے گا۔۔۔جو کوئی ان باتوں کو۔۔۔۔نہ سنے تو میں اُن کا حساب اُس سے لوں گا" (استثنا ۱۸: ۱۶۔ ۱۹)۔

اُس نبی کے یہ خواص اس پیشینگوئی میں بیان ہوئے ہیں:

(۱۔) وہ اسرائیلی ہو۔ (۲۔) وہ موسیٰ کی مانند ہو (۳۔) خدا کی جانب سے کلام کرنے کا اختیار اُسے ملا ہو۔

بنی اسرائیل کی تاریخ میں کوئی دوسرا ایسا نہیں گذرا جو موسیٰ کے برابر یا اُس سے اعلیٰ ہو جب تک کہ مسیح ظاہر نہ ہوا۔

یوحنا بپتسمہ دینے والے نے اس امر کو تسلیم کیا (یوحنا ۱: ۱۵۔ ۲۸)۔

فلپس نے یسوع سے ملاقات کرنے کے بعد نتن ایل سے یہ کہا " جس کا ذکر موسیٰ نے توریت میں اور نبیوں نے کیا ہے وہ ہم کو مل گیا (یوحنا ۱: ۴۵)۔

سامری عورت نے یسوع کو مسیح یعنی وہ نبی سمجھا (یوحنا ۴: ۲۹)۔

جھیل گلیل کے کنارے بھیڑ چلا کر یہ کہا " جو نبی دنیا میں آنے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے " (یوحنا ۶: ۱۵)۔

سیدنا مسیح نے فریسیوں کو یہ کہا " اگر تم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے اس لئے کہ اُس نے میرے حق میں لکھا ہے۔ جب تم اُس کے نوشتوں کا یقین نہیں کرتے تو میری باتوں کا کیوں کر یقین کرو گے ؟ (یوحنا ۵: ۴۶، ۴۷)۔

رسولوں نے بھی یسوع کو موسیٰ کی مانند نبی سمجھا چنانچہ پطرس نے موسیٰ کی پیش گوئی کو یسوع سے منسوب کیا (اعمال ۳: ۲۲۔ ۲۶)۔ اسی طرح بزرگ ستفنس نے (اعمال ۷: ۳۷)۔

عبرانیوں کے تیسرے باب میں موسیٰ اور یسوع کی مشابہت کا بیان آیا ہے۔

یہاں ایک اعتراض کا ذکر کرنا بھی مناسب ہو گا۔ وہ یہ ہے کہ استثنا کے مذکورہ بالا مقام میں براہِ راست مسیح کی پیش گوئی نہیں بلکہ نبیوں کے سلسلے کی پیش گوئی ہے۔ اس لئے پہلے پیش گوئی کی طرح یہ بھی عام ہے نہ کہ خاص۔ اگر یہ خاص پیش گوئی مانی جائے تو موسیٰ کے مابعد نبیوں کے بارے میں کوئی سند نہ رہے گی۔

لیکن یہ اعتراض درست نہیں کیونکہ سامریوں نے مسیح کے آنے کی اُمید کی بنا یہی پیش گوئی سمجھی کیونکہ وہ مابعد انبیا کو رد کرتے تھے۔

سیاق سباق عبارت بھی اس کا ممد (مددگار) ہے کہ یہاں ایک خاص نبی کی پیش گوئی ہے کیونکہ اس نبی کے بارے میں نہ صرف یہ لکھا ہے کہ وہ اسرائیل میں سے نکلے گا بلکہ موسیٰ کے مشابہ ہو گا۔ یہ تو سچ ہے کہ توریت میں نبیوں کے سلسلے کی کوئی پیش گوئی نہیں۔ اُس کی ضرورت بھی نہ تھی کیونکہ مابعد نبوت کا انحصار توریت کی سند پر نہ تھا کیونکہ خدا جس نے موسیٰ کو بھیجا وہ اسی طرح دوسرے انبیاء کو بھیج سکتا ہے۔ توریت میں صرف کاہنوں کے سلسلہ کا ذکر ہے۔ انبیاء اور بادشاہوں کے سلسلہ کا ذکر نہیں۔ خدا جس کو چاہتا تھا اسے مقرر کرتا تھا۔ موسیٰ کا عہد کسی کے ورثہ میں نہ آیا اور سموئیل کے زمانہ تک کوئی نبی موسیٰ کے بعد برپا نہ ہوا اس لئے ایسے سلسلے کی پیش گوئی کی کچھ ضرورت نہ تھی۔

فصل ششم

برکت اور لعنت

خدا کی عدالت کا مسئلہ اس الٰہی تعلیم سے صادر ہوا جو کئی طرح سے دی گئی اور جو برکتیں اور لعنتیں اُس تعلیم سے ملحق ہوئیں ان سے اس تعلیم پر الٰہی مہر لگ گئی۔ توریت میں عدالت کے چار مختلف بیان پائے جاتے ہیں جو شریعت کے ساتھ پیوستہ ہیں۔ سب سے سادہ بیان عہد کی بڑی کتاب میں ملتا ہے۔(خروج ۲۳: ۲۰۔۲۳)۔ پھر عہد کی چھوٹی کتاب میں (خروج ۳۴: ۱۲۔۲۸) جس کا تعلق موسیٰ کے گیت سے ہے (استثنا ۳۲ باب) پھر استثنا کی کتاب میں ان برکتوں اور لعنتوں کا شمار دیا گیا ہے۔(استثنا ۲۷،۲۸ باب) اسی طرح احبار کی کتاب کے چھبیسویں (۲۶) باب میں۔

ان برکتوں کا ذکر نبیوں نے بار بار کیا۔ ان کی بنیاد یعقوب کی برکتیں ہیں (پیدائش ۴۹ باب) اسی طرح موسیٰ کی لعنتیں اُن پیش گوئیوں کی بنیاد ہیں جو الٰہی عدالت کے بارے میں کی گئیں (استثنا ۳۲: ۲۰: ۴۲؛ ملاکی ۴ باب)۔

استثنا کی کتاب میں لعنتوں کا مفصل بیان ہے۔ اُن کے آخر میں ایک عام پیش گوئی ہے (استثنا ۲۸: ۶۳۔۶۸)۔

پھر احبار کی کتاب میں شریعت کے توڑنے والوں پر لعنتیں مذکور ہیں (احبار ۲۶: ۱۶ سے ۴۵)۔

توریت میں جن پیش گوئیوں کا ذکر ہوا انہیں ہم چار قسموں پر تقسیم کر سکتے ہیں۔

(۱۔) آدم کے زمانے کی۔ (۲۔) نوح کے زمانے کی۔ (۳۔) ابراہام کے زمانے کی۔ (۴۔) موسیٰ کے زمانے کی۔

چوتھی، پانچویں اور چھٹی پیش گوئیاں تیسری پیش گوئی کی توضیح و توسیع ہیں۔

اس مسیحی نبوت کے دو سلسلے ہیں۔ ایک کو ہم انسانی کہیں گے اور دوسرے کو الٰہی۔ انسانی سلسلہ تو یہ ہے کہ عورت کی نسل سانپ پر فتح پائے گی اور الٰہی سلسلہ یہ ہے کہ خداوند آسمان سے اُتر کر سیم کے ڈیروں میں بسے گا تاکہ ایمان داروں کو برکتیں دے اور دشمنوں کو سزا۔ برکت کے دو وسیلے ہیں۔ اول ابرہام کی نسل، دوم کنعان کی زمین۔ ابراہام کی نسل یہوداہ کے فرقے کے شیر ببر کے وسیلے سے اور کنعان کی زمین بطور اسرائیل کی میراث کے۔

برکت کی بھی دو صورتیں ہیں (۱۔) مقدس کاہنی شاہی اُمت یعنی ابن خدا کی خدمت، (۲۔) اور خدا کی ظفریاب سلطنت کی اعلیٰ حکومت۔ موسیٰ ثانی کی نبیانہ خدمت کے وسیلے خدا کا مکاشفہ تکمیل کو پہنچے گا اور خدا کی اُمت کے لئے ابدی وفادار کہانت قائم ہو گی۔

مسیحی نبوت کا یہ عام خاکہ اور بنیاد ہے۔ جس پر مابعد نبوت کی تعمیر وہ ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں اور اُن کو ہم اب تک مطابقت نہیں دے سکتے۔

مسیح کی پہلی آمد نے بہت پیش گوئیوں کی تشریح کر دی اسی طرح مسیح کی آمد ثانی سے باقی پیش گوئیوں کی تشریح ہو جائے گی۔

پانچواں باب

داؤد کے زمانے میں مسیحی تصور یا مسیح کی نسبت پیش گوئی

قاضیوں کے زمانے میں مسیحی خیال و تصور میں کچھ ترقی نہ ہوئی۔ کنعان کی فتح کے بعد قوم کی یکتائی جاتی رہی۔ ملک کی دوسری قوموں کی تاثیر کے ذریعہ بنی اسرائیل کی روحانی حالت بگڑی گئی۔ اس عرصے میں موسوی شریعت کے ماننے وغیرہ کا کچھ ذکر نہیں آتا۔ پھر بھی خدا نے اُن کو نہ چھوڑا۔ گاہے گاہے خدا کا روح بعض بہادروں پر اُترا اور اُنہوں نے اپنے دشمنوں پر زبردست فتوحات حاصل کیں۔ رفتہ رفتہ اسرائیل کے دشمن گھٹ گئے۔ قاضیوں کے زمانے کے آخر میں صرف فلستی مخالف رہ گئے۔ اُس وقت ایلی سردار کاہن شیلوہ میں تھا اور اُس کے دو بیٹے حفنی اور فنحاس اُس کے مددگار تھے۔ لیکن وہ ایسے بے دین تھے کہ خداوند کی عبادت میں بے عزتی ہوئی اور لوگ قربانی چڑھانے سے نفرت کرنے لگے۔ یہ اپنی بے دینی کے باعث اپنے باپ کے گھرانے کی تباہی کا باعث ہوئے۔ اسی موقع پر ایک پیش گوئی ہوئی۔ جس کا خاص تعلق تو عیلی کے گھرانے اور کہانت کے بدلنے سے ہے لیکن مسیحی زمانہ کی طرف بھی اشارہ ہے کہ ایماندار فنحاس کے خاندان میں ابدی کہانت ہوگی۔

فصل اوّل

وفادار کہانت

عیلی کے بے ایمان خاندان کی جگہ ایماندار کہانت قائم ہوگی اور ممسوح بادشاہ کے آگے ہمیشہ خدمت کرے گی۔

"میں اپنے لئے ایک وفادار کاہن برپا کروں گا جو سب کچھ میری مرضی اور منشا کے مطابق کرے گا اور میں اُس کے لئے ایک پائیدار بناؤں گا۔ اور وہ ہمیشہ میرے ممسوح کے آگے آگے چلے گا" (۱۔ سموئیل ۲: ۳۵۔۳۶)۔

اس پیش گوئی نے کہانت کو عیلی کے خاندان سے ہٹا کر ایک دوسرے خاندان میں منتقل کر دیا۔ یہاں کہانت کا سلسلہ تنگ ہو کر فنحاس کے خاندان تک محدود ہو گیا (گنتی ۲۵: ۱۲۔۱۳) جیسے عیسو اپنے بھائی یعقوب کی خدمت کرے گا ویسے عیلی کا خاندان اس دوسرے خاندان کی خدمت کرے گا (پیدائش ۲۷: ۲۹)۔

اس پیش گوئی میں ذکر ہے کہ وہ میرے ممسوح کے آگے آگے چلے گا۔ لیکن یہ ممسوح کاہن ممسوح نہیں ہو سکتا بلکہ اُس کا اشارہ ممسوح بادشاہ کی طرف ہے جس کا رفیق یہ ممسوح کاہن ہوگا۔ یہ بھی عام مسیحی پیش گوئی ہے جس کی تکمیل (۱۔ سلاطین ۲: ۳۵) میں ہوئی۔ "صدوق کاہن کو بادشاہ نے ابیاتر کی جگہ رکھا" (نیز دیکھو حزقی ایل ۴۴: ۱۵)۔

فصل دوم

ہمہ دان حاکم

خداوند ہمہ دان (ہر بات سے واقف) قاضی ہے۔ وہ کمزوروں کا حامی اور انصاف کرنے والا ہے۔ وہ کل زمین کی عدالت کرتا ہے۔ وہ اسرائیل کے بادشاہ کو سرفراز کرے گا۔

خدا نے بنی اسرائیل کو ایک نئے زمانے کے لئے تیار کیا۔ اُس نے دیندار خدا ترس حنا کو چنا جس کے بطن سے وہ نبی پیدا ہوا جس سے داؤد کے زمانہ کا آغاز ہوا۔

اس عطیہ کی شکر گزاری کا اظہار حنا کے ایک گیت میں کیا اور خُدا کے روح کے الہام سے اُس ہمہ دان قاضی کا تصور حاصل ہوا۔ اس گیت کی گونج مبارک مریم کے گیت میں سنائی دیتی ہے۔ اس گیت میں ایک نئے زمانہ کا صاف بیان ہے جس میں ہمہ دان قاضی آدمیوں کے اعمال کو تولتا اور انسانوں میں جو غیر مساوات پائی جاتی ہے اُس کی تلافی کرتا ہے۔

"خداوند خدائِ علیم ہے۔۔۔ خداوند زمین کے کناروں کا انصاف کرے گا۔ وہ اپنے بادشاہ کو زور بخشے گا اور اپنے ممسوح کے سینگ کو بلند کرے گا" (۱۔ سموئیل ۲: ۱۔ ۱۰)۔

اس عدالت میں خداوند کی حکومت اسرائیل میں ایک بادشاہ کو سربلند کرے گی۔ شاہی خاندان کے بارے میں پیشینگوئیاں تھیں۔ ان کی تکمیل اب شروع ہونے لگی۔ سموئیل پہلے پہل موسیٰ کی مانند نبی تھا جو نبیوں کے سلسلہ یا خاندان کا بانی ہوا۔ وہ پھر قاضی یا حاکم بھی بنا اور آخر کار حکومت کا بوجھ اُس نے اُتار دیا اور نبی کا کام کرتا رہا۔ بنی اسرائیل کو ملکی حالات نے مجبور کیا کہ وہ ایک بادشاہ کے لئے تقاضا کریں۔ اور جب عہد کا صندوق اسیر ہو گیا اور شیلوہ برباد ہوا تو اس تقاضائے زور پکڑا اور بنی اسرائیل سموئیل اور خداوند کے خلاف سرکشی پر آمادہ ہوئے کہ وہ انہیں ایک بادشاہ اور شاہی خاندان دے تاکہ وہ بھی دوسری قوموں کی طرح متحد اور منظم قوم بن جائیں۔ اگرچہ خدا کا مقصد اور موسوی شریعت کا منشا یہ تھا کہ ایسا کیا جائے لیکن ان کا یہ تقاضا قبل از وقت تھا۔ چنانچہ ساؤل بادشاہ ہونے کے لئے عارضی طور پر چنا گیا اور ساؤل کے وقت سے نیا انتظام اور نیا زمانہ شروع ہوا۔ اگرچہ ساؤل بادشاہ ہوا۔ لیکن سموئیل ملکی اور دینی دونوں امور میں اختیار رکھتا تھا۔

جب داؤد ممسوح ہوا وہ صیّون کے تخت پر متمکن (قرار پکڑنے والا، قائم) ہوا۔ پھر جب عہد کے صندوق کو وہاں لے گئے اور یروشلیم میں قوم کا دینی اور ملکی اتحاد ہوا اُس وقت سے مسیحی نبوت کا بھی نیا زمانہ شروع ہوا۔

فصل سوم

داؤد کے ساتھ عہد

خداوند نے داؤد کے خاندان کو اپنا بیٹا قرار دیا جسے وہ اُس کے گناہ کے باعث انسانوں کے ذریعہ سزا دلوائے گا لیکن اُسے وہ مطلقاً ترک (بالکل چھوڑ دینا) نہ گا۔ اُس نے وعدہ کیا کہ وہ داؤد کی نسل کو ایک ابدی خاندان بنائے گا اور اُس گھر میں رہے گا جو اُس کی بزرگی کے لئے بنایا جائے گا۔

اس عہد کا موقع وہ تھا جب داؤد کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ یروشلیم میں خدا کے لئے گھر بنائے۔اس وقت ناتن نبی داؤد کے پاس آیا اور اُس نے کہا۔

"میں تیرے بعد تیری نسل کو جو تیری صلب سے ہوگی کھڑا کرکے اُس کی سلطنت کو قائم کروں گا۔وہی میرے نام کا ایک گھر بنائے گا اور میں اُس کی سلطنت کا تخت ہمیشہ کے لئے قائم کروں گا اور میں اس کا باپ ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔اگر وہ خطا کرے تو میں اُسے آدمیوں کی لاٹھی اور بنی آدم کے تازیانوں سے تنبیہ کروں گا۔پر میری رحمت اُس سے جدا نہ ہوگی(۲۔سموئیل ۷: ۱۱۔۱۶ نیز دیکھو۔۱۔تواریخ ۱۷: ۱۰۔۱۴)۔

اس پیش گوئی میں تین عناصر پائے جاتے ہیں۔

اوّل۔داؤد کے خاندان کی ابدی حکومت۔

دوم۔داؤد کی نسل ک خدا کے لئے گھر بنانا۔

سوم۔داؤد کی نسل کو خدا کے بیٹے کا درجہ ملا جسے وہ پدرانہ تنبیہ بھی کرے گا۔مابعد نبوت کی بنیاد انہی تین عناصر پر رکھی گئی۔مخلصی کی جو پیش گوئیاں اس سے پیشتر مذکور ہوئیں اُن کی توضیح اس میں پائی جاتی ہے مثلاً

(۱۔) بلعام نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ یعقوب سے ایک عصا اور ایک ستارہ نکلے گا۔وہ عصا داؤد کے خاندان میں ہوگا۔یعقوب نے یہوداہ کے شیر ببر کی پیش گوئی کی تھی۔اب وہ بیت لحم کا شیر ببر ظاہر ہوا۔داؤد کا تخت یعقوب کے عصا سے زیادہ بلند ہے اور اُس کی فتوحات بھی یہوداہ کی فتوحات سے بڑھ کر ہیں۔پھر بھی اب تک یہ پیش گوئی عام ہے۔

(۲۔) خداوند کے گھر کی تعمیر سیم کی برکت کی توضیح وتشریح ہے۔یہوواہ نہ صرف سیم کے خیموں میں رہے گا اور اسرائیل کے فرقوں کے درمیان ان کا بادشاہ اور خدا ہوگا بلکہ اُس کا مسکن یروشلیم میں ہوگا یعنی اُس ہیکل میں جسے داؤد کی نسل تعمیر کرے گی۔یہاں خاص سلیمان کا ذکر نہیں کہ وہ اس گھر کو بنائے گا بلکہ عام طور پر داؤد کی نسل،خداوند کی ہیکل ابدی ہوگی اور داؤد کی نسل بہئیت مجموعی اُس ہیکل کی نگران ہوگی۔یہ پیش گوئی اُس ہیکل میں تکمیل نہیں پاتی جو سلیمان نے بنائی بلکہ سلیمان کی ہیکل ایک اور اعلیٰ ہیکل کی طرف اشارہ کرتی تھی۔

(۳۔) ناتن کی پیش گوئی میں اعلیٰ بیٹے کا رشتہ ہے جب بنی اسرائیل مصر سے نکلے اس وقت یہوواہ نے اسرائیل کو اپنا بیٹا کہا۔اب یہ رشتہ داؤد اور اُس کی نسل میں محدود ہوگیا۔اس رشتے میں دو باتیں شامل ہیں تنبیہ اور رحمت اگرچہ تواریخ کی کتاب میں تنبیہ کا ذکر نہیں ملتا۔

بعضوں نے سمجھا کہ یہ پیش گوئی سلیمان میں پوری ہوئی۔ہاں بیشک سلیمان میں جزوی طور پر پوری ہوئی لیکن اس کی تکمیل ابنِ داؤد یعنی سیدنا مسیح میں ہوئی۔داؤد کی نسل خدا کا گھر بناتی ہے جس کا آغاز سلیمان نے کیا۔وہ ہیکل برباد ہوئی۔زروبابل نے اُس کو از سرنو تعمیر کیا۔لیکن اُس وقت بھی تکمیل نہ ہوئی۔اُسے بھی انطاکیوس اپی فینس نے ناپاک کیا۔لیکن سیدنا مسیح میں اُس کا کمال ظاہر ہوا جب خدا انسانیت میں آبسا اور اس انسانیت کو خدا کے دہنے ہاتھ جگہ ملی۔

داؤد کی بڑی اُمید اور اُس کے غور وفکر کا مضمون یہی عہد تھا(۲۔سموئیل ۲۳: ۱۔۷)۔

داؤد اور اُس کے بیٹے سلیمان کی زندگی مسیحی تصور کا ایک نشان یا نمونہ تھے۔

فصل چہارم

فاتح بادشاہ

(زبور ۱۱۰)میں سیدنا مسیح سے قسم کھا کر کہا کہ وہ اُس کو ملکِ صدق کے طریق پر کاہن بادشاہ کی طرح اپنے دائیں ہاتھ بیٹھائے گا۔یہ پیش گوئی ابن داؤد کے بارے میں ہے اور اس میں اس پیش گوئی کی تشریح ہے جو ناتن نبی نے کی تھی۔

اس مزمور کے دو حصے ہیں اور ہر حصے میں پانچ پانچ مصرے پائے جاتے ہیں پہلے حصہ میں یہ ذکر ہے کہ خدا نے مسیح کو اپنے دائیں ہاتھ پر سرفراز کیا اور وہ تخت بخشا جو اس کے سارے دشمنوں پر فوق رکھتا تھا۔وہ رتھ میں سوار ہو کر اپنے لشکر کے ساتھ روانہ ہوتا ہے۔دوسرے حصے میں یہ ذکر ہے کہ خدا قسم کھا کر مسیح کو ملکِ صدق کی طرح کاہن اور بادشاہ بناتا ہے اور وہ اپنے دشمنوں کو چکنا چور کرتا ہے۔اس پیش گوئی میں کہانت کو بادشاہی کے ساتھ ملادیا ہے اور یوں مسیح بادشاہ اور کاہن ہو کر اسرائیل پر جو کاہنوں کی شاہی اور مقدس قوم تھی بادشاہی کرتا ہے۔یہ مسیح بادشاہ بھی ہے اور کاہن بھی۔اس پیش گوئی کی تکمیل بھی سیدنا مسیح میں ہوئی۔دیکھو(عبرانیوں ۷باب،نیز مقابلہ کرو متی ۲۲: ۴۱مرقس ۱۳: ۳۶اور لوقا ۲۰: ۴۲سے)۔

فصل پنجم

تخت نشین مسیح

(زبور ۲)میں مسیح صیّون میں تخت نشین نظر آتا ہے۔وہ بحیثیت بیٹے کے اُس کے دائیں ہاتھ بیٹھا ہے۔

اس مزمور کے پہلے حصے میں یہ ذکر ہے کہ قومیں اُس کی مخالفت میں بندشیں باندھ رہی تھیں۔دوسرے حصے میں مسیح خود متکلم ہے اور وہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا نے مجھے اپنا بیٹا بنایا۔اس میں (زبور ۱۱۰اور ۲سموئیل ۷باب کی طرف اشارہ ہے۔زبور ۱۱۰میں تو یہ مسیح بادشاہ سوار ہو کر آرہا تھا۔اب وہ فتحیاب ہو کر خدا کے دائیں ہاتھ صیّون کے تخت پر بیٹھا ہے اور دشمنوں کو تنبیہ کررہا ہے۔اس کے ساتھ مقابلہ کرو(اعمال ۱۳: ۲۳؛ورومیوں ۱: ۴؛ عبرانیوں ۱: ۵بمقابلہ ۲۔سموئیل باب ۷؛اعمال ۴: ۲۵)کا۔

فصل ششم

راستباز بادشاہ

(مزمور ۷۲)میں مسیح بادشاہ راستی،رحم اور صلح سے سلطنت کرتا ہے معلوم ہوتا ہے اور قومیں اُس کی اطاعت کرتی ہیں۔وہ عالمگیر برکت کا چشمہ اور مقصد ہے۔سلیمان کے زمانہ میں اُس کی جزوی تکمیل ہوئی۔قوموں کے برکت پانے کی جو پیش گوئی تھی اُس کی کچھ توضیح اس میں پائی جاتی ہے۔یہاں لوہے کا عصا ملاپ اور صلح کے عصا سے مبدل ہو جاتا ہے۔اس کی تکمیل بھی سیدنا مسیح میں ہو گی جب دنیا کی ساری بادشاہیاں اُس کی ہو جائیں گی۔

فصل ہفتم

مسیح کی شادی

(زبور ۴۵) میں یہ نظارہ پیش کیا گیاہے کہ یہ عظیم الشان بادشاہ دُلہا کی طرح نکلتاہے کہ قوموں کواپنی عروس اور دلہن بنا کر خوشی منائے۔ اس مزمور کی تصنیف کاوہ موقع تھاجب یورام شاہ یہوداہ نے اسرائیل کی شاہزادی اتھلیاسے شادی کی۔

اس میں (مزمور ۲) کی توسیع ہے۔ وہاں یہ تصور پیش کیا گیا تھا کہ مسیح ساری قوموں پر حکومت کرتا ہے۔(مزمور ۷۲) میں یہ نظارہ دکھایا گیا تھا کہ مسیح بادشاہ کے ذریعہ قوموں کو کیسی بڑی برکتیں ملتی ہیں۔(مزمور ۴۵) میں یہ پیش کیا گیا کہ اس مسیح کا قوموں سے وہ رشتہ تھاجو شوہر کا بیوی سے ہوتاہے۔

یہ مسیح دُلہا کی مانند ہے اور خدا کا بیٹا اس لئے اس کی عظمت وشوکت الہٰی جلال کو منعکس کرتی ہے۔اس کے ساتھ مقابلہ کرو (عبرانیوں ۱: ۹) کا۔اوراس شوہر اور بیوی کے رشتہ کے لئے دیکھو (یوحنا۳: ۲۹؛ افسیوں ۵: ۲۵؛ مکاشفہ ۱۹: ۷۔ ۹)۔

فصل ہشتم

خداوند کا مخلصی دہندہ کی صورت میں آنا

خداونداپنے ممسوح کی مخلصی کے لئے آتااوراُس کے دشمنوں کواس کے مطیع کرتاہے اوراُس کی سلطنت کوتوسیع دیتا ہے۔

(زبور ۱۸) نہایت اعلیٰ مزمور ہے۔ یہ مزمور کچھ تبدیلی کے ساتھ (۲۔ سموئیل ۲۲ باب) میں پایا جاتاہے۔ خدامزمور نویس کو مخلصی دینے کے لئے آتاہے۔اورداؤد کو سرفراز کرکے اُس کے دُشمنوں کواُس کے مطیع کرتاہے (۲۔ سموئیل ۲۲: ۴۴۔ ۵۱؛ زبور ۱۸: ۴۳۔ ۵۰) وغیرہ۔

فصل نہم

خداوند فتح مند بادشاہ

(زبور ۲۴) میں خداوندرب الافواج مقدس شہر میں فتح یاب بادشاہ کی طرح داخل ہوتاہے۔

جب داؤد نے عہد کے صندوق کو عوبید ادوم کے گھر سے یروشلیم میں بڑی دھوم دھام کے ساتھ منگوایا (۲۔ سموئیل ۶ باب ؛ ۱۔ تواریخ ۱۵ باب) تووہ اسرائیل کی تواریخ میں ایک نیازمانہ تھا۔اس کے ذریعہ خداونداور داؤد کے خاندان کا مسکن اکٹھا ہو گیا۔اس مزمور کا دوسرا حصہ خاص اسی واقعہ کو مدنظر رکھ کر بنایا گیا۔

یہ مزمور سوال وجواب کے طورپر ہے اورایک کورس ہے۔

کورس ۲۴: ۷ سوال ۲۴: ۸ (پہلا حصہ) جواب ۲۴: ۸ (دوسرا حصہ) کورس ۲۴: ۹۔ سوال ۲۴: ۱۰ (پہلا حصہ۔ جواب ۲۴: ۱۰ (دوسرا حصہ)۔

خداوند کا فتح مندانہ صیّون میں داخل ہونا۔سیدنا مسیح کے صعود کا نمونہ ہے۔

فصل دہم

کامل انسان

کامل انسان کا تصور یوں پیش کیا گیا کہ وہ اپنی فروتنی یا تجسم کے ایام میں فرشتوں کی شان وشوکت کے لحاظ سے کم وادنیٰ تھا لیکن وہ ساری مخلوقات پر آخر کار حکومت کرنے کے لئے سرفراز ہوا۔(زبور ۸)میں یہ تصور پایا جاتاہے۔

(زبور۸: ۵)میں اردو نئے ترجمہ میں یوں لکھاہے۔

"تونے اُسے خدا سے کچھ ہی کمتر بنایاہے لیکن (عبرانیوں ۲: ۷)میں جو حوالہ دیا گیاہے اُس میں یہ ترجمہ ہے "تونے اُسے فرشتوں سے کچھ ہم کم کیا"اور یہ ترجمہ نئے ترجمے سے غالباً بہتر ہے۔اس مزمور میں وہی خیال ظاہر کیا گیا جو(پیدائش ۱: ۲۶۔ ۳۰)میں پایا جاتاہے۔اگرچہ اُس کی عظمت الٰہی ہستیوں یا فرشتوں سے کچھ ادنیٰ تھی پھر بھی اُس کو ساری خلقت پر حکومت عطا ہوئی۔انسان کی یہ حکومت خدا کا خاص عطیہ تھا جس کے حصول کی خاطر اسے ساری عمر جدوجہد کرتا تھا۔یہ تصور آدم ثانی میں پورا ہوا اور اسی وجہ سے اُس نے ابنِ آدم کا لقب اپنے لئے پسند کیا جو انجیل میں قریباً ۵۰ دفعہ آیاہے۔ اگر اس تکرار کو شامل کریں تو ۸۷ دفعہ۔اس لقب میں سیدنا مسیح کی فروتنی اور بحیثیت آدمِ ثانی اس کا انجام ظاہر کیا گیا۔

فصل یازدہم

یہ انسان کامل موت میں بھی فتح مند ہے

(۱۶۔مزمور) مسیحی تصور سے بھرا ہے۔اس میں ذکر ہے کہ انسان کو اس زندگی میں بھی خدا کی شفقت حاصل ہے اور مرنے کے بعد وہ خدا کی شراکت میں رہتاہے۔

یہاں اُس کے جی اُٹھنے کا تو کچھ ذکر نہیں البتہ پطرس اور پولُس رسولوں نے اس مزمور کو مسیح کے جی اٹھنے سے منسوب کیا(اعمال ۲: ۲۷؛ ۱۳: ۲۵)۔

مزمور نویس کی اُمید کی بنیاد یہ ہے کہ خدا اُس کی پناہ گاہ ہے اور وہ مستقبل پر بڑے توکل سے نظر ڈالتا ہے۔وہ یہ توقع نہیں رکھتا کہ وہ موت سے بچ جائے گا۔لیکن اُسے یہ یقین ہے کہ جب وہ پاتال (عالم ارواح) میں جا اترے گا تب بھی خدا اُسے ترک نہ کرے گا۔وہ نیست نہ ہوگا بلکہ زندگی کی راہ پائے گا اور خدا کی حضوری کا خط اٹھائے گا۔مزمور نویس کے دل میں قیامت کا خیال تو نہیں لیکن یہ خیال ہے کہ موت کے بعد بھی خدا کے ساتھ شراکت رکھنے کا تجربہ اُسے حاصل ہوگا۔یہ تصور مسیحی تصور ہے جس کی تکمیل پہلے پہل تو اس انسان میں ہوتی ہے جس سے خدا بالکل خوش تھا۔پہلے پہل سیدنا مسیح کی قیامت کے ذریعہ امید نوع انسان کے لئے ممکن اور آخر کار ایک حقیقت ہوگئی۔

داؤد کے زمانہ میں مسیحی تصور کے الٰہی اور انسانی دونوں پہلوؤں میں ترقی ہوئی۔نوع انسان کی عظمت فرشتوں سے کچھ کم ہوگی لیکن مخلوقات پر اُسے حکومت حاصل ہوگی۔دیندار انسان کو خدا کی خاص مہربانی حاصل ہوگی اور وہ مہربانی موت کے بعد بھی جاری رہے گی۔داؤد کے خاندان کا بادشاہ مسیحی تصور کا خاص وسیلہ بن گیا۔اس کو الٰہی بیٹا ہونے کا درجہ ملا۔اور وہ بطور کاہن بادشاہ کے صِیّون کے تخت پر متمکن ہوا۔اور اُسے اختیار ملا کہ وہ

اسرائیل اور باقی ساری قوموں پر حکومت کرے۔ وہ سارے دشمنوں کو مغلوب کر کے اُن کو اپنی دلہن بناتا ہے۔اور صلح وراستبازی کے ساتھ ابد تک حکومت کرتا ہے۔اُس کو اُس کے گناہ کے باعث تنبیہ ملتی ہے لیکن خدا کی رحمت کبھی اُسے ترک نہیں کرتی۔ وہ خدا کے لئے ہیکل بناتا اور وہاں خدا کی حضوری کا خط اٹھاتا ہے۔ایک وفادار کاہن اُس کا رفیق ہے۔

الٰہی پہلو میں یہ ترقی نظر آتی ہے کہ خدا اپنے ممسوح کو چھڑانے اور اُس کے دشمنوں کو مغلوب کرنے کو آتا ہے۔ وہ جلال کا بادشاہ بڑا فاتح ہے اور اپنے مسیح کے دائیں ہاتھ کھڑا ہو کر جنگ کرتا اور دشمنوں پر فتح پاتا ہے اور صیّون کے پہاڑ پر چڑھ کر ابد تک بادشاہی کرتا ہے۔

چھٹا باب

پہلے انبیاء میں مسیح کے متعلق تصور

یہودی ربیوں نے انبیاء کی کتابوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک مجموعے کو اُنہوں نے پہلے انبیاء کہا تاکہ اُن کا امتیاز مابعد انبیاء اور تواریخی کتابوں یعنی یشوع، قاضیوں، سموئیل اور سلاطین کی کتابوں سے ہو سکے۔

یوایل

ان انبیاء میں سب سے پہلا نبی یوایل تھا جس نے یوآس بادشاہ کے ایام میں نبوت کی، نبوت کا موقع وہ تھا جب سرزمین پر ٹڈیوں کی آفت آئی۔ اُس کے بعد خشک سالی آئی۔ نبی نے یہ ظاہر کیا کہ یہ خدا کی طرف سے بطور تنبیہ کے تھیں۔ ان کے بعد سخت مصیبتیں خداوند کے خوفناک دن میں آئیں گی۔ اس لئے نبی نے روزہ اور دعا کی طرف لوگوں کی توجہ دلائی (یوایل ۲: ۱۷)۔ اور انہیں بتایا کہ خدا تم پر ترس کھاتا ہے۔ وہ اُن کی خاطر بڑے بڑے کام کرے گا۔ وہ اپنا روح سارے بشر پر نازل کرے گا اور انصاف کی وادی میں قوموں کی عدالت کرے گا اور اپنی اُمت کو دائمی امن اور فارغ البالی عطا کرے گا۔

فصل اوّل

خداوند کا دن

یوایل نبی نے یہ بیان کیا کہ وہ اپنے روح کے ذریعہ آئے گا اور نبوت کے طرح طرح کے انعام سب لوگوں کو عطا کرے گا۔ زمین اور آسمان میں بڑے بڑے نشان نظر آئیں گے اور جو خداوند کا نام لیتے ہیں وہ اُن کو یروشلیم میں مخلصی دے گا۔ ساری قومیں یہوسفط کی وادی میں جمع ہوں گی۔ خدا کی اُمت ایک زرخیز زمین بنے گی اور اُس کے دشمن ایک اجاڑ بیابان ہوں گے۔

یہ پیش گوئی (یوایل ۲: ۲۸۔ ۳ باب) کے آخر تک پائی جاتی ہے۔ یہاں یہوواہ کی دو طرح کی آمد کا ذکر ہے۔ ایک میں فضل اور روح کی بارش نازل ہونے کا ذکر ہے اور دوسری میں عدالت وغضب کے نازل ہونے کا۔ ایک آمد تو پنتکوست کے روز پوری ہوئی اور دوسری آمد جہان کے آخر میں روز عدالت کو پوری ہوگی۔ دیکھو (اعمال ۲ باب، رومیوں ۱۰: ۱۲۔ ۱۳؛ متی ۲۴: ۲۹)۔

اس آخری آمد یا بڑی عدالت کی پیش گوئی (یوایل ۳: ۹۔ ۲۱) میں قلمبند ہے۔ ان دونوں آمدوں کے درمیان جو فاصلہ ہے وہ پرانے عہد نامہ کی نبوت میں آخری دن کہلاتا ہے۔ اس لئے ان پیش گوئیوں میں یہ دونوں آمدیں اکٹھی مذکور ہیں۔

روح کے انعاموں کا ذکر (رومیوں ۱۲: ۶؛ ۱۔ کرنتھیوں ۱۲ باب) میں آیا ہے۔ جو مسیح نے آسمان پر جاکر نازل کئے لیکن آخری زمانے میں بھی یہ انعام ملیں گے۔ اسی طرح آسمان کے جن نشانوں کا ذکر ہے وہ پینتکوست اور مسیح کی صلیب اور قیامت کے وقت بھی نظر آئے اور زمانے کے آخر میں بھی نظر آئیں گے۔

(یوایل ۳:۹)مذکور ہے کہ ''لڑائی کی تیاری کرو یا تقدیس کرو اس میں اُس رواج کی طرف اشارہ ہے جب لڑائی سے پہلے قربانی چڑھائی جاتی تھی''(۱۔سموئیل ۷:۸؛یسعیاہ ۱۳:۳؛یرمیاہ ۵۱:۲۷)۔

(یوایل ۴:۹۔۲۱)میں ذکر ہے کہ خدا کے لوگوں کی حالت ایسی ہوگی جیسے زرخیز زمین کی۔خدا صیّون میں سکونت کرے گا۔یروشلیم مقدس ہوگا۔سرزمین میں انگور کے رس اور دودھ کی ندیاں بہیں گی۔خدا کے گھر سے زندہ پانیوں کے چشمے جاری ہوں گے اور بنجر زمین سیراب ہوگی۔

(متی ۲۴باب)میں یروشلیم کی بربادی کی جو پیشین گوئی ہے وہ آخری عدالت کی طرف اشارہ کرتی ہے(مکاشفہ ۶: ۱۲، ۱۴۔ ۲۰؛۱۶: ۱۶؛ ۲۰: ۱۱۔۱۵؛۲۲: ۱۳)۔

عاموس

دوسرا نبی عاموس تقوع کا گڈریا تھا۔اُس نے یربعام ثانی شاہ اسرائیل اور عزیاہ شاہ یہوداہ کے دنوں میں نبوت کی۔شمالی سلطنت کے بادشاہوں میں سے یربعام سب سے بڑا بادشاہ تھا۔اس نے دمشق اور کل سوریا کا علاقہ دریائے فرات تک فتح کرلیا اگرچہ اُس نے خداوند کی نظر میں بدی کی(۲۔سلاطین ۱۴: ۲۴۔ ۲۵)عزیاہ شاہ یہوداہ نے خداوند کی خدمت کی اور اقبال مند ہوا۔اس نے ادوم اور عرب کو لیا اور دریائے مصر تک فتح کیا (۲۔تواریخ ۲۶باب)۔

ان دونوں بادشاہوں کے ایام میں یہ سلطنت داؤد کے زمانہ کی سلطنت سے زیادہ وسیع تھی۔لیکن یہ اقبال مندی صرف ظاہراً اور دینوی اقبالمندی تھی کیونکہ شمالی دس فرقوں کی سلطنت داؤد کے گھرانے سے اب تک جدا تھی اور وہ بہت خراب اور مخالف تھی یہاں تک کہ امصیاہ شاہ یہوداہ کے دنوں میں اُنہوں نے یروشلیم کی دیواروں کو گرادیا اور ہیکل اور بادشاہ کے محل لوٹ لیا(۲۔سلاطین ۱۴: ۱۲۔ ۱۴؛۲۔تواریخ ۲۵: ۱۷۔ ۲۴)یہ جدائی روز بروز بڑھتی گئی۔اور یہ دونوں سلطنتیں اپنی اپنی اقبال مندی پر فخر کرتی تھیں لیکن عاموس نبی نے اُن کی اندرونی خراب حالت کو دیکھ کر اُن کو خدا کے غضب کے نازل ہونے سے ڈرایا کہ خدا اُن کو سزادے گا جیسے دمشق، غزہ، صور، ادوم، آمون اور موآب کو سزادی تھی۔اُن کے تین بلکہ چار گناہوں کے باعث یہوداہ اور خاص کر اسرائیل اس تباہی میں مبتلا ہوں گے۔آگ اُن کی فصیلوں کے اندر بھڑک اٹھے گی اور ان کے محلوں کو خاک سیاہ کردے گی۔ان کو کال، خشک سالی ٹڈیوں، وبا، جنگ، بھونچال اور آگ کی آفتوں کے ذریعہ آگاہ کیا(۱، ۲باب)۔چوتھے باب میں ان کو یہ حکم ہے کہ "اسرائیل، تو اپنے خدا سے ملاقات کی تیاری کر" ساتویں باب میں نبی نے ٹڈیوں اور ایک خوفناک آتشزدگی کی رویا دیکھی۔پھر نویں باب میں نبی نے یہ دیکھا کہ خداوند ہیکل کے صحن کے مذبح پر کھڑا فرشتے کو حکم دے رہا ہے کہ مذبح اور ہیکل اور ساری اُمت کے سروں کو پاش پاش کردے۔خواہ وہ کہیں چھپیں سزا سے نہ بچ سکیں گے۔یہ گویا اناج کا چھلنی میں سے چھانا جانا ہے لیکن گندم کا ایک دانہ بھی ضائع نہ ہوگا۔

فصل دوم

داؤد کے تباہ شدہ گھرانے کی از سر نو تعمیر

عاموس نے پیش گوئی کی کہ اسرائیل قوموں کے درمیان پھٹکا جائے گا لیکن گندم کا ایک دانہ بھی ضائع نہ ہوگا۔داؤد کا تباہ شدہ گھرانا از سر نو اقبال مند ہوگا اور وہ قوموں کو اپنی میراث میں لے گا۔زمین زرخیز اور پھلدار ہوتی تا کہ خدا کی اُمت کے لئے دائمی گھر بنے(عاموس ۹: ۱۱۔ ۱۵)۔

اس نبی نے مسیحی نبوت کے انسانی پہلو کو لیا کہ داؤد کے گھر کی اقبال مندی بحال ہونے سے مسیحی زمانہ کی برکتیں صادر ہوں گی۔خدا نے جو وعدے سے حضرت ابراہیم،اسرائیل اور داؤد سے کئے تھے وہ پورے ہوں گے۔ادوم اور دیگر غیر قوموں کا بقیہ جن پر یہوواہ کا نام لیا گیا خداوند کی تلاش کرے گا اور جن برکتوں کا وعدہ یعقوب کے ذریعہ ہوا تھا(پیدائش ۴۹)اور جن کا علاقہ مسیح بادشاہ کی سلطنت سے تھا(زبور ۷۲)وہ پورا ہوگا۔انہی برکتوں کا ذکر یوایل نبی نے کیا تھا کہ وہ خداوند کی آمد کے وقت ملیں گی(یوایل ۴ باب)

اس نبی کی نبوت میں مسیح کی خاص شخصیت کا تو کچھ ذکر پایا نہیں جاتا لیکن عام بیان داؤد کے گھرانے اور اُمت اسرائیل کا ہے اور بزرگ یعقوب نے(اعمال ۱۵: ۱۶)میں اس پیش گوئی کی تکمیل مسیح کے زمانہ سے منسوب کی جب پینتی کوست کے وقت رسولوں کی منادی سے غیر قومیں انجیل پر ایمان لائیں۔

ہوسیع

تیسرا نبی جس نے مسیح کے زمانہ کی پیش گوئی کی وہ ہوسیع تھا جس نے شاہ اسرائیل یربعام ثانی اور شاہ یہوداہ عزیاہ کے دنوں میں نبوت کی۔ یربعام کی سلطنت کی اقبال مندی کے ساتھ لوگوں کی حالت گرتی چلی گئی۔اسرائیل کی سرزمین میں نہ سچائی تھی نہ رحم اور نہ خدا کا علم تھا بلکہ لوگ ایسے بگڑ گئے تھے کہ خدا نے اُن کو ترک کردیا۔اس وقت ہوسیع نے جو شمالی سلطنت کا یرمیاہ کہلاتا ہے نبوت کی۔

دس فرقوں یعنی اسرائیل کا یہ بہت بڑا نبی تھا۔اس لئے یہودیوں نے انبیائے صغیرہ کی بارہ کتابوں میں اُس کو پہلے جگہ دی۔وہ تنبیہ کرنے میں بڑی تندی(تیزی، سختی، بدمزاجی)سے کام لیتا ہے لیکن تسلی دینے میں بڑی نرمی سے پیش آتا ہے۔اس نے فطرت کے نظاروں خاص کر جنگل، پہاڑ اور کھیتوں کے نظاروں کو بہت پیش کیا اور بہت سے استعارے اور تشبیہیں استعمال کیں مثلاً پھول اور شہد کی مکھی کی۔

فصل سوم

اسرائیل کی بحالی

اسرائیل کی سزا کے بعد ہوسیع نبی نے اسرائیل کی بحالی کی پیش گوئی کی۔مثلاً(۱)اسرائیل کے لوگ بعل کی پرستش کے باعث زناکار بنے اور اُن کو یہ نام ملا۔یزرعیل(خدا بکھیرتا ہے)۔لورحامہ(جس پر رحم نہ ہوا ہو)اور لوامتی(میری اُمت نہیں)۔

۲۔اسرائیل کی والدہ نے بعل کے ساتھ زنا کیا۔اسلئے اس کے شوہر یہوواہ نے اُسے رد کردیا۔لیکن سیاست وسزا کے بعد اُس سے پھر شادی کرلی۔

۳۔یہوواہ وفادار ہے اگرچہ اسرائیل نے بیوفائی کی۔

۴۔اسرائیل اسیری میں جائے گا لیکن خداوند اُسے ترک نہ کرے گا بلکہ پھر اُس کو اُس کے ملک میں لے آئے گا۔

۵۔اسرائیل وبا اور مری سے مرے گا اور شیول(پاتال)میں اترے گا لیکن خداوند اُس کا فدیہ دے کر اُسے وہاں سے چھڑائے گا۔

۶۔اسرائیل ایک پھلدار زمین بنے گا جہاں یہوواہ خداوند کی محبت اوس کی مانند پڑے گی۔

اس نبوت کو ہم تین حصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔

۱۔ اسے ۲: ۲تک اسرائیل کی زناکاری اور بحالی۔

۲۔ ۲: ۳سے ۲۰تک والدہ اسرائیل کی دوبارہ شادی۔

۳۔ ۳باب یہوواہ وفادار ہے اگرچہ اس کی بیوی نے بیوفائی کی۔

پھر (۸:۱۱سے ۱۱) میں یہ پیش گوئی ہے کہ جیسے میں نے ملک مصر سے مخلصی دی تھی ویسے ہی اب اس اسیری سے مخلصی دوں گا۔ البتہ یہ مخلصی مصر، اسور اور بحری ممالک تک محدود ہے۔

(۱۳باب) میں بھی سزا اور بحالی کا نقشہ پیش کیا گیا۔ یہاں نبی نے قیامت کا ذکر کیا اور عہد عتیق میں ایسی قیامت کا یہ پہلا ذکر ہے۔

پھر (۱۴: ۲۔۱۰) میں یہ ذکر ہے کہ اسور اسرائیل کو اسیر کر کے لے جائے گا۔ لیکن اسرائیل کلیہ طور پر نیست نہ ہو گا اس لئے یہ ہدایت ہے کہ اسرائیل توبہ کرے اور حکم مانے کہ خدا کا وعدہ پورا ہو سکے۔ پھر آخر میں افرائیم توبہ کرتا اور خدا برکت دیتا ہے۔

ساتواں باب

یسعیاہ اور اُس کے ہمعصر

اسور نے شمالی سلطنت یعنی دس فرقوں کی سلطنت کو مغلوب کر لیا تھا۔اب اس نے ارادہ کیا کہ یہوداہ کی سلطنت کو بھی تباہ کرے۔ان دنوں میں یہوداہ کا بادشاہ حزقیاہ تھا۔لیکن خدا نے اُس وقت یہوداہ کو تباہی سے بچا لیا۔حزقیاہ کے دنوں میں یہوداہ کی سلطنت تنہا خدا کی سلطنت تھی اور اُس کا کوئی حریف (دشمن) نہ تھا۔اب یروشلیم خدا کی سلطنت کا مرکز ہو گیا۔اسور سزا دینے کا اوزار یا سونٹا ہے۔جن دنوں میں اسور نے یہوداہ پر لشکر کشی کی اُس نے چند بڑے بڑے نبی برپا کئے۔اُنہوں نے اعلیٰ تعلیم دی اور خداوند نے خود آکر دشمنوں کے لشکروں کو تباہ کیا اور حزقیاہ کو شفادی (یسعیاہ ۳۷، ۳۸؛ ۲۔سلاطین ۱۹، ۲۰) اب یہوداہ کی سلطنت کا نیا زمانہ شروع ہوا اور اُس میں بڑی اصلاح ہوئی۔

اس زمانہ کا سب سے پہلا نبی وہ تھا جس کی پیش گوئی کا اقتباس میکاہ اور یسعیاہ نبیوں نے کیا (یسعیاہ ۲: ۱۔۴؛ میکاہ ۴: ۱۔۵)۔

فصل اول

خداوند کے گھر کا سر بلند ہونا

ہیکل کا پہاڑ سارے پہاڑوں سے خداوند کے تخت کے طور پر بلند کیا جائے گا جہاں قومیں گویا حج کرنے کو آئیں گی۔وہ تعلیم اور عدالت کا چشمہ ہو گا۔خداوند کی سلطنت کا یہ نتیجہ ہو گا کہ لڑائی کے اوزار برباد ہوں گے اور سارے جہان میں امن وآسائش پائی جائے گی۔یہ پیشینگوئی (یسعیاہ ۲: ۱۔۴ ؛میکاہ ۴: ۱۔۵) میں پائی جاتی ہے۔نبی نے رویا میں ہیکل کے پہاڑ کو دیکھا کہ جب سلیمان نے اس پہاڑ پر ہیکل بنائی تو اُس کو بڑی عزت حاصل ہوئی حالانکہ دنیا کے دیگر پہاڑ جن پر غیر معبودوں کے لئے مندر بنے تھے اُسے حقارت سے دیکھتے تھے (مقابلہ کروزبور ۶۸: ۱۵۔۱۶) نبی نے دیکھا کہ یہ پہاڑ اس پستی کی حالت سے اٹھ کر بلند اور دنیا کے بلند پہاڑوں سے بھی اونچا ہو گیا۔جس کو سب دیکھ سکتے اور جہاں سب حج کے لئے جا سکتے تھے۔خداوند کے حضور سے ان لوگوں کی ہدایت کے لئے تعلیم صادر ہوتی ہے جو اُس کی روشنی میں چلنا چاہتے ہیں۔اور یہ حکم نافذ ہوتا ہے کہ جنگ کے اسلحہ تباہ کئے جائیں اور ہر ایک امن وامان سے زندگی بسر کرے۔الغرض اس پیش گوئی کی غایت یہ ہے کہ عالمگیر اور ابدی صلح وسلامتی ہو گی۔

اس کی تکمیل بھی اس وقت ہو گی جب سیدنا مسیح آسمانی ہیکل میں سر بلند ہو گا کیونکہ یہ آسمانی ہیکل تعلیم، عدالت اور ابدی امن کا چشمہ ہے۔

(حزقی ایل ۴۰: ۲۰؛ زکریاہ ۱۴: ۱۰) میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

فصل دوم

صلح کا بادشاہ

صیّون اپنے بادشاہ کی آمد سے خوش رہاہے جو حلیم لیکن فتح مند ہو کر آتا ہے۔اُس نے لڑائی کے اوزار تباہ کر دیئے اور اُن سے زمین پر سلطنت کرنے لگا(زکریاہ۹:۹۔۱۰)۔اس کی تکمیل کا ذکر (متی ۲۱: ۵؛یوحنا۱۲: ۱۵)میں پایا جاتا ہے۔

اس پیش گوئی میں وہی ضروری خیال پایا جاتا ہے جو (میکاہ ۴: ۱۔۵) میں ہے۔ یہ بھی کسی گمنام نبی کی پیش گوئی ہے جس کا اقتباس زکریاہ نبی نے کیا۔زبور کی کتاب کی پیش گوئیوں میں مسیح بادشاہ کی قدرت وحشمت کا ذکر تھا۔یہاں اُس بادشاہ کے حلم وراستبازی کا ذکر ہے(زبور۱۱۰،۲،۲۵)۔

یہ پیش گوئی(زبور۷۲)کی پیش گوئی کے مشابہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ (یسعیاہ۹: ۱۔۷،۱۱: ۱۔۷؛میکاہ۵: ۲۔۵)کی یہی بنیاد ہے۔

فصل سوم

بحری تکلیف میں سے بحالی

اسرائیل اوریہوداہ جلاوطنی سے واپس اپنے ملک کو آئیں گے۔ خداوند اُن کو بڑی عجیب قدرت کے کاموں کے ساتھ مصر اور اسور سے واپس لائے گا۔وہ جلعاد اور لبنان کی زمین میں بسیں گے اور یہوواہ کے نام چلیں گے (زکریاہ۱۰: ۳۔۱۲)۔

یہوداہ اور یوسف کے گھرانے متحد ہو کر اپنے دشمنوں سے جنگ کرتے اور آخر کار ان پر فتح پاتے ہیں اور یہوواہ لشکروں کے خداوند کی سرکردگی میں وہ بہادرانہ جنگ کرتے ہیں جو اُن کا مقابلہ کرتے ہیں اُن کو پاؤں تلے کچل ڈالتے ہیں۔افرائیم تو جلاوطن ہو کر دانوں کی طرح مصر اور اسور میں منتشر ہو جاتا ہے۔اُسے اُس سمندر سے گذرنا پڑتا ہے جو مصیبت اور لہروں کا سمندر ہے لیکن وہ مصر اور اسور سے واپس آئے گا اور یہوواہ کا نام لے کر چلے گا۔

فصل چہارم

رد کیا ہوا گڈریا

نیک گڈریا یعنی خداوند اپنے اگلے اسرائیل کو رد کر دیتا ہے۔بنی اسرائیل نے اُس کی قیمت ایک غلام کی قیمت کے برابر ٹھہرائی۔یہ ادنیٰ قیمت بھی رد کی گئی۔اور گڈریے کی فضل واتحاد کی چھڑیاں توڑی دی گئیں جن سے مراد جدائی تھی(زکریاہ۱۱: ۷۔۱۴)۔

ماقبل قرینے(پہلے سے ترتیب) سے ظاہر ہے کہ شریر گڈریے اپنے قائدے اور نفع کے لئے گلے کو تباہ کر رہے تھے۔اب خدا خود اُس کم بخت گلہ کا گڈریا ہو کر آتا ہے جو ابھی ذبح کئے جانے کو تھا۔یہ پیش گوئی نظم کی صورت میں ہے۔ نبی نے دو چھڑیاں لیں اور پھر اُنہیں توڑ ڈالا۔اُس نے کسی سے تیس روپے مانگے جنہیں اُس نے پیچھے رد کر دیا۔اس گڈریے کو صرف یہی حکم نہ تھا بلکہ یہ خاص حکم تھا کہ وہ گڈریے کے طور پر کام کرے۔اُس نے تین گڈریوں(غالباً اس وقت کے بادشاہوں) کو کاٹ ڈالا۔اس کو کچھ عرصے کے لئے لوگوں نے گڈریا تسلیم کر لیا۔ لیکن پیچھے اُسے رد کر دیا اور اُس کی مزدوری اُس کو دی۔ یہ گڈریا خداوند باشاہ ہے۔ یہاں یہوداہ اور اسرائیل کی دو بادشاہیوں کا ذکر ہے جن میں سے اسرائیل کی بادشاہی تباہ ہو گی کیونکہ

انہوں نے یہوواہ کو اپنا بادشاہ تسلیم نہ کیا۔ ہوسیع نے بھی اس قسم کی قیمت کا ذکر کیا لیکن وہاں یہ قیمت یہوواہ نے اسرائیل کے لئے بطور لونڈی کے تھی زرِ فدیہ ادا کیا۔ یہاں یہ قیمت اسرائیل نے یہوواہ کی نگرانی وخدمت کے معاوضہ میں دی۔ جس چھڑی کا نام فضل تھا وہ اس امر کا نشان تھی کہ یہوواہ اپنی اُمت کی کیسی قدر کرتا ہے۔ اسی قسم کی محبت کا ذکر ہے ہوسیع نبی نے کیا جس چھڑی کا نام اتحاد تھا وہ یہوداہ اور اسرائیل کے دوبارہ اتحاد کا نشان تھی۔ ہوسیع نے یہ ظاہر کیا کہ آخر کار بحالی کے وقت ان دونو حصوں میں پھر اتحاد ہوگا۔ حزقی ایل نے بھی اسی خیال کو ظاہر کیا۔

اس پیش گوئی کی جزوی تکمیل کا ذکر (متی ۲۷: ۹) میں پایا جاتا ہے۔

یسعیاہ

یسعیاہ عہدِ عتیق کا سب سے بڑا نبی ہے۔ یہ پہلے نبیوں کی سیرتوں کا جامع ہے۔ اس نے سب سے زیادہ مسیح اور اُس کے زمانہ کا ذکر کیا۔ اس کتاب میں کئی پیش گوئیاں جمع کی گئی ہیں۔

ان کو سمجھنے کے لئے یہ لازمی ہے کہ ہم اُن پیش گوئیوں کو الگ رکھیں جن کا تعلق بابل کی اسیری سے ہے کیونکہ ان میں یہ مان لیا گیا ہے کہ بابل سب سے بڑا دشمن تھا اور بابل سے مخلصی مسیحی زمانہ کی برکت تھی حالانکہ یسعیاہ اسوری زمانہ کا بڑا نبی تھا۔ جن فصلوں کو الگ کرنا چاہیے وہ یہ ہیں۔

(۱)۔ ۱۳ باب سے ۱۴: ۲۳ تک۔

(۲)۔ ۲۴ باب سے ۲۷ باب کے آخر تک۔

(۳)۔ ۳۴، ۳۵ باب۔

(۴)۔ ۴۰ باب سے ۶۶ باب تک۔

یہ گمنام پیش گوئیاں یسعیاہ سے منسوب کی گئیں۔ جیسے ضرب الامثال سلیمان سے، مزامیر داؤد سے اور شرعی قوانین موسیٰ سے۔ یہ پیش گوئیاں طرز عبادت، تاریخی موقع اور تعلیم وتصور کے لحاظ سے یسعیاہ کی تصنیف سے متفرق ہیں گویا ایک ہی روح سب میں جاری وساری ہے۔ اس لئے جن پیش گوئیوں کو ہم ٹھیک طرح سے یسعیاہ کی سمجھتے ہیں وہ تین قسموں میں منقسم ہیں۔

(۱)۔ (یسعیاہ ۱۔ ۱۲ باب) کے آخر تک۔ ان بابوں میں یہوداہ اور اسرائیل پر سزا کے نازل ہونے کا ذکر ہے۔ اس مجموعے میں (۲۔ ۵ باب) کے آخر تک پہلے لکھے گئے۔ اس کے بعد (۶۔ ۱۲) تک اور پھر اسی مجموعہ کے دیباچہ کے لئے پہلا باب بڑھایا گیا۔

(۲)۔ (یسعیاہ ۱۴: ۲۴: سے ۲۳ باب) کے آخر تک۔ اس مجموعے میں گردونواح کی قوموں کے خلاف پیغام ہیں۔ مثلاً فلستیہ، موآب، دمشق ، اسرائیل، کوش، مصر، بابل، اُدوم، عرب صور، رویا کی وادی (یروشلیم)۔

(۳)۔ (یسعیاہ ۲۸ سے ۳۳ باب) کے آخر تک۔ یہوداہ اور اسرائیل پر واویلا ان کے خاص گناہوں کے باعث۔ یسعیاہ کی نبوتوں کے پہلے حصے میں بہت کچھ مسیحی زمانہ کا ذکر ملتا ہے۔ پہلی پیش گوئی کسی گمنام نبی کی تھی جس کا ذکر پہلے ہو چکا جس کے آخر میں نصیحت تھی (یسعیاہ ۲: ۵) لیکن یسعیاہ کی کتاب میں مسیحی تصور چوتھے باب سے شروع ہوتا ہے۔

فصل پنجم

صِیّون کی پاکیزگی

یہوواہ خداوند اپنی اُمت کو پاک وصاف کرنے آئے گا تاکہ وہ بقیہ پاک اور مقدس ہے۔وہ سرزمین حیرت انگیز طور پر سرسبز ہوگی اور یہوواہ کی دائمی حضوری اُس کی حفاظت کرے گی۔

(یسعیاہ۴:۲۔۶)۔

اس پیش گوئی میں دونئی باتیں بھی منکشف (ظاہر) ہوئیں۔اس میں اُمت کی تنبیہ وتربیت کا بھی ذکر ہے اور ایک مقدس بقیہ کا بھی جس کو سخت مصیبت سے مخلصی ملے گی۔اس پیش گوئی میں سزا کا ذکر ہے۔وہ قوموں کی سزا نہیں جیسا یوایل نے نبوت کی تھی(یوایل۳:۱۸)بلکہ برگشتہ اسرائیل کی سزا جیسا ہوسیع نے بتایا تھا(ہوسیع ۲: ۲۲) یہ سخت مصیبت اسرائیل کو پاک صاف کرنے کے لئے تھی جیسے سونا آگ کی بھٹی میں صاف کیا جاتا ہے۔

خداوند کی اس آمد کا یہ نتیجہ ہوگا۔

اوّل۔اس سرزمین کی اعلیٰ زرخیزی۔

دوم۔خدا کی اُمت کی پاکیزگی۔

سوم۔یہوواہ ہمیشہ اپنی اُمت کے درمیان سکونت کرے گا اوراس کے لئے خروج کی کتاب سے تشبیہ لی گئی (خروج ۱۴: ۱۹)۔یعنی بادل اور آگ کا ستون پھر بحال ہوگا۔

فصل ششم

عمانوایل

ایک نوجوان (یا کنواری) عورت سے عجیب بچہ پیدا ہوگا اور اُس کا نام عمانوایل رکھا جائے گا۔وہ اس بات کا نشان ہوگا کہ خداوند اپنی اُمت کے ساتھ ہے اور وہ انہیں چھڑائے گا۔البتہ اُس کی بلوغت تک ملک میں مصیبت رہے گی۔

اس پیش گوئی کا وہ موقعہ تھا جب ارامیوں اور اسرائیل نے یہوداہ پر حملہ کیا جس کی وجہ سے یہوداہ پر بڑی مصیبت آئی۔یہوداہ کے بادشاہ آخز سے یسعیاہ نبی نے یہ تقاضا کیا کہ وہ خداوند سے کوئی نشان مانگے زمین سے لے کر آسمان تک جس چیز کا چاہے۔لیکن آخز نے نشان مانگنے سے انکار کیا تو خدا نے خود ایک نشان بخشنے کا وعدہ کیا۔

(یسعیاہ۷:۱۳۔۱۷)تک۔

اس پیشین گوئی کے پڑھنے سے یہ توقع پیدا ہوتی ہے کہ یہ بچہ آخز یا یسعیاہ کے یا کسی دیگر نامعلوم خاندان میں پیدا ہوگا۔لیکن یادرکھیں کی اس نشان کا زور والدہ پر نہیں بلکہ بچے اور اُس کے نام پر ہے جس عبرانی لفظ کا ترجمہ نوجوان عورت یا کنواری عورت کیا گیا اُس میں کنواری پن پر زور نہیں۔اگر نبی اس بات پر زور دینا چاہتا تو دوسرا لفظ استعمال کرتا جس کے خاص معنی صرف کنواری ہی کے ہوتے۔

یہ بچہ اس امر کا نشان ہے کہ خدا اپنی اُمت کے ساتھ ہے۔اس میں اس امر پر زور نہیں کہ اخزیاہ کو یہ یقین دلایا جائے کہ جن اُمور کی پیش گوئی ہوئی وہ یقیناً اسوریوں کے ذریعہ سوریا اور سامریہ کی اسیری کے بعد وقوع میں آئیں گے بلکہ اس امر پر زور ہے کہ باوجود ان مصیبتوں کے خدا اپنی امت

کے ساتھ رہے گا۔اس بچہ کی نسبت یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ خدا کا مظہر یا تجسم ہوگا بلکہ یہ کہ وہ بچہ الٰہی مخلصی کی ضمانت ہے۔ یہ مخلصی اس بچے کی پیدائش کے وقوع میں نہیں آئے گی بلکہ اس کا بچپن تو تنگی وتکلیف میں گزرے گا۔ وہ شہد اور دہی پر گزران کرے گا کیونکہ وہ سرزمین تباہ ہوگئی۔ وہاں صرف گڈریئے اوران کے گلے پھرتے ہیں۔اس زمین کی یہ مصیبت اُس بچے کی بلوغت تک رہے گی۔ یہ وعدہ اُس اٹل مصیبت کے وقت کیا گیا۔ مسیح کی پیدائش تک یہ وعدہ ہی رہا جس کی پیش گوئی ہوئی۔آخز کے زمانہ میں اس کے پورا ہونے کی تلاش ہم کیوں کریں۔ یہ تو آئندہ کے لئے ایک نشان تھا۔ یہ امر دیگر ہے کہ وہ نبی یا اس کے سامعین اس کی جلد تکمیل کی امید رکھتے تھے۔ مخلصی کی جو تجویز خدا نے اس کی معیاد مقرر کرنا ہمارا کام نہیں۔آخز وحزقیاہ کے زمانے میں ایسے کسی بچے کے پیدا ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔ نبی کے بچوں کے نام صاف بتائے گئے ہیں۔ لیکن اس عمانوایل کا کچھ تعلق ان بچوں سے نہیں۔

یسعیاہ نے اس بچے کو بعض مقدس نام دیئے اور میکاہ نے اس کی پیدائش کی جگہ بھی بیت لحم بتائی(یسعیاہ۹: ۶؛ ۱۱: ۱؛ میکاہ۵: ۳)۔ سوریوں کے بعد اسوریوں نے اسرائیلیوں کو دکھ دیا۔ یہ مصیبت ختم ہونے کے بعد بابل نے ان کو اسیر کیا اور بابلی اسیری کے بعد یونانیوں نے اور یونانیوں کے بعد روم نے۔ دنیا کی ان زبردست طاقتوں نے یکے بعد دیگرے (ایک کے بعد ایک، مسلسل)اسرائیل کو ایذا پہنچائی۔یسعیاہ کی نظر صرف اسوری اسیری تک پہنچتی ہے اور جو اس کے بعد وقوع میں آئے گا وہ اُس کی نظروں سے اوجھل تھا۔ پھر بھی اُس نے یہوداہ کے وفادار بقیہ کو عمانوایل کی پیش گوئی کے ذریعہ تسلی دی اور یہ وعدہ مصیبت کے سارے زمانوں میں تسلی کا باعث رہا جب تک کہ مسیح کنواری مریم سے پیدا نہ ہوا(متی ۱: ۲۱، ۲۵)۔

فصل ہفتم

سلامتی کا شہزادہ (سردار)

اسرائیل کی شمال مشرقی سرحد پر ایک بڑی روشنی چمکنے والی تھی جو اُمت کو اتنا ہی سربلند کرے گی جتنا کہ وہ پست ہوئی تھی۔اُسے ایک بڑی مخلصی نصیب ہوگی جو اس مخلصی سے بہت بڑھ کر ہوگی جو مدیان کے دن جدعون کے ذریعہ ملی تھی۔داؤد کے گھرانے میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے یہ نام ہوں گے۔ عجیب، مشیر خدائے قادر ابدیت کا باپ، سلامتی کا شہزادہ۔ وہ داؤد کے تخت پر ہمیشہ تک راستی سے سلطنت کرے گا۔اور لڑائی کے سب اوزار توڑے جائیں گے۔

اس پیش گوئی کا موقعہ وہ تھا جب گلیل اور پیریا کے باشندوں کو تگلت پلاسر شاہِ اسور اسیر کرکے لے گیا(۲۔ سلاطین ۱۵: ۴۹)۔اس وقت سلامتی کے شہزادہ کی پیش گوئی ہوئی سارے ملک کنعان میں غم اور اُداسی کے بادل چھاگئے۔ سارے باشندے مایوسی میں مبتلا تھے۔ یہ لوگ بنی اسرائیل میں سے سب سے پہلے اسیری میں گئے لیکن وہ سب سے پہلے سرفراز بھی ہوں گے۔

(یسعیاہ۸: ۲۳۔ ۹: ۶)تک۔

میں نے شمال مشرقی سرحد پر جس کے باشندے سب سے پہلے اسیر ہوکر گئے ایک بڑی روشنی چمکتی دیکھی۔اس سے وہ مخلصی مراد تھی جو اُس مخلصی سے بھی بڑی تھی جو جدعون نے موآبیوں پر یزرعیل کے میدان میں حاصل کی تھی۔ یہ فتح داؤد کے گھرانے کا ایک شہزادہ حاصل کرے گا۔اس فتح کی وجہ سے اُس شاہزادے کو عظیم الشان لقب دئے گئے۔ یہ چار نام ہیں:

۱۔ **عجیب مشیر**۔کیونکہ اس کی عقلمندانہ تجویزوں سے یہ فتح حاصل ہوئی۔اس کی یہ عقلمندی بڑی روشنی کی طرح چمکتی ہے۔

۲۔ خدائے قادر۔ بہادر ایل کیونکہ الٰہی شان سے اُس نے اس مہم کو سرانجام دیا اور اس نے جدعون کی فتح کی نسبت زیادہ شاندار فتح حاصل کی۔

۳۔ ابی عد۔ "ابدیت کا باپ" یا "لوٹ کا باپ" یعنی ابدیت رکھنے ولا یا لوٹ کا مالک یا لوٹ کا بانٹنے والا۔ اگر پہلے معنی لے جائیں تو مراد ہو گی کہ یہ شہزادہ ابد تک رہنے والا ہے۔ اگر دوسرے معنی لیے جائیں تو یہ مراد ہو گی کہ اس کو ایسی بڑی فتح حاصل ہو گی کہ وہ اپنے لوگوں میں لوٹ کر تقسیم کرے گا جس سے لوگوں کے دل خوش ہو جائیں گے۔

۴۔ سلامتی کا شاہزادہ۔ یہ فتح قطعی اور کامل تھی جس کی وجہ سے اوزار توڑے اور جلائے جاتے ہیں کیونکہ آئندہ کو جنگ نہ ہو گی۔

سلامتی کے شاہزادہ کا یہ تصور (زکریا ۹ باب) کی توسیع ہے۔ اور جنگ کے ہتھیاروں کی تباہی (ہوسیع ۲ باب) کی توسیع ہے۔ اور داؤد کے تخت پر ابدی حکومت (زبور ۲، ۱۱۰؛ خاص کر زبور ۷۲) کی توسیع ہے۔

یہ صلح کا شاہزادہ خداوند یسوع مسیح ہے۔ اس پیش گوئی کی تکمیل (متی ۴: ۱۵۔۱۶) میں پائی جاتی ہے۔

فصل ہشتم

پھل دار شاخ

یسی کے تنے سے ایک شاخ نکلتی ہے۔ روح کی ہفت (سات) چند نعمتیں اُس پر ٹھہرتی ہیں جن کے ذریعہ اس کو پورا کام کرنے کی قوت حاصل ہوتی ہے۔

اس پیش گوئی کا موقعہ وہ تھا جب اسوریوں نے یہوداہ پر حملہ کیا اور وہ ملک اتنا گھٹ گیا کہ خالی تنہ رہ گیا اور اب خود اس کے لئے بھی خطرہ تھا۔

اب اس تنہ میں سے ایک پھلدار شاخ نکلے گی۔

(یسعیاہ ۱۱: ۱۔۱۶) تک۔

یہ شاخ بہت پھلدار ہو جائے گی کیونکہ الٰہی روح کی نعمتوں سے اُس کو مدد ملتی ہے۔ یہ نعمتیں (۳) جوڑوں میں ظاہر کی گئی ہے۔

پہلا جوڑہ۔ حکمت اور خرد کی روح، حکمت گہری باتوں کے دریافت کرنے والی اور خرد عملی امتیاز کرنے والی ہے۔

دوسرا جوڑہ۔ مصلحت اور قدرت کی روح، مصلحت سے وہ قوت مراد ہے جو تجویز اور ہدایت کرتی ہے قدرت اس کو عمل میں لاتی ہے۔

تیسرا جوڑہ۔ معرفت اور خداوند کے خوف کی روح، معرفت سے مراد ہے خدا سے شخصی عملی واقفیت۔ خوف سے مراد ہے تعظیمی خوف جو حقیقی مذہب کا جز ہے۔ ان کے ذریعہ یہ مسیح راستی اور امن کے ساتھ سلطنت کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

مظلوموں کا انصاف کرنا، غریبوں کی مدد کرنا اور ظاہری صورت کے مطابق نہیں بلکہ اندرونی سیرت کے مطابق انصاف کرنا اُس کا خاص کام ہے۔ اس کا نتیجہ عالمگیر امن ہو گا۔ انسان وحیوان جو دشمنی ہے وہ بھی جاتی رہے گی۔ عدن کی لعنت برکت سے بدل جائے گی۔ مصر کے خروج کی نسبت بڑا

خروج ہوگا۔ سارے ملکوں سے خدا کے لوگ اس شاخ کی طرف آئیں گے جو بطور جھنڈے کے کھڑی کی جائے گی۔ یہ پیش گوئی (زکریاہ ۱۰ باب) کی پیش گوئی کی توسیع ہے۔

فصل نہم

مصراوراسور کا اسرائیل کے ساتھ اتحاد

مصراور اسور اسرائیل کے ساتھ مل جائیں گے اور خدا کی اُمت بنیں گے۔ مقدس زبان بولیں گے اور مذبح اور قربانی سے اُس کی عبادت کریں گے۔ کوش اور صور یہوواہ کے لئے نذریں ادا کریں گے (یسعیاہ ۱۸: ۷؛ ۲۳: ۱۸)۔

اس پیش گوئی کا خاص تعلق دو بڑی حریف سلطنتوں سے ہے یعنی مصر اور اسور جو اسرائیل کی خاص دشمن تھیں (یسعیاہ ۱۹: ۱۶۔ ۲۵)۔

مصر اسرائیل کا قدیم دشمن تھا۔ اسور اس وقت سب سے بڑی طاقت تھی۔ یہوداہ کا ایک فریق مصر سے مدد کی امید رکھتا تھا۔ اور دوسرا فریق اسور سے یہوداہ کی بربادی قریب نظر آتی تھی۔ مگر یہوداہ کی بادشاہی خدا کی تھی اس لئے خدا خود اُسے فتح بخشتا ہے۔ نبی نے مصر کی تباہی کی پیش گوئی کی۔ آخر کار یہ قدیم دشمن اسرائیل کے دوست بن جائیں گے وہ اسرائیل کے خدا کی پرستش کریں گے۔ یہ قدیم قومیں دنیا کی قوموں کی نمائندہ تھیں۔ وہ قدیم قومیں تو نیست و نابود ہو گئیں۔ اس لئے اس پیش گوئی کی تکمیل دنیا کے امن وامان کی سلطنت میں ہوگی۔

فصل دہم

صِیّون کے کونے کا پتھر

ایک کونے کا پتھر صِیّون میں رکھا جائے گا جو سب کے اعتبار کے قابل ہوگا۔ وہ سخت طوفان کے وقت بھی مضبوط رہے گا۔

یسعیاہ کی نبوتوں کی تیسری فصل بھی مسیح کی نسبت نبوتوں سے شروع اور اُن پر ختم ہوتی ہے۔ اسور نے جب یہوداہ پر حملہ کیا تو یہوداہ پر سخت مصیبت آئی۔ جو لوگ اتحادوں اور عہد ناموں پر بھروسہ رکھتے تھے اُن کو سخت مایوسی ہوئی۔ اُن پر ظاہر ہو گیا کہ پناہ کی جگہ صرف ایک ہی تھی اور وہ خدا کا شہر تھا۔ وہ ساری مصیبتوں کے درمیان اُس کے کونے کا مضبوط پتھر رہے گا (یسعیاہ ۲۸: ۱۴۔ ۱۸)۔

اس مضبوط و دیرپا کونے کے پتھر کا تصور مابعد مزمور میں پایا جاتا ہے "جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سر کا پتھر ہو گیا" یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر میں عجیب ہے" (زبور ۱۱۸: ۲۲۔ ۲۳) نئے عہد نامہ میں اس کا کئی دفعہ ذکر ہوا (متی ۲۱: ۴۲؛ مرقس ۱۲: ۱۰؛ لوقا ۲۰: ۱۷؛ اعمال ۴: ۱۱؛ رومیوں ۹: ۳۳؛ ۱۰: ۱۱؛ ۱۔ پطرس ۲: ۶، ۷)۔

فصل یازدہم

صِیّون بڑے بادشاہ کا شہر

صِیّون یہوواہ کا پُرامن مسکن ہوگا۔ وہ ذوالجلال جنگی مرد اور بادشاہ ہے۔ وہ اُن ندیوں کی جگہ ہے جہاں مخالف جہاز ٹوٹتے اور خدا کی اُمت کے ہاتھ آتے ہیں۔

اسوریوں کے ذریعہ جو مصیبتیں وار ہوئیں اُن کے ذریعہ نبی اور اُس کے شاگردوں کا توکل یہوواہ پر زیادہ پختہ ہوگیا۔اس توکل کا کمال (۳۳باب) میں نظر آتا ہے۔ نبی نے دیکھا کہ وہ طوفان گذر گیا۔ حملہ موقوف ہوا۔ صِیّون محفوظ ہوگیا اور یہوواہ سبھوں پر حکمران ہے (یسعیاہ ۳۳: ۱۳۔ ۲۴)۔

یہ پیش گوئی (یسعیاہ ۴ باب) کی پیش گوئی کی توسیع تھی۔اس پیش گوئی کے شروع میں صِیّون کے حقیقی شہری کا حلیہ دیا گیا ہے۔ مقابلہ کرو (زبور ۱۵؛ ۲۴: ۳۔ ۶) کے ساتھ۔

صِیّون کو خیمہ سے تشبیہ دی گئی جس کی رسیاں اور کھونٹیاں نہایت مضبوط تھیں۔ پھر اُس کو ندیوں کی جگہ سے تشبیہ دی گئی جیسے وہ شہر تھے جو دریائے نیل اور دریائے فرات کے ساحلوں پر واقع تھے۔ وہاں مخالف جہازوں کا گزر نہ ہوگا۔ اگر اُدھر سے گزریں گے تو اُن کو صِیّون کے باشندے توڑ کر اپنے قبضے میں کرلیں گے۔اس کی ندیاں امن کی ندیاں ہیں۔ یہوواہ ذوالجلال بادشاہ وہاں حکمران ہے۔ یہ تشبیہ (یوایل ۳: ۱۸) میں بھی آئی ہے۔ یہ پیش گوئی اسوری بادشاہ سنحیرب کے حملے سے پہلے لکھی گئی۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اہل یہوداہ خدا کی فرمانبرداری کرنے لگے۔ یسعیاہ کی پیش گوئیوں میں یہ سب سے زیادہ فصیح عبارت میں لکھی گئی۔اس میں امن، معافی اور پاک خوشی کا خاص ذکر ہے۔ نبی کو یہ اُمید تھی کی سنحیرب کے لشکر کی شکست کے بعد یہ خوشی کی حالت اُس ملک کو نصیب ہوگی۔ لیکن یہ اُمید پوری نہ ہوئی اور نہ ہوگی جب تک کہ ابنِ داؤد یعنی ابنِ خدا کی سلطنت نہ آئے۔

شروع کے دو مزامیر میں صِیّون کے اس جلال کا ذکر آتا ہے۔ (یسعیاہ ۳۳ باب) کی طرح ان دو مزامیر میں بھی یہ ذکر ہے کہ اسوریوں کے لشکر کی تباہی کے بعد صِیّون کی ایسی حالت ہوگی۔اس لئے ان دو (مزامیر ۴۶، ۴۷) کو ہم اسی زمانہ سے منسوب کرتے ہیں۔

میکاہ

میکاہ اور یسعیاہ ہم عصر نبی تھے۔ یہ دونوں یا تو اُستاد شاگرد تھے یا گہرے دوست۔ البتہ اتنا فرق معلوم ہوتا ہے کہ یسعیاہ اعلیٰ درجہ کے لوگوں میں نبوت کرتا تھا اور میکاہ دیہاتی لوگوں میں۔ان دونوں نے یہ کوشش کی کہ یہوداہ کے ایمانداروں کا ایمان مضبوط کریں۔ یرمیاہ نبی نے بتایا کہ میکاہ نے حزقیاہ بادشاہ کے ایام میں نبوت کی جس کا لوگوں پر گہرا اثر ہوا۔ چونکہ میکاہ کی کتاب ایک مکمل کتاب ہے اس لئے گمان غالب ہے کہ اس نے حزقیاہ کے زمانہ کے ذرا بعد نبوت شروع کی۔

(میکاہ کے ۴، اور ۵ باب) میں جو میکاہ کی نبوت ہے اس کے تین درجے ہیں۔ پہلے پہل تو اُس نے کسی ماقبل گمنام نبی کی پیش گوئی کو پیش کیا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ سب پہاڑوں سے بلند کیا جائے گا۔ اور میکاہ نے خود یہ نبوت کی کہ یروشلیم برباد ہوگا اور ہیکل کا پہاڑ ایک جنگل بن جائے گا (میکاہ ۳: ۲۱)۔

دوسرا درجہ عاموس کی پیش گوئی کے مشابہ ہے۔ داؤد کے بُرج کی قدیم حکومت جاتی رہی لیکن وہ پھر بحال ہوگی۔ صِیّون کی بیٹی ذلیل ہوگی۔ لیکن صِیّون کے سانڈھ ان قوموں کو پامال کریں گے اور صِیّون آخرکار سب پر فتح پائے گی۔ (میکاہ ۴: ۸۔ ۱۳)۔ یہاں تین تشبیہیں استعمال ہوئیں۔ گڈریوں کا برُج صِیّون کی بیٹی اور سانڈھ یا بیل۔

اور تیسرا اور اعلیٰ درجہ وہ ہے جہاں یہ ذکر ہے کہ بیت لحم سے ایک حاکم نکلے گا۔

فصل دوازدھم

بیت لحم سے حاکم

ایک حاکم بیت لحم میں پیدا ہوگا۔ اس کا نام صلح ہوگا۔ اس کے ذریعہ قدیم وعدے پورے ہوں گے۔ اور وہ زمین کی حدوں تک سربلند ہوگا(میکاہ۵: ا۔۴)۔

نبی نے دیکھا کہ صِیّون سخت مصیبت میں ہے۔ دشمنوں نے اُس کا محاصرہ کیا اور اُسے اسیر کرلیا۔اُس کے بادشاہ کی بے عزتی ہوئی۔ داؤد کا خاندان ویسا ہی پست ہوگیا۔ جیسے وہ پہلے بیت لحم میں محض ایک گڈریے کی حالت میں تھا۔ پھر نبی نے دیکھا کہ داؤد کا تباہ شدہ خاندان پھر بحال ہوگا جیسا کہ عاموس نے خبر دی تھی۔ قدیم وعدے پورے ہوں گے۔ داؤد سے جو عہد کیا گیا تھا وہ پورا ہوگا۔ داؤد کے خاندان سے ایک حاکم نکلے گا اور حاکم بنے گا۔اس کی حکومت دنیا کے کناروں تک وسیع ہوگی۔اُس کے زمانے میں اسرائیل دوسری قوموں کے لئے اس کی مانند ہوگا۔ وہ اپنی ابدی کہانت کو پہچانیں گے اور وہ گلے میں شیر کی طرح بنے گا۔ لیکن اُس کی آمد کا مقصد امن وصلح ہے اور یہ حاکم صلح کہلائے گا۔اس کے ساتھ مقابلہ کریں(متی ۲: ۶)کا۔

آٹھواں باب

یرمیاہ اور اُس کے ہمعصر

حزقیاہ کی اچھی سلطنت کے بعد منسی اور آمون کی خراب حکومت شروع ہوئی۔ ملک کی حالت بہت بگڑ گئی اگرچہ یوسیاہ نے اصلاح کی کوشش کی۔ لوگوں کو موسوی شریعت پر عمل کرنے کی ہدایت ہوئی۔ فراموش شدہ ہیکل میں سے استثنا کی کتاب کا ایک نسخہ مل گیا۔ خداوند کے گھر میں مزامیر گانے کا پھر انتظام ہوا۔ انبیاء اس کام میں بادشاہ کی مدد کرتے رہے (۲۔سلاطین ۲۲ باب، ۲۔تواریخ ۳۴ باب) اس اصلاح کے ذریعہ نیک لوگوں کا جتھا عوام سے علیحدہ ہوگیا کیونکہ عوام الناس نے اصلاح پر عمل نہ کیا۔

جب یہ نیک بادشاہ قدیم مجدو کے مقام پر ایک جنگ کے وقت مارا گیا تو حالت بہت نازک ہوگئی (۲۔سلاطین ۲۲: ۲۹۔۳۰؛ ۲۔تواریخ ۳۵: ۲۰۔۲۵) انبیاء کی کوشش ناکام رہی۔ یوسیاہ کے زمانہ کا بڑا نبی یرمیاہ تھا جس کی مدد دیگر انبیاء صفنیاہ، حبقوق وغیرہ کرتے رہے۔ ان انبیاء میں سے سب سے پہلا نبی صفنیاہ تھا جس نے یوسیاہ کی سلطنت کے شروع میں نبوت کی۔

صفنیاہ

اس نبی کے زمانہ میں صفنیاہ نبی کی نبوتیں بہت کم ملتی ہیں۔ اس نے پرانی نبوتوں کو بہت کچھ دہرایا۔ اور بعض اوقات تو لفظ بہ لفظ اُن کو نقل کیا۔ البتہ طرزِ عبادت خاص ہے (دیکھو ۲: ۱۔۲؛ ۳: ۱۱، ۱۸)۔ اس کی نبوت کی خصوصیت یہ ہے کہ سارے ملکوں اور قوموں پر اُس نے اپنی نظر ڈالی اور اُن کی روحانی حالت کی نظرثانی کی۔ یروشلیم کی تباہی کا اتفاقی ذکر کیا۔

فصل اوّل

خداوند کی بڑی عدالت

صفنیاہ نے یہ نبوت کی کہ خداوند کی عدالت کا بڑا اور خوفناک دن یہوداہ یروشلیم اور ساری قوموں پر آنے والا ہے لیکن جو راستباز منتشر ہوگئے ہیں وہ مخلصی پائیں گے۔ اسرائیل اپنے ملک میں آئے گا۔ یہوواہ نجات دہندہ اُن کے درمیان رہے گا اور خوشی منائے گا۔ ساری دنیا میں اسرائیل کی شہرت اور تعریف ہوگی اور افریقہ کے دور دراز علاقوں کے باشندے بھی اسرائیل کے ساتھ مل کر خداوند کی پرستش کریں گے۔

معلوم ہوتا ہے کہ صفنیاہ کے دل میں سکوتی حملہ آوروں کا خیال تھا۔ یہ اجنبی گروہ ایشیا کے باشندوں کے درمیان ہل چل پیدا کر دیتے تھے۔ نبی نے یہ سمجھا کہ دور و نزدیک کی قوموں کی بربادی کے لئے وہ سکوتی خدا کے ہاتھ میں ایک اوزار ہیں۔ (دیکھو صفنیاہ ۱۵: ۲، ۳، ۱: ۱۴۔۱۸، ۲: ۱۔۳)۔

پھر نبی نے یکے بعد دیگرے (ایک کے بعد ایک) فلسطین کے شہروں کی بربادی کا ذکر کیا۔ موآب اور آمون سدوم اور عمورہ کی طرح بگڑ گئے ۔کوشی لوگ تلوار سے مارے جائیں گے۔ اسور مغلوب ہوگا اور نینوہ اجاڑ ہو جائے گا۔

لیکن اس سزا میں مخلصی کا مقصد نمودار ہے۔ نہ صرف اسرائیل ہی کے لئے بلکہ ساری قوموں کے لئے بھی۔

(صفنیاہ۳:۸۔۲۰)۔

اس نبوت میں یہ امر قابلِ غور ہے کہ اس سزا کے بعد ساری قوموں کو مخلصی ملے گی۔اس میں (یسعیاہ۱۹: ۱۸سے ۲۵) کی توسیع پائی جاتی ہے ۔نبی کے خیال میں جو قومیں یہوواہ کی پرستش میں خاص حصہ لیتی ہیں وہ افریقہ کی قومیں ہیں یعنی کوش اور لبیان کے لوگ۔یسعیاہ نے ذکر کیا تھا کہ مصر کی سرزمین میں مذبح نصب کیا جائے گا۔یہاں اُسی کی طرف اشارہ ہے۔مسیح کے ایام میں عالمگیر یہوواہ کی عبادت کا ذکر عہد عتیق کے محاورے کے مطابق مذبح اور قربانیوں کے ذریعہ ہوا۔

نبی نے اسرائیل اور یہوواہ کے رشتہ کو بھی محبت کے ذریعہ ظاہر کیا جیسے ہوسیع نے کیا تھا یعنی نکاح کا رشتہ۔اسرائیل کو نئے نام دیئے گئے اور شادی کی ایک بڑی ضیافت کا نقشہ پیش کیا جس کا ذکر نئے عہد نامہ میں کئی دفعہ ہوا۔

فصل دوم

صِیّون میں قوموں کا متبنیٰ بننا

(زبور۸۷)میں ذکر ہے کہ صِیّون میں دیگر قومیں بھی صِیّون کے باشندوں میں شمار ہوں گی۔

اس مزمور کے ساتھ مقابلہ کرو(زبور۴۵،یسعیاہ۱۹: ۱۸۔۲۵)کا۔اس مزمور کی پیشین گوئی (صفنیاہ۳: ۹،۱۰)سے بھی زیادہ وسیع ہے۔ مصر کے ساتھ بابل کا ذکر آتا ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہم اسوریوں کے زمانے کو چھوڑ آئے اور بابل کے زمانہ میں پہنچ گئے ہیں۔

ایک عالم ڈیلچ(deletzsch)نے اس مزمور کا نام رکھا ہے "قوموں کی نئی پیدائش کا شہر"۔یہ قومیں جو ایک وقت باہم بہت سخت مخالف اور دشمن تھیں وہ اب برادرانہ رشتے میں پروئی گئیں اور اُن میں سے ہر ایک خدا کے خاندان کے بچوں میں شمار ہونے لگی۔

(زبور۴۵)میں اس رشتے کو نکاح کے رشتے سے تشبیہ دی گئی تھی۔یہاں یہ قومیں متبنیٰ (بیٹا بنایا ہوا،لے پالک) کہلاتی ہیں اور ان کا نام صِیّون کے باشندوں کے رجسٹر میں درج ہوتا ہے۔(یسعیاہ۱۹: ۱۸۔۲۵)میں بھی مصر اور اسور کا اتحاد اسرائیل سے ظاہر کیا گیا۔جو اسرائیل کو بیٹے کا لقب ملا تھا اب وہ دیگر قوموں کو بھی ملتا ہے۔

فصل سوم

تاکستان اسرائیل کی بحالی

اسرائیل کی تاک کو دریائے نیل اور فرات کے درندہ جانوروں نے پامال کیا تھا۔(زبور۸۰)میں بحالی کے لئے دُعا ہے خاص کر مسیح ابن آدم اور یہوواہ کے دائیں ہاتھ کے انسان کی مدد کے لئے۔

غالباً یہ(۸۰)مزمور یوسیاہ کے ایام میں لکھا ہوگا جب کہ یہوداہ کا خاص دشمن تھا۔

یہاں اسرائیل کو تاک سے تشبیہ دی گئی جس کا ذکر یعقوب کی برکتوں میں آیا تھا(پیدائش۴۹: ۱۱۔۱۲)وغیرہ۔

ابن آدم کا لقب زبور میں آیا تھا۔اور ''خدا کے دائیں ہاتھ کا انسان''(زبور۱۱۰)میں مذکور ہوا۔یہ دونوں لقب یہاں ملا دیئے گئے ہیں۔

حبقوق

یہ نبی (حبقوق) بابلی زمانہ سے تعلق رکھتا تھا۔اُس نے غالباً صفنیاہ سے کچھ پیچھے یہویکین کے زمانہ میں نبوت کی۔اس میں بلند خیالات اوراعلیٰ زبان پائی جاتی ہے۔یہ یروشلیم کی بربادی سے پیشتر زمانہ کا آخری نبی تھا۔اگرچہ اس کی کتاب میں بھی ماقبل انبیا کی پیش گوئیوں کے حوالے پائے جاتے ہیں تو بھی اس میں اُس کی ذاتی پیش گوئیاں بھی ملتی ہیں۔

حبقوق نے خداوند سے یہ شکایت کی کہ کسدیوں کے حملوں کی وجہ سے ملک میں جو مصیبت وارد ہوئی ہے اُس پر نظر کر اور حملہ آوروں کو سزا دے۔خداوند نےاس کی فریاد کا یہ جواب دیا کہ ظالموں اور بدکاروں کو سزادوں گااور راستبازوں کی مدد کروں گا(حبقُوق ۲: ۴)۔

اس سے یہ یقین ہو گیا کہ اسرائیل کے وفادار راستباز لوگ زندہ رہیں گے حالانکہ ظالم مغرور تباہ ہوگا۔اس حصے میں خود خداوند کی حضوری کا یقین دلایا گیا(حبقوق ۲: ۲۰) قوموں کی ان شکایات کے دوران میں حبقوق نے (یسعیاہ ۱۱ باب) کی پیش گوئی کا حوالہ دیا(حبقوق ۲: ۱۲۔ ۱۴)۔خاص کر اس کا مقابلہ کرو(یسعیاہ ۱۱: ۹) سے۔پھر نبی نے بیان کیا کہ خداوند سزا اور مخلصی دینے کو آئے گا۔

فصل چہارم

خداوند کی آمد

حبقوق نے بیان کیا کہ خداوند اپنی اُمت کی مخلصی اور دشمنوں کی بربادی کے لئے آئے گا(حبقوق ۳ باب)۔

یہ پیش گوئی اعلیٰ نظم میں بیان ہوئی۔اس میں پہلے تو نبی کی یہ دعا ہے کہ شریر دشمنوں کو سزا دینے کے دوران میں خدا اپنی رحمت کو یاد رکھے۔پھر موسیٰ کی برکت کی طرح اور دبیورہ اور داؤد کی غزل کی مانند (استثنا ۳۳۔ قضاۃ ۵ باب زبور ۱۸)۔خداوند کی آمد کا بیان ہوا۔خدا کے جلال کو دیکھ کر نبی پہلے پہل تو بہت خوفزدہ ہو گیا مگر آخر میں مخلصی کا تجربہ حاصل کرکے اُس نے خوشی کا اظہار کیا۔خداوند کی یہ آمد وہی آمد ہے جو مسیحی پیش گوئیوں میں بار بار پیش کی گئی۔یہاں جو بات نبی کے مدِ نظر ہے وہ اُمت کی مخلصی ہے۔

فصل پنجم

راستباز حاکم

(زبور ۵۰) میں خدا کو راستباز قاضی کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے وہ عدالت کے لئے آتا ہے۔راستبازوں اور شریروں دونوں کو یہ آگاہی دی گئی کہ وہ شکر گزاری کے ہدیے گزرانیں اور خُدا کا جلال ظاہر کریں تاکہ اُس کے غضب کی آگ اُس پر بادنہ کرے۔

اس مزمور کا طرز اور تعلیم حبقوق کے طرز اور تعلیم کے مشابہ ہے اور خداوند کی آمد کا ذکر بھی قریباً ویسا ہی ہے۔اس مزمور کا ٹھیک موقع تو معلوم نہیں۔البتہ اس کی عام تعلیم حبقوق کے زمانے کے مناسبِ حال ہے۔

یرمیاہ

یسعیاہ کے بعد دوسرا بڑا نبی یرمیاہ گزرا ہے۔ یہ والدہ کی بطن ہی میں اس ہولناک کام کے لئے مخصوص ہوا کہ اپنی اُمت کی جھوٹی اُمیدوں کو رد کرے اور اپنی اُمت کے ساتھ اُن کے دکھوں میں شریک ہو۔

یرمیاہ کو عموماً ہم غم کا نبی کہہ سکتے ہیں۔ جو کام اُس کے سپرد ہوا وہ غم وافسوس سے بھرا تھا۔ یہوواہ نے اُسے مضبوط شیر، آہنی ستون اور پیتل کی فصیلوں (دیواروں) کی مانند بنایا جو سارے ملک، بادشاہوں، سرداروں اور کاہنوں اور عوام الناس کے خلاف قائم رہے گا (یرمیاہ ۱: ۱۸۔۱۹)۔ گو اُنہوں نے یرمیاہ کو ستایا اور اُس پر ظلم کئے، لیکن وہ اس پر غالب نہ آئے کیونکہ خداوند اس کے ساتھ تھا۔ اس نے اپنی اُمت کی یہ ساری مصیبت دیکھتی اور اُن بقیہ کے ساتھ مصر کو بھاگ گیا۔ اُس نے اپنا تجربہ (یرمیاہ ۹: ۱۔۲) میں بیان کیا۔ اُس کی تصنیف میں اُس کی مایوسی اور عمر رسیدگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔

اس نبی کا تعلق یوسیاہ بادشاہ کے ساتھ تھا۔ بادشاہ کی اصلاحات میں یرمیاہ نے مدد کی۔ استثنا کی کتاب کا اس پر گہرا اثر ہوا۔

یرمیاہ کی نبوتوں کو ہم تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں جس کا پہلا باب بطور دیباچہ کے ہے۔ اُس میں نبی کی بلاہٹ کا ذکر اور آخری باب تاریخی بیان ہے۔

پہلا حصہ (۲ باب سے ۲۴ باب تک) یہوداہ کے متعلق تقریروں کا مجموعہ ہے۔

دوسرا حصہ (۲۵ باب سے ۴۵ باب تک) سزا اور تسلی کے متعلق پیشین گوئیوں کا مجموعہ ہے۔

تیسرا حصہ (۴۶ باب سے ۵۱ باب تک) قوموں کو پیغام ہے۔

پہلے حصہ میں مسیحی زمانہ کی پیش گوئیاں ہیں۔ ایک خدا کی آمد کے اور دوسری مسیح بادشاہ کے بارے میں ہے۔

فصل ششم

یروشلیم خداوند کا تخت

یہوواہ نجات دہندہ اپنی جلاوطن اُمت سے شادی کرتا ہے۔ وہ ایک کو شہر میں سے اور دو کو خاندان میں چن کر صیّون میں بحال کرتا ہے۔ وہ شمال کی زمین سے جمع ہو کر اپنے آباؤ اجداد کی میراث لینے کو آئیں گے۔ وہ اُن پر اپنی مرضی کے مطابق ایک گڈریئے کو مقرر کرے گا۔ سارا یروشلیم خداوند کا تخت کہلائے گا اور ساری قومیں وہاں جمع ہوں گی (یرمیاہ ۳: ۱۴۔۱۸)۔

یہ نبوت یوسیاہ کے دنوں کی ہے۔ اس میں وہی خیال ہے جو (ہوسیع ۲ باب) میں پایا جاتا ہے کہ یہوواہ اور اسرائیل کا نکاح ہو گا۔ گو لوگ پراگندہ ہو گئے لیکن خداوند کسی کو فراموش نہیں کرے گا۔ عاموس نبی کی نبوت کی طرح یہاں بھی یہ ذکر ہے کہ ایک دانہ بھی ضائع نہ ہو گا (عاموس ۹: ۹)۔

اسرائیل کے انتظام میں عہد کا صندوق سب سے مقدس تھا جس میں عہد نامہ کی تختیاں محفوظ تھیں۔ اس صندوق کے اوپر کروبیوں کی مورتیں تھیں اور وہ خداوند کا تخت تھا۔ جہاں سے خدا اُمت پر ظاہر ہوتا تھا۔ لیکن نئے عہد مانہ میں یرمیاہ کی پیش گوئی کے مطابق جلاوطنی سے بحالی کے بعد عہد کا صندوق موجود نہ رہا۔ اس عہد کے صندوق کا جاہ وجلال فراموش ہو جائے گا۔ کوئی دوسرا صندوق اس کے عوض بنایا نہ جائے گا کیونکہ اُس سے ایک اعلیٰ اور بہتر شے عطا ہو گی۔ سارا نیا یروشلیم شہر ان کا قائم مقام ہو گا۔ سارا شہر خدا کا تخت ہو گا۔ سارا شہر ہیکل کے پاکترین حصہ کی طرح پاکترین ہو گا

اور سارے باشندوں کو کاہنی حقوق حاصل ہوں گے۔البتہ یرمیاہ کے دل میں بادل اور آگ کے ستون کا خیال تھااور اس میں یسعیاہ کی پیش گوئی (یسعیاہ ۴: ۵۔۶) سے کچھ ترقی پائی جاتی ہے۔

فصل ہفتم

راستباز شاخ

یرمیاہ نے مسیح کوراستباز شاخ کہا۔ یہ نام یہوواہ صدقنو (یہوواہ ہماری راستبازی) اس کواور نئے یروشلیم کو دیا گیاہے۔ مصر سے خروج کرنالوگ فراموش کردیں گے کیونکہ ایک بڑا خروج اعلیٰ پیمانے پر ہوگا جس میں وہ سب لوگ جو سارے ملکوں میں منتشر ہوگئے تھے نکل کر پھر مقدس سرزمین میں آئیں گے۔داؤد کے خاندان کی بادشاہی اور لاوی کی کہانت ابدی ہوگی۔

مسورٹیک نسخہ میں دو مقامات دئے گئے ہیں۔ پہلا مقام توپہلے مجموعہ (۳۳: ۵سے ۷) اور دوسرا مقام دوسرے مجموعہ سے (۳۳: ۱۴سے ۲۲)۔ یہ دونو مقام ایک دوسرے سے بہت مشابہ ہیں۔البتہ اتنافرق پایاجاتاہے کہ دوسرامقام پہلے مقام کی توسیع ہے۔دوسرامقام ستروں کے ترجمے میں نہیں پایاجاتاکیونکہ جس نسخے سے ستروں کا ترجمہ کیا گیااُس میں وہ مقام نہ تھا۔ پھر بھی کچھ شک کی گنجائش نہیں کہ یہ مقام اصلی ہے۔ان دونوں مقاموں کو بالمقابل رکھ کرپڑھو۔

ان مقامات میں یرمیاہ نے یسعیاہ نبی کی پیش گوئی (یسعیاہ ۷: ۱۴؛ ۱۱: ۲) کولے کراُسے نئے خیالات کالباس پہنایا۔ یہ نام "یہوواہ ہماری راستبازی" یسعیاہ کے اُس مقام کو یاد لاتاہے جہاں لکھاہے کہ "ایل ہمارے ساتھ" (عمانوایل) مسیح بادشاہ کو یہ نام دیا گیااور یہ اس امر کا ضامن تھا کہ اسرائیل کی راستبازی یہوواہ میں پائی جائیں گی۔اسی طرح دوسرے مقام میں یہی نام نئے یروشلیم کو دیا گیا کیونکہ وہ یہوواہ کا تخت تھا۔ قوموں میں سے منتشر بنی اسرائیل کاخروج ایساشاندار ہوگا کہ مصر کاخروج اُس کے سامنے ماندپڑجائے گا۔

دوسرے مقام میں اس پیش گوئی کو توسیع دی گئی اور چند قدیم عہدوں کواس میں شامل کیا۔ مثلاً نوح کے ساتھ عہد کو جو موسموں کے قائم رہنے کانشان تھا۔ ابراہیم کے ساتھ عہد کوجواُس کی نسل کی کثرت کا تھا۔ فنحاس کے ساتھ عہد کہانت کی مداومت (قیام) کوداؤد کے ساتھ عہد کوجواُس کی نسل کی ابدی بادشاہی کانشان تھا۔ یہ سارے عہد یقینی تھے ان کے ٹوٹنے کاامکان نہ تھا۔

فصل ہشتم

بحالی اور نیا عہد نامہ

راخل کوجواپنے بچوں کی لئے روتی ہے یہ تسلی دی جاتی ہے کہ وہ دشمن کے ملک سے واپس آئیں گے۔ یہوواہ ابدی محبت کے ساتھ انہیں پیار کرتاہے۔ جب ان کے گناہوں کی سزامل چکیگی اور وہ توبہ کریں گے توخداوند اُن کو بحال کرے گا۔ ہر قسم ودرجہ کے لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ واپس آئے گی اور خداوندا اپنے خداکی اور داؤد اپنے بادشاہ کی اطاعت کریگی۔ خداوند انہیں اُن کے ہی ملک میں لگائیگااور وہ عجب طور سے پھل دار ہوگی اور لوگوں

کوایسی خوشی ہوگی جیسی عہد کے وقت ہوتی ہے۔ایک نیاعہد باندھاجائے گااورالٰہی تعلیم اُن کے دلوں پر لکھی جائے گی تاکہ وہ خداوند کو جانیں۔یروشلیم از سرنو تعمیر ہوگااور وہ اپنے سارے قرب وجوار کے ساتھ خداوند کے لئے مقدس ہوگا۔

یرمیاہ نے اپنی نبوت کے زمانہ کے آخر کے قریب ایک چھوٹی کتاب تسلی کے لئے لکھی جس میں مسیحی زمانہ کا خاص تصور پایاجاتاہے۔اس چھوٹی کتاب کا مضمون وہی ہے جو ہوسیع کی کتاب کے پہلے تین ابواب میں پایاجاتاہے۔یہ نبوت اس بڑی نبوت کی جو تسلی کی کتاب کہلاتی ہے بنیاد ہے۔(یسعیاہ ۴۰ باب ۶۶ باب)۔یہ نبوت نظم میں ہے۔

یرمیاہ ۳۰ باب اور ۳۱ باب۔

اس پیشینگوئی کا اعلیٰ معراج آخری حصے میں ملتاہے کہ خدا کا عہد ٹوٹ نہیں سکتااور اسرائیل کی نسل کلیہ طورپر رد نہ کی جائے گی۔راستبازوں اور شریروں کو الگ الگ کردیاجائے گا یروشلیم گو تباہ ہوا لیکن وہ از سرنو تعمیر ہوگااور پہلے سے زیادہ شاندار ہوگا۔عرب کی پہاڑی جہاں کوڑھی رہتے تھے اور ہنوم کی وادی جہاں گندگی اور لاشیں پھینکی جاتی تھیں پاک ہوں گے اور اُس سارے علاقے کا نام پاکترین مقام ہوگا۔جو کتبہ سردار کاہن کے تابع تاج پر ہوتا تھا وہ سارے یروشلیم پر لکھاجائے گا۔تیسرے باب کے مضمون کی طرح وہ سارا شہر عہد کے صندوق کا قائم مقام ہوگا۔۳۳ باب کی بھی یہی مضمون ہے کہ اس کا نام "یہوواہ صد قنو"(خداوند ہماری راستبازی) ہوگا۔

یرمیاہ نے جو مسیحی زمانے کا تصور پیش کیا۔وہ پہلے تصورات سے کہیں زیادہ اعلیٰ ہے۔مسیح بادشاہ کا تصور ماند پڑ جاتاہے کیونکہ یہ بادشاہ خود یہوواہ ہے جس نے اپنی اُمت کو مخلصی عنایت کی۔اس نبوت میں خروج کا قصہ اور کوہِ سینا کا عہد نامہ اس اعلیٰ تصور کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا گیا۔یہوواہ خود آئے گا اور اپنی اُمت کو عجب طرح سے مخلصی دے گا اور اُن کے ساتھ ایک نیا عہد باندھے گا۔اس نبوت کی طرف (متی ۲: ۱۷۔۱۸) میں اشارہ پایا جاتاہے۔

فصل نہم

داؤد کے ساتھ غیر تبدیل عہد

خداوند نے جو عہد داؤد کے ساتھ باندھا خداوند وفادار ہے۔اگرچہ داؤد کا خاندان زوال پکڑ گیا کیونکہ خداوند کی رحمتیں ابدی ہیں۔وہ آکر صِیّون میں ابد تک رہے گااور وہاں کے باشندوں کے لئے سامان بکثرت مہیا کرے گااور داؤد کے لئے شان وشوکت پیدا کرے گا۔

(زبور ۸۹، ۱۳۳)میں عہد کے اٹل ہونے کا خیال (یرمیاہ ۳۳ باب) کی طرح ہے۔مسیح بادشاہ کا تصور کچھ دھندلا سا ہے کیونکہ یہوواہ خود اُن کی اُمید ہے۔

(زبور ۸۹) میں اُس عہد کی تشریح ہے جو داؤد کے ساتھ باندھا گیا تھا اور اس میں داؤد کے خاندان کے گناہوں کے باعث قائم کیا گیا۔

(زبور ۱۳۲؛زبور ۸۹) کی طرح ہے۔اس میں بھی اس پیشینگوئی کا حوالہ ہے جو ناتن نبی نے کی تھی۔

اس مزمور میں نہ صرف داؤد کے ساتھ عہد کا ذکر ہے بلکہ اُن پیش گوئیوں کی طرف بھی اشارہ ہے جو یسعیاہ اور یرمیاہ نبیوں نے شاخ اور کونپل کے بارے میں کی تھیں۔

صِیّون مخلصی کامرکز ہوگا کیونکہ وہ خداوند کاابدی تخت ہے۔زبور ۷۲ کی طرح یہ مسیح کی سلطنت کانتیجہ ہے۔کاہن نجات کے درمیانی نہ ہوں گے بلکہ وہ خود بھی نجات کے لباس سے ملبس ہوں گے۔اوریوں ابدی کہانت کی خدمت کو سرانجام دیں گے جیساکہ (یرمیاہ ۳۳باب)میں مذکور ہے لیکن داؤدثانی کو خاص شفقت عنایت ہوگی۔

اس مزمور کے ساتھ مقابلہ کریں زکریاہ کے گیت کا(لوقا۱:۶۸۔۷۰)۔

نواں باب

حزقی ایل

جلاوطنی کے نبیوں میں حزقی ایل پہلا نبی تھا۔اس زمانہ میں مسیحی نبوت کا نیازمانہ شروع ہوا۔وہ شاہ یہویکین کے ساتھ یروشلیم کی بربادی سے گیارہ سال پہلے اسیری میں گیا۔وہ دریائے کبار کے کنارے رہتا تھا۔وہ جلاوطنی کے پانچویں سال نبوت کے لئے بلایا گیااور کم ازکم بائیس(۲۲)سال تک نبوت کرتارہا۔وہ کاہنی خاندان سے تھا۔اس نبی نے نشانوں اور تمثیلوں کو بہت استعمال کیا۔

اس نبی کی نبوت کے زمانے کو ہم دوحصوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔یروشلیم کی بربادی سے جو صدقیاہ کے گیارھویں(۱۱)سال میں ہوئی۔اس بربادی سے پیشتر اس کا یہ کام تھا کہ وہ ان لوگوں کو خدا کی سزاؤں سے ڈرائے۔لیکن اُس بربادی کے بعد اس کا پیغام تسلی کا تھااور اُس نے خدا کے وعدوں کو پیش کیا کہ وہ اُن کو بحال کرے گا۔

دیباچہ(۱سے ۳:۲۱تک)میں اُس کی بلاہٹ کے طریقہ کا ذکر ہے۔

پہلا حصہ(۳:۲۲سے ۲۴باب کے آخرتک)یروشلیم اور یہوداہ کے خلاف سزا کی نبوتیں ہیں۔

دوسرا حصہ(۲۵باب سے ۳۲باب کے آخرتک)سات پیشینگوئیاں غیر اقوام کے خلاف ہیں جیسا کہ یسعیاہ اور یرمیاہ کی کتابوں میں مندرج ہیں۔

تیسرا حصہ(۳۳سے ۴۸باب تک)اسرائیل کی بحالی کی پیشین گوئیاں اور دنیا کی قوموں کی تباہی کی خبریں۔نئی ہیکل اور خدا کی بادشاہی کی پیش گوئی سے پہلے حصے میں تین مقامات میں مسیح کے زمانہ کی پیش گوئیاں ہیں۔

فصل اوّل

خداوند مقدس

جلاوطنی کے ایام میں خداوند خود اپنی اُمت کے لئے مقدس ہوگا۔وہ پھر اُنہیں اُن کی سرزمین میں بحال کرے گا۔وہ اُس کی ساری نفرتی اشیا کو دور کرے گااور اُنہیں گوشت کا دل اور نئی روح عطا کرے گا۔تب وہ اُس کی راہوں میں چلیں گے(حزقی ایل ۱۱: ۱۶۔ ۲۰)۔

اس مقام میں یہوواہ خود مقدس کہلایا۔اس پیش گوئیاں کے ساتھ(یسعیاہ ۴باب)کا مقابلہ کرو کہ خدا تنبیہ دے کر اپنی اُمت کو پاک کرے گا۔اس میں(یرمیاہ ۳۰، ۳۱باب)کی مزید تشریح ہے۔الٰہی تعلیم پتھروں کی لوحوں کی بجائے خود دل پر جو صاف ہوگیا لکھی جاتی ہے۔کسی مقامی ہیکل کی ضرورت نہ ہوگی بلکہ ہر جگہ خدا خود اُن کا مقدس ہوگا۔خدا بلا ہیکل کے بہتر ہے بہ نسبت ہیکل بلا خدا کے۔زربابل کے دنوں میں بحالی ہوئی اُس میں خدا کی ایسی آمد کا پتہ نہیں چلتا اس لئے اس کی تکمیل سیدنا مسیح میں ہوتی ہے۔

فصل دوم

دیودار کی عجیب شاخ

خدا کی سلطنت دیودار کے درخت کی شاخ کی طرح ہے جوایک بلند درخت ہے۔کاٹ کر اسرائیل کے پہاڑ پر لگائی گئی اور وہ بڑھتے بڑھتے بہت عظیم الشان اور بلند ہوگئی۔

(حزقی ایل ۱۷: ۲۲۔ ۲۴)۔

(زبور ۸۰؛ میکاہ ۴ باب) کی طرح یہاں بھی یہ خوبصورت تشبیہ یامثال پیش کی گئی۔اس تشبیہ میں یہ دکھایا گیا کہ خدا کی سلطنت ایک نرم شاخ سے بڑھتے بڑھتے ایک عالیشان درخت بن گیا۔شاخ سے مراد اسرائیل کا وفادار بحال شدہ بقیہ ہے۔اس بقیہ کو مسیحی زمانے کی ساری برکتیں حاصل ہوں گی۔اگرچہ قوم تباہ ہوگئی تو بھی کچھ مضائقہ نہیں۔یہ بقیہ خواہ کتنا ہی تھوڑا ہو سارے وعدوں کا وارث ہوگا۔مقابلہ کرو (متی ۱۳: ۳۱) سے۔

فصل سوم

مستحق بادشاہ

کاہن کا سربند اور بادشاہ کا تاج جاتا رہے گا۔اور سلطنت کھنڈروں کا ڈھیر رہے گی جب تک کہ وہ نہ آئے جس کو یہوواہ نے مقرر کیا ہے۔

(حزقی ایل ۲۱: ۲۵۔ ۲۷)۔

کاہن کے سربند اور بادشاہ کے تاج جاتے رہنے سے عہدے سے اُن کی معزولی مراد ہے۔کچھ عرصہ کے لئے کہانت اور سلطنت جاتی رہے گی۔موجودہ سلطنت مسیح کی سلطنت نہیں۔آج کل جو لوگ بحیثیت عہدہ کاہن اور بادشاہ ہیں وہ اس مسیحی تصور تک نہیں پہنچتے۔یہ دونوں برباد رہیں گے جب تک کہ یہوواہ کا مقرر کیا ہوا مسیح نہ آئے۔ بعض نے یہ سمجھا کہ یہاں (پیدائش ۴۹) کے شیلو کی طرف اشارہ ہے۔زربابل کی امارت (دولت مندی۔سرداری) اوریشوع کے ایام میں یہ پیش گوئی تکمیل کو نہ پہنچی۔یہ تو فنحاس کی کہانت اور داؤد کی بادشاہی کا گویا عکس تھیں کیونکہ ان کاہنوں کے اوریم وتمیم نہ تھے اور ان سرداروں کے ہاتھ میں حقیقی اختیار تھا۔منجانب اللہ مقرر شدہ شخص صرف سیدنا مسیح ہے۔

حزقی ایل کی کتاب کے دوسرے حصہ میں کوئی پیش گوئی مسیحی زمانہ کے متعلق نہیں البتہ تیسرا حصہ قریباً سارا ایسی پیش گوئی سے بھرا پڑا ہے۔

فصل چہارم

وفادار گڈریا

خداوند اسرائیل کا وفادار گڈریا اپنی منتشر بھیڑوں کو بحال کرے گا اور اُن کو پھر اُن کے ملک میں پہنچائے گا اور اُن پر داؤد ثانی کو گڈریا مقرر کرے گا اور اُن کے ساتھ امن و برکت کا نیا عہد باندھے گا۔

(حزقی ایل ۳۴: ۱۱۔ ۳۱)۔

یہوواہ اسرائیل کا گڈریا ہے اور جلاوطن اسرائیل اس کا گلہ ہے۔ وہ اُن کو جمع کر کے اُن کے قدیم بھیڑ خانے میں لائے گا۔ نبی کے دل میں (زبور ۸۰؛ زکریاہ ۱۱ باب) کا تصور تھا۔ یہاں سے اچھے گڈریے نے اپنی بھیڑوں کو پھر حاصل کیا اور اُن کے ساتھ نیا عہد باندھا۔ اس عہد کا نام امن کا عہد نامہ ہے کیونکہ اُس کے دوران میں جنگ وجدل نہ ہوگا بلکہ حیوانوں اور انسانوں میں بھی صلح ہوگی۔ فطرت کے ساتھ یہ عہد ویسا ہی ہے جس کا ذکر ہوسیع اور یرمیاہ کی کتابوں میں آیا تھا۔ اس گڈریے کو یہوواہ خود مقرر کرے گا۔

فصل پنجم

بڑی طہارت

اسرائیل اپنے ملک میں بحال ہوگا۔ ان پر صرف پانی چھڑکا جائے گا اور وہ پاک وصاف ہوں گے۔ وہ سنگین دل کی بجائے نیا دل اور نئی روح حاصل کریں گے۔ وہ ملک میں بڑے خوش وخرم رہیں گے۔ وہ سرزمین باغِ عدن کی طرح ہوگی۔

(حزقی ایل ۳۶: ۲۵۔ ۳۵)

حزقی ایل نے ظاہر کیا کہ اس بحالی کے ساتھ بڑی طہارت یا پاکیزگی ہوگی۔ پہلی فصل میں یہ پاکیزگی بذریعہ سیاست وسزا دکھائی گئی تھی مگر یہاں صرف پانی کے ذریعہ یہ پاکیزگی حاصل ہوگی۔ اور یہ غسل اور طہارت کاہنوں یا شرعی رسوم کے ذریعہ عمل میں نہ آئے گی بلکہ خود یہوواہ کے ذریعہ۔ یہ قومی بپتسمہ ہوگا جس کے ذریعہ ساری قوم اندر اور باہر سے صاف ہو جائے گی۔ بُتوں کی آلودگی اور ہر طرح کی بدی کی آلائش (گندگی، آلودگی) جاتی رہے گی۔ سب کو نیا دل ملے گا۔ سنگین دل نکال دیا جائے گا اور نئی روح خود خدا کی طرف سے عطا ہوگی۔ یہ پاک شدہ قوم اُس پاک شدہ ملک میں بسے گی۔ فردوس بحال ہوگا اور کل زمین باغِ عدن کی طرح ہوگی۔ نبی کے دل میں آدم کی آزمائش اور اُس کے گرنے اور نوعِ انسان کے آغاز کا خیال تھا (پیدائش ۲: ۷)۔

فصل ششم

بڑی قیامت

اگرچہ قوم مردہ اور خشک ہڈیوں کے ڈھیر کی طرح ہے مگر خداوند کا روح اُنہیں زندہ کرے گا۔اور اُن کے بہادری کی روح پھونکی جائے گی اور وہ ایک بڑی فوج بن جائے گی۔

(حزقی ایل ۳۷: ۷۔۱۴)۔

یہاں وہی خیال ہے جب خدا نے آدم کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا اور وہ جیتی جان ہو گیا۔اسی طرح قومی قیامت ہو گی جس کا ذکر ہوسیع کی کتاب میں ہوا۔ یہاں اس مسیحی مسئلہ کا ذکر نہیں کہ سب لوگ مردوں میں سے جی اٹھیں گے ۔ یہاں قومی موت اور قومی قیامت کا تصور ہے قوم اسرائیل مردہ تھی۔وہ میدانِ جنگ میں ماری گئی۔وہ میدان مقتولوں کی ہڈیوں سے اٹا پڑا تھا۔لیکن خدا کا وعدہ پورا ہو گا۔یہ سوکھی ہڈیاں خدا کے روح سے زندہ ہو کر ایک بڑی فوج ہو جائے گی۔یہ قومی قیامت نوعِ انسان کی قیامت کی ایک مثال تھی۔

فصل ہفتم

بڑا اتحاد

داؤد ثانی کے وقت اسرائیل اور یہوداہ میں اتحاد ہو گا۔ان کے ساتھ امن کا ایک نیا اور دائمی عہد کیا جائے گا اور خداوند کا مقدس کے درمیان ہمیشہ تک رہے گا۔

(حزقی ایل ۳۷: ۲۱۔۲۸)۔

اس میں ماقبل چند پیش گوئیوں کو ایک نئی صورت میں پیش کیا ہے۔یہ اتحاد اسرائیل اور یہوداہ کے درمیان ہو گا۔اسرائیل کی شمالی سلطنت پہلے اسیری میں گئی تھی۔اس کے بعد یہوداہ کے لوگ اسیر ہو کر گئے اب وہ دونوں حصے داؤد ثانی کے زمانہ میں متحد ہو جائیں گے جیسا کہ ہوسیع نبی نے ظاہر کیا تھا۔اس اتحاد کے وقت ایک نیا عہد اُن کے ساتھ باندھا جائے گا جو ابد تک قائم رہے گا۔(حزقی ایل ۳۴ باب) میں بھی اس قسم کا ذکر تھا کہ خدا کا مسکن ان کے ساتھ ابد تک رہے گا۔

فصل ہشتم

جوج کو سزا

جوج دنیا کے کناروں سے قوموں کو جمع کر کے ایک بڑی لڑائی کرے گا۔خداوند آکر ان سب کو برباد کرے گا۔اور گندھک کا مینہ برسائے گا لیکن اپنی اُمت پر اپنا روح انڈیل دے گا اور اُن کو ان کی سرزمین میں بحال کرے گا۔

(حزقی ایل ۳۸، ۳۹ باب)۔

اس پیشینگوئی میں نبی دیکھتاہے کہ بنی اسرائیل مقدس زمین میں پھر آباد ہوتے ہیں۔ وہاں وہ امن چین سے رہیں گے۔ لیکن آخری دنوں میں ان کی بختاوری (خوش قسمتی) دیکھ دوسری قوموں کو لالچ آئے گا کہ اُس ملک پر حملہ کریں۔ وہ لوگ جو قدیم ایام میں بڑے غارت گر گزرے ہیں اور وسط ایشیا کے تاتاری سوار جن کی طرف اشارہ صفنیاہ کی پیش گوئی میں پایاجاتاہے وہ نبی کی باطنی آنکھ کے سامنے آخری ایام کے دشمنوں کانشان تھے۔ ان وحشی قبیلوں کے سرداروں کا سردار جوج ہوگا جو آندھی وطوفان کی طرح مقدس زمین پر لوٹ پڑے گا۔ ان کے ساتھ دنیا کی دوسری قومیں بھی ہوں گی۔ مثلاً فارس، مصر (کوش) لیبیا، گومر، توگرماہ، منتک اور توبال اس حملہ میں شامل ہوں گے۔ یورپ، ایشیا اور افریقہ کے دور دراز ملکوں سے بھی حملہ آور آئیں گے اور اس معصوم قوم کو ستائیں گے اور اس کے امن وامان کو تلف کردیں گے۔ ایسے جنگ کا ذکر یوایل کی نبوت میں بھی آیاہے لیکن وہاں اس جنگ کا دائرہ تنگ تھا۔ وہاں وہ میدانِ جنگ یہوسفط کی وادی تھی یہاں اس جنگ کا میدان اسرائیل کا پہاڑ ہے۔ یہ حملہ آور بادلوں کی طرح ساری سرزمین پر چھاجاتے ہیں۔ لیکن یہوواہ اپنی اُمت کا محافظ ہے جوج اور اُس کا لشکر تباہ ہوجائیں گے۔

خداوند کی آمد کے وقت ایک بڑا بھونچال آئے گا جس سے بڑے بڑے ٹیلے اور پہاڑ گرپڑیں گے۔ پھر آندھی کا طوفان برپا ہوگا اور آسمان سے آگ، گندھک اور اولوں کی بارش ہوگی۔ اس کے ذریعہ فوجوں میں ایسی کھلبلی مچ جائے گی کہ وہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔ پھر رہے سہے لوگ مری سے تباہ ہوں گے اُن کی ہڈیاں اس کثرت سے ہوں گی کہ اسرائیل کا خاندان سات مہینوں تک ان کے دفن کرنے میں مصروف رہے گا اور لاشوں سے ایک بڑی وادی بھر جائے گی۔ اُن کے اوزار اس کثرت سے ہوں گے کہ زمیندار سات سالوں تک اُن کو ایندھن کی جگہ جلاتے رہیں گے۔ یہ شکست قطعی وآخری ہوگی۔ اس کے بعد نبی نے بحال شدہ اسرائیل کے محفوظ ہونے کا ذکر کیا۔ خدا کا روح اُن پر نازل ہوگا۔ اور وہ یہوواہ کو اپنا مخلصی دینے والا تسلیم کریں گے۔

اس پیشین گوئی میں ماضی تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ نہیں یہ ایک طرح کا مکاشفہ ہے۔ اور اُس جنگ کی طرف اشارہ کرتاہے جو بحالی کے بعد ہوگا۔ اس جنگ کا ذکر پھر نئے عہد نامہ کی کتاب مکاشفہ میں ہوا جہاں عالمگیر لڑائی کا ذکر ہے (مکاشفہ ۲۰: ۷۔ ۱۰)۔

فصل نہم

بحالی کی مقدس زمین

حزقی ایل نے اس سرزمین کا مفصل بیان کیا اور بتایا کہ کس طرح وہ مختلف فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی۔ کاہنوں، لاویوں اور بادشاہ کو کونسا حصہ ملے گا مقدس شہر کا نام یہوواہ شمہ (خداوند وہاں) ہوگا ہیکل اور اُس کی شاندار ساخت اور قدوسیت کا ذکر، کہانت، صدوق کی وفادار اور مقدس نسل تک محدود ہوگی۔ اور اس کی رسمیات سابق رسمیات سے کچھ متفرق ہیں۔ ہیکل سے زندگی کے پانی کی ایک ندی بہ نکلے گی جو گہری اور تیزی ہوتی جائے گی۔ اس کے پانی سے نہ صرف بنجر زمین ہی زرخیز بن جائے گی بلکہ وہ مردہ سمندر اور اُس کے کناروں کو بھی سوائے چند شور قطعوں کے زرخیز بنادے گی۔ اس ندی کے کناروں پر زندگی کے درخت لگے ہوں گے جن کے پتے شفا بخش ہوں گے۔ ان پر ہر مہینے پھل لگیں گے عدن کا باغ اور نیا یروشلیم ملادئے گئے ہیں۔

حزقی ایل نے اپنی کتاب کے آخر میں ایسا بڑا نشان استعمال کیا ہے جو پہلے کسی نبی نے استعمال نہ کیا تھا۔اس نے فردوس کے قصے ۔ بحال شدہ مقدس زمین، سلیمان کی ہیکل اور بابل کی سلطنت اور بڑے شہروں کی عمارتوں یعنی جو اس کی قوم کی نظر میں نیز تاریخ میں سب سے عالیشان منظر تھے اکٹھا کر دیا تاکہ بحالی کی مقدس سرزمین کی شان وشوکت کو کسی طرح ظاہر کر سکے۔

زمانہ حال کے بعض علماء(حزقی ایل ۴۰تا۴۹ابواب) کو مسیحی زمانہ سے متعلق نہیں سمجھتے۔اور بعض صرف (حزقی ایل ۴۷: ۱۔ ۱۲) کو مسیحی زمانہ سے متعلق سمجھتے ہیں۔

جس ہیکل کا ذکر حزقی ایل کی کتاب میں ہے وہ ایک نہایت بلند پہاڑ پر واقع ہے جیسا کہ میکاہ اور یسعیاہ نے بیان کیا یہ شہر کی طرح ایک شاندار عمارت ہے۔اس کے چاروں طرف فصیل (دیوار) ہے۔اس کی پیمایش وغیرہ کا بیان (حزقی ایل ۴۵ باب) میں ہوا۔ یہ مقدس سرزمین بحیرہ شام کے ساحل پر حامات سے لے کر مصر کے دریا تک اور یردن کے مغرب کی طرف ہے۔

اس نئ ہیکل کے تقدس پر بہت زور دیا گیا۔

دسواں باب

جلاوطنی میں نبیانہ آوازیں

جب شاہ بابل نبوکدنضر نے یروشلیم کو برباد کیااور اُس کے باشندوں کو اسیر کرکے لے گیاتوایسا معلوم ہوا کہ گویایہودی قوم مرگئی اور اُن کا مذہب فنا ہوگیا۔اس وقت خدانے ایک بڑانبی برپا کیا۔اسی نبی کا نام (اگر یہ یسعیاہ نہ ہوتو) بتایا نہیں گیا۔اس کی نبوتیں جلاوطنوں میں مشہور کی گئیں اور نظم کی صورت میں جمع ہوئیں یعنی(یسعیاہ ۴۰۔۶۶ باب تک۔شاید ۱۳، ۱۴، ۳۴، ۳۵باب) بھی اسی مصنف کے ہیں۔

جب یہوداہ اسیر ہوکر جلاوطنی میں گئے۔تم موآب اورادوم وغیرہ قوموں کے ظلم کے باعث ان کی مصیبت میں بڑااضافہ ہوگیا۔یہ لوگ بابل سے مل کریہودیوں کوستاتے رہے۔اس لئے یہ طبعی نتیجہ تھاکہ بحالی سے ان قوموں کی سزاکا تصور ملحق ہو۔جلاوطنی کے اوائل ایام میں ایسی چند پیش گوئیاں اُن نبیوں نے کی جن کی آنکھوں کے سامنے شہر یروشلیم برباد ہوا۔ان میں (یسعیاہ ۲۴تا۲۷ ابواب) کا مکاشفہ خاص اہمیت رکھتاہے۔پُرانے عہدنامے میں یہ سب سے نفیس اوراعلیٰ نظم ہے۔

فصل اوّل

بڑے دارالخلافے کی بربادی

بابل کی تباہی اور موت وغم کانیست ونابود ہونا۔

اس مکاشفہ میں قوموں کی سزاکانقشہ دیا گیاہے جن میں موآب اور دنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں مثلاً بابل کے لویاتان اور مصر کے اژدہا کاخاص طور سے ذکر ہوا۔

زمین ایسی لڑکھڑاتی ہے جیسے نشہ میں چور انسان۔یہ تباہ اوراجاڑ ہوگئی۔اس کے باشندے منتشر ہوگئے۔دنیا کے بادشاہوں اور آسمان کی بد طاقتوں کو قید خانے میں بند کرکے سزادی گئی۔شریر ظالم ہمیشہ کے لئے برباد ہوئے لیکن اسرائیل کی لاش خداوند سے تعلق رکھتی ہے۔زندگی کانور اُن کے مردہ بدنوں کو زندگی بخشے گا اوراُن کی روحیں پاتال (شیول) سے باہر نکلیں گی۔موت اور غم ہمیشہ کے لئے نیست ہوگا جہاں جہاں لوگ جلاوطن ہوکر گئے تھے وہاں سے وہ ایک ایک کرکے جمع ہوں گے اور کوہ صیّون میں واپس آئیں گے۔وہاں وہ ساری قوموں کے ساتھ مل کر اس ضیافت میں شریک ہوں گے جو خداوند نے اُن کے لئے تیار کی ہے۔

(۲۴ سے ۲۷)تک۔

اس کے بعد کسی بڑے نبی نے پیش گوئی کی کہ مادی لوگ فارس کو برباد کریں گے اور دنیا کو سزا ملے گی۔(یسعیاہ ۱۳تا۱۴: ۲۳)۔یہ اس سزا کا پیش خیمہ ہے جو خورس بادشاہ کے ذریعہ بابل کو ملی (یسعیاہ ۴۰تا۴۸)۔اسی قسم کی پیش گوئیاں دوسرے پہلے نبیوں نے بھی کی تھیں۔مثلاً یوایل، صفنیاہ اور حزقی ایل نبیوں نے (یوایل ۴: ۹؛ یرمیاہ ۲۲: ۷؛ ۵۱: ۲۷۔۲۸؛ صفنیاہ ۱: ۷)۔

پھر ایک اور مکاشفہ کسی دوسرے نبی کا(یسعیاہ ۳۴۔۳۵ باب) میں پایا جاتاہے۔یہ ماقبل مکاشفہ سے طرز تحریر میں مختلف ہے۔یہ اُس مکاشفہ سے مشابہ ہے جو(یسعیاہ ۴۰۔۶۶)تک میں مندرج ہے۔ماقبل مکاشفہ میں بڑادشمن بابل تھا جس کے ساتھ مصراور خاص کر موآب شامل تھے۔اس مکاشفہ میں ادوم کا ذکر ہے اوراس کو خاص سزا ملتی ہے۔

فصل دوم

خُداوند کالہو میں غسل کرنا

اس مکاشفہ میں زمین کی عدالت کی تصویر ہے۔عدالت ایک بڑامقاتلہ (قتل،خوں ریزی) ہے۔ادوم میں خُداوند گویا خون میں غسل کرتا ہے۔آسمان وزمین مقتولوں کی لاشوں اورخون سے بھر گئے۔آسمان وزمین طوماروں کی طرح لپیٹے گئےاوراُن کے لشکر درختوں کے پتوں کی طرح مرجھا گئے۔(یسعیاہ ۳۴: ۱۔۱۰)۔

پہلی چند پیش گوئیوں میں بھی ایسے مقاتلہ کا ذکر ہوا(یوایل ۴: ۱۸۔۲۱؛حزقی ایل ۳۸، ۳۹ باب)لیکن یہاں اس مقاتلہ کی خوفناک تفصیل دی گئی ہے۔پہاڑوں سے خون بہ نکلتاہے اورزمین لاشوں سے بھر جاتی ہے۔

وہ دیگر تشبیہیں بھی استعمال ہوئی ہیں۔طومار کی طرح آسمانوں کا لپٹا جانااوراجرام فلکی کادرخت کے پتوں کی طرح مرجھا جانا۔اس قسم کی تشبیہ (متی ۲۴: ۲۹؛مکاشفہ ۶: ۳)میں بھی پائی جاتی ہے۔ادوم کی خاص سزاویسی ہے جیسی سدوم اور عمورہ کو ملی تھی(پیدائش ۱۹: ۲۴۔۲۸)۔

زمین کی تباہی کے بعد وہ ازسرنو تیار ہوگی جیسا کہ (یسعیاہ ۳۵)میں ذکر ہوا۔ادوم کی سزاکاذکر دودیگر پیش گوئیوں میں بھی پایاجاتاہے۔ایک تو (یسعیاہ ۶۳: ۱۔۶)میں درج ہے۔اسی کا قرینہ سے کچھ تعلق نہیں،اس لیے اس کا یہاں ذکر کرنا مناسب ہے۔

دیگر پیش گوئیوں کی طرح ادوم یہاں خُداکے دشمنوں کا نشان ہے۔خُدانے اس قوم کوایسی سزادی کہ اُن کے خون سے خداوندنے گویا غسل کیا۔ادوم کافتح کرنے والاخود خداوند ہے چنانچہ (مکاشفہ ۱۹: ۱۳)میں یہی پیش گوئی مدنظر ہے۔یہ خُداکے بندے کی پیش گوئی ہے اور یہ بندہ دراصل خود خداوند ہے۔

ادوم پر فتح پانے کی ایک پیش گوئی عبدیاہ کی کتاب میں پائی جاتی ہے۔عبدیاہ کے زمانے کے متعلق علما کی رائے مختلف ہے۔بعضوں نے سمجھا کہ انبیائے اصغر میں یہ سب سے پہلے تھا جس کی نبوتوں کو یوایل اوریرمیاہ نے استعمال کیا۔(عبدیاہ ۱۔۴؛یرمیاہ ۴۹: ۱۴)ہم گر(آپس میں)بہت مشابہ ہیں۔بہت پیش گوئیوں میں ادوم خداکے دشمنوں کی ایک مثال ہے(نوحہ کی کتاب ۴: ۲۱۔۲۲؛حزقی ایل ۲۵: ۸، ۱۲۔۱۴؛عبدیاہ ۱۔۲۱؛یرمیاہ ۴۹: ۷۔۲۲؛ یسعیاہ ۶۳: ۱۔۴)۔

(عبدیاہ ۱۵)میں خداوند کے دن کاذکر ہے اس کے ساتھ مقابلہ کرو(یوایل ۱: ۱۵؛صفنیاہ ۱: ۱۴)کا۔

اس پیش گوئی میں یہ خاص بیان ہے کہ مقدس زمین قطعہ بہ قطعہ پھرآباد ہوگی۔اس کے ساتھ مقابلہ کرو(زبور ۸۰؛حزقی ایل ۴۹ باب)کا۔

فصل سوم

فطرت کی تبدیلی

اس مکاشفہ (یسعیاہ ۳۴۔۳۵باب) کی دوسری فصل پہلی فصل کے بالمقابل ہے۔ پہلی فصل میں ذکر تھا کہ زمین بگڑ گئی اور وہ ویران اور سنسان ہو گئی۔ اس دوسری فصل میں یہ ذکر ہے کہ وہ ویران اور سنسان جگہ بدل کر ایک باغ بن جائے گا۔
مخلصی یافتہ لوگوں کے لئے ایک شاہراہ تیار کی گئی تاکہ وہ اپنے ملک کو واپس آئیں۔ وہ ویرانہ سے باغ میں منتقل ہو گئی۔ ہر طرح کی برائی وہاں سے نکال دی گئی۔ غم جاتا رہا اور اس کی جگہ دائمی خوشی نے لے لی۔

یہاں مخلصی یافتہ لوگوں کی سرزمین کی اعلیٰ تصویر پیش کی گئی ہے۔ حزقی ایل کی کتاب میں بھی زمین کی زرخیزی کا ذکر ہوا۔(حزقی ایل ۳۴: ۲۵۔۲۷، ۳۶: ۳۵؛ ۴۷: ۱۲)۔ لیکن جیسی تفصیل مذکورہ بالا پیش گوئی میں دی گئی وہ ماقبل پیش گوئیوں میں پائی نہیں جاتی۔ اس لئے پیش گوئی (یسعیاہ ۴۰۔۶۶ باب) کی بنیاد ہے۔ خداوند کی آمد ان ساری برکتوں کا سرچشمہ ہے۔ اُس کے آنے پر فطرت کی شکل بدل جائے گی۔ اس کے غضب سے زمین ویران ہو گئی تھی لیکن اب وہ پھر آباد ہوتی ہے۔ فلسطین کے زرخیز حصے مثلاً لبنان، کرمل، اور شرون کی طرح سارا ملک زرخیز ہو گا۔ انسان کی بدنی تکلیفیں جاتی رہیں گی۔ اندھے لنگڑے اور گونگے شفا پائیں گے۔ گناہ کا نام ونشان نہ رہے گا۔ ایک شاہراہ بن جائے گی جس کے ذریعہ سارے مخلصی یافتہ لوگ خدا کے باغ میں آئیں گے۔

فصل چہارم

بڑا دکھ اٹھانے والا

دیندار اسرائیلیوں کے لئے جلاوطنی ایک سخت تجربہ تھا۔ مصری غلامی بھی اُس کے آگے ماند تھی۔ مقدس سرزمین خدا کی اُمت کے گناہ اور حماقت کے باعث اُن کے ہاتھ سے چھین گئی۔ لوگ مایوس تھے کہ جن برکتوں کے وارث تھے اُن سے وہ محروم کر دئے گئے۔ یہ دیندار لوگ سب سے زیادہ مصیبت محسوس کرتے تھے۔ ایسے حالات سے دکھ اٹھانے والے مسیح کا تصور پیدا ہوا۔ مخلصی کا مسئلہ پیچیدہ ہو گیا کیونکہ نہ صرف گنہگاروں کو تکلیف پہنچی بلکہ دینداروں کو بھی ایسے دکھ کی پیش گوئی اُس وعدہ میں پائی جاتی ہے جو حوا سے کیا گیا تھا کہ وہ تیری ایڑی کو کاٹے گا اور تو اُس کے سر کو کچلے گی۔ یہ فتح دکھوں کے وسیلے حاصل ہوتی ہے۔ ابراہیم کے ساتھ جو عہد ہوا اُس میں بھی اس کا ذکر ہے اور داؤد کے ساتھ عہد میں بھی۔ جو حال ابراہیم کی نسل کا مصر میں ہوا وہی داؤد کی نسل کا بابل کی جلاوطنی میں ہو گا۔

جلاوطنی کے ایام کے بعض مزامیر میں اس بڑے دکھ اٹھانے والے کا ذکر ہوا اور وہ سوائے مسیح کے اور کون ہو سکتا ہے؟

زبور ۲۲

اس مزمور میں ایک دکھ اٹھانے والے کا ذکر ہے جو ہاتھ پاؤں پھیلائے ہوئے ایک کمزور بدن ہے۔ اُس کے ہاتھ پاؤں چھیدے ہیں۔ ظالم دشمنوں سے گھرا ہے جو اس پر ہنستے ہیں کیونکہ اُس نے خدا پر بھروسہ رکھا۔ اُس کے کپڑوں کو لوگوں نے آپس میں بانٹ لیا۔ ایسا معلوم ہوا کہ خدا نے اُسے چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ موت کی خاک میں جا بیٹھا ہے پھر اس نے رہائی پائی اور قربانیوں کے ذریعہ اپنے رہائی دینے والے کی تعریف کی۔ اُس میں اسرائیل کی بڑی جماعت شریک ہوئی زمین کے کناروں کو دعوت دی گئی کہ خداوند کی طرف پھریں۔ کوئی شخص ایسی تکلیفوں میں نہیں پڑا۔ سوائے سیدنا مسیح کے۔ ایسے دکھ اٹھانے والے کا ذکر (زبور ۴۰، ۶۹، ۷۰) میں بھی پایا جاتا ہے۔

ان مزامیر میں ایک ایسے دکھ اٹھانے والے کا ذکر ہے۔ جو سراسر خدا کی خدمت میں مصروف تھا۔ اُس نے خدا کی خدمت کے لئے دکھ اٹھایا۔ وہ خدا کے گھر کے لئے غیرت مند تھا۔ وہ روزہ رکھتا اور دعا مانگتا ہے تو بھی خدا نے اُسے ترک کر کے اس کے دشمنوں کے قبضے میں چھوڑ دیا۔ ان دشمنوں نے اس سے سخت کلامی اور بدسلوکی کی۔ وہ گڑھے میں ڈالا گیا اور اُس کی جان معرضِ خطر میں تھی۔ اسے سخت پیاس لگی اور شکستہ دل ہو کر موت کے قریب جا پہنچا۔ اُس پر کسی نے رحم نہ کیا۔ اس کے غریبوں نے بھی اُسے ترک کر دیا۔ شریروں نے اُسے حقیر جانا اور اُسے سرکہ اور پت پینے کو دیا لیکن آخر کار اس صبر و تحمل کی اُسے جزا ملی۔ اُس کے دشمنوں پر سخت فتویٰ دیا گیا۔ اس نے اپنی رہائی کا اعلان بڑی جماعت میں مشتہر کیا جس کو سن کر حلیم لوگ خوش ہو گئے۔

اس مزمور میں یرمیاہ کا تجربہ مدنظر ہے۔

نور الہدیٰ

گیارھواں باب

خداوند کے بندے کے بارے میں پیشینگوئی

(یسعیاہ ۴۰ سے ۶۶ ابواب) تک جلاوطنوں کے لئے تسلی اور خوشی کی کتاب ہے جس میں وعدہ ہے کہ خداوند اسرائیل کو قید سے چھڑانے اوراُن کواُن کی مقدس زمین میں بحال کرنے کو آئے گا۔(یسعیاہ ۳۴، ۳۵ باب) اس کا گویا پیش خیمہ ہیں صرف عدالت و مخلصی کی ترتیب میں فرق ہے۔ قوموں کی عدالت بابل کی عدالت سے الگ کی گئی اورنئے یروشلیم کے بیان سے ملادی گئی۔ یہ مصنف نبوت کی اعلیٰ چوٹی پر بیٹھاہے۔ جتنی پیش گوئیاں اس مصنف نے جمع کیں کسی اور پہلے نبی نے نہیں کیں۔اس کو ہم سب سے زیادہ انجیلی نبی کہتے ہیں کیونکہ اس کتاب میں نئے عہد کا بہت مفصل بیان ہواہے۔پہلے تواس نے کل جلاوطنوں کا تجربہ بیان کیا۔ پھر نبیوں کا تجربہ۔ پھر خاص کر خداوند کے بندہ کاپر درد تجربہ۔

اس نبوت کے تین حصے ہیں۔ ہر حصہ نو حصوں پر منقسم ہے اور ہر حصہ کے آخر میں ایک ہی قسم کا جملہ آتاہے۔ خداوند فرماتاہے کہ شریروں کے لئے سلامتی نہیں (۴۸: ۲۲؛ ۵۷: ۲۰۔۲۱؛ ۶۶: ۲۴)۔ خداوند کی آمد اور بابل سے رہائی کاذکر بار بار آیاہے (۴۲: ۱۴۔۱۷؛ ۴۸: ۲۰۔۲۲؛ ۵۲: ۱۱۔۱۲؛ ۵۷: ۱۴۔۲۱؛ ۶۲: ۱۰۔۱۲)۔

ایک طرح سے اس کے پانچ حصے ہیں۔

(۱۔) ۴۰ سے ۴۱: ۱۰ تک اور ۴۱: ۱۳ سے ۴۲: ۱۳ تک

(۲۔) ۴۲: ۱۸ سے ۴۴: ۲۳ تک

(۳۔) ۴۸: ۱ سے ۱۱، ۴۹: ۱ سے ۱۳ تک۔

(۴۔) ۵۲: ۱۳ سے ۵۳ تک اور ۵۵ باب۔

(۵۔) ۵۸، ۵۹، ۶۱ ابواب۔

ان حصوں کے آخر میں چھوٹے چھوٹے گیت جیسے آتے ہیں۔ان گیتوں کا عام مضمون خداوند کے بندے کی مخلصی ہے۔اوراس امر کے بارے میں علما میں اختلاف ہے کہ یہ بندہ کون ہے۔ان مسیحی پیش گوئیوں میں یہ نیا تصور ہے۔اس نبی نے مخلصی کے مسئلہ کی بہت کچھ تشریح کردی۔

موسیٰ اور داؤد کو بہت مقامات میں خداوند کے بندہ کا لقب دیا گیا (استثنا ۳۴: ۵؛ یرمیاہ ۳۳: ۲۱)۔ لیکن یہ لقب انہی پر محدود نہیں بلکہ یشوع، ایوب، دانی ایل اور زور بابل بھی خداوند کے بندے کہلاتے ہیں۔ یرمیاہ اور حزقی ایل نبیوں نے یہ لقب کل اسرائیل کے لئے استعمال کیا (یشوع ۲۴: ۲۹؛ ایواب ۱: ۸؛ دانی ایل ۶: ۲۱؛ حجی ۲: ۲۳؛ یرمیاہ ۳۰: ۱۰؛ ۴۶: ۲۷، ۲۸ وحزقی ایل ۳۷: ۲۵) اس میں کچھ شک نہیں کہ اسرائیل بحیثیت مجموعی خداوند کا برگزیدہ بندہ تھا (یسعیاہ ۴۱: ۸۔۱۰)۔ یہاں اسرائیل کا مقابلہ بت پرستوں سے کیا گیا۔ مشرق سے جو حملہ آور آرہا تھااُس سے بُت پرست ڈرتے ہیں۔ لیکن اسرائیل کو ڈرنے کا اندیشہ نہیں۔اب اسرائیل خداوند کا بندہ کہلایا جیسے پہلے وہ خداوند کا بیٹا کہلایا تھا۔لفظ "بندہ" عام ہے اس لئے جن مقامات میں یہ لفظ آیاہے وہاں ہم اُس کی تشریح کریں گے۔

فصل اوّل

وہ بندہ جس سے خداوند خوش ہے

خداوند اپنے بندے اسرائیل کا مخلصی دینے والا ہے۔ وہ اُس کے آگے بیابان کو فردوس بنادے گا اور اُس کی ساری ضروریات مہیا کرے گا۔ اُس نے ایک بندے کو برپا کیا جس سے وہ خوش ہے۔ اُس کو اُس نے اپنا روح عطا کیا۔ یہ بندہ کمزوروں سے حلم کے ساتھ سلوک کرتا ہے اور جہان کے تعلقات میں بہت حلیم ہے لیکن وہ اسیروں کو مخلصی دے گا۔ وہ اسرائیل کے لئے عہد اور غیر قوموں کے لئے نور ہو گا (یسعیاہ ۴۱: ۱۵۔۲۰؛ ۴۲: ۱۔۱۳)۔

اس دوسرے بیان سے ظاہر ہے کہ یہ بندہ قوم اسرائیل سے متفرق ہے کیونکہ وہ اسرائیل کے لئے ایک عہد ہے۔ مقابلہ کرو (متی ۱۲: ۱۷) سے۔ اُس نے اسرائیل کے اور دیگر قوموں کے لئے کچھ کام کرنا ہے۔ یہ عہد وہی نیا عہد ہے جس کا ذکر یرمیاہ اور حزقی ایل نے کیا تھا۔ یہ غیر قوموں کے لئے نور ہے یعنی اُن کی ہدایت و تعلیم کے لئے۔ اسی لئے قوم اسرائیل کاہنوں کی سلطنت کہلاتی تھی۔ یہ بندہ بادشاہ نہیں بلکہ ایک نبی اور ساتھ ہی مخلصی دینے والا بھی ہے کیونکہ اُس نے اسیروں کو قید سے چھڑایا۔ اس عہدے کے لئے خدا نے اُس کو الٰہی روح سے ممسوح کیا جیسے کہ مسیح بادشاہ کو ممسوح کیا تھا۔ یہ بندہ خدا کو مقبول و پسند ہے اس لئے گناہ آلودہ اور برگشتہ اسرائیل سے متفرق ہے۔ اس کا واسطہ کمزوروں اور فنا ہونے والوں سے پڑتا ہے ان کو ٹوٹے ہوئے سرکنڈے اور جلی ہوئی سن سے تشبیہ دی گئی۔

پس اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ خداوند کا بندہ کون ہے؟ زمانہ حال کے مفسروں کی یہ رائے ہے کہ یہ کامل اسرائیل کا تصور یا نمونہ ہے۔ یعنی چیدہ دیندار حصہ اسرائیل کا یہاں خداوند کا بندہ کہلایا۔ ایک اور عالم نے اس خیال کو مخروطی مینار کی تشبیہ سے یوں ظاہر کیا کہ اس مینار کا قاعدہ تو کل اسرائیل ہے۔ اس کا وسطی حصہ برگزیدہ اسرائیل اور اس کی چوٹی وہ مسیح ہے جو اسرائیل میں سے ہے لیکن وہ اسرائیل کا درمیانی بھی ہے۔

اس مسیحی تصور کی نشوونما ہم نے دکھادی۔ کل نوع انسان میں سے ایک بیج یا نسل نکلی۔ پھر وہ نسل ابراہیم کے خاندان میں محدود ہوئی۔ رفتہ رفتہ داؤد کے خاندان میں اور پھر خود مسیح میں۔

یہ لفظ بیٹا پہلے پہل کل قوم اسرائیل کے لئے استعمال ہوا۔ پھر داؤد کی نسل بیٹا کہلائی اور آخرکار مسیح بادشاہ۔

اسی طرح یہ لقب "بندہ" پہلے کل اسرائیل کے لئے استعمال ہوا۔ پھر رفتہ رفتہ اُس نبی میں اس کی تکمیل ہوئی جس کو ہم مسیح کہتے ہیں۔ مصنف کے دل میں موسیٰ، داؤد اور یرمیاہ کا خیال تھا لیکن یہ تصور اُن میں اُس وقت تک پورا نہ ہوا جب تک کہ مسیح کا ظہور نہ ہوا۔

فصل دوم

خداوند اپنے بندے اسرائیل کو چھڑاتا ہے

خداوند اپنے بندے اسرائیل کو اُن کی جلاوطنی میں سے جمع کرے گا۔ وہ اُن کے سارے گناہ مٹاڈالے گا۔ وہ آگ اور پانی میں سے گزریں گے (یسعیاہ ۱۱) سے مقابلہ کرو اور زکریاہ کے مصیبت کے دریا سے (لال سمندر میں سے گزرنا) لیکن اُن کو کچھ گزند (صدمہ، تکلیف) نہ پہنچے گا۔ وہ اُن کے لئے بیابان میں شاہراہ تیار کرے گا اور بیابان کو بدل کر باغ عدن بنادے گا۔ وہ ان کی نسل پر روح نازل کرے گا اور وہ پھلدار ہوں گے۔ اور یعقوب کا نام بطور عزت کے لقب کے اختیار کیا جائے گا۔

(یسعیاہ ۴۳: ۱۔۷؛ ۴۳: ۱۶۔۲۱؛ ۴۴: ۱۔۵)۔

یہ آخری بیان یوایل اور حزقی ایل کی نبوتوں کے مطابق ہے اور (یسعیاہ ۱۹ باب) کے مطابق کہ مصر اور اسور اسرائیل کا لقب اختیار کریں گے (زبور ۷۸) کے مطابق۔

اس فصل کے آخر میں گناہ سے رہائی کی پیش گوئی اور تعریف کا گیت ہے (یسعیاہ ۴۴: ۲۱۔۲۳)۔

فصل سوم

اس بندہ کی اعلیٰ بلاہٹ

خداوند کا بندہ یعقوب کے فرقوں کو برپا کرنے کے لئے ماں کے بطن ہی سے بلایا گیا۔ اولاً وہ خاکساری کی حالت میں چھپا رہے گا۔ لیکن آخر کار بادشاہ اور شہزادے اُس کی عزت کریں گے۔ وہ اسرائیل کو اس کی میراث پر بحال کرے گا اور قوموں کے لئے نور ونجات ہو گا۔ جلاوطن اسرائیلی دور دور ملکوں سے واپس آئیں گے۔ خداوند خود اُن کی رہبری کرے گا۔ وہ آئندہ بھوک پیاس یا گرمی سے دکھ نہ اٹھائیں گے کیونکہ فطرت یا نیچر خود بدل کر ان کے لئے شاہراہ بن جائے گی۔

(یسعیاہ ۴۹ باب؛ ۵۲: ۱۳۔۱۵)۔

گذشتہ فصل کی نسبت اس فصل میں خداوند کے بندے کے تصور میں کچھ ترقی پائی جاتی ہے۔ وہاں تو یہ ذکر تھا کہ اس کا خدا کے روح سے مسح ہوا (یسعیاہ ۴۴: ۱)۔ یہاں وہ ماں کے بطن ہی سے بلایا گیا اور اُس کی پیدائش سے پہلے اُس کی خدمت مقرر ہوئی۔ وہاں وہ تیز داؤنے والا اوزار تھا۔ یہاں وہ تیز تلوار ہے جو خدا کے ہاتھ میں چھپی ہے (یسعیاہ ۴۱: ۱۵)۔

یہاں ہمیں (یسعیاہ ۱۱: ۴) کی وہ شاخ یاد آتی ہے جس کا منہ عصا تھا اور جس کی سانس شریروں کو بھسم کرتی تھی (یسعیاہ ۱۱: ۴)۔

اس فصل میں یہ خیال ہے کہ وہ ذلت اور خاکساری کی حالت میں پیش کیا گیا۔ وہ تو غلام ہے۔ وہ غیر قوم بادشاہوں کا اسیر ہے۔ اس سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔ لیکن اُس کی یہ خاکساری اُس کے جلال پر ایک نقاب تھی۔ یہ تلوار اپنی آب وتاب دکھاتی اور یہ تیر اپنے نشانے پر بیٹھتا ہے اور بادشاہ اُس کی عزت کرنے لگ جاتے ہیں۔

یہاں یہ بندہ اسرائیل سے متفرق ہے۔اس لئے یہاں بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ بندہ کوئی نبی ہے یا اسرائیل کا محض تصور؟ ہمارے خیال میں یہ مسیح نبی ہے جو یرمیاہ کی طرح اپنی ماں کے بطن سے بلایا گیا(یرمیاہ۔۱:۵)۔یہ نبی یعقوب ثانی ہے جیسے مسیح دیگر مقامات میں آدم ثانی۔ موسیٰ ثانی اور داؤد ثانی کہلایا۔یہ اشخاص یکے بعد دیگرے(ایک دوسرے کے بعد) مسیح کا نشان ٹھہرے۔

فصل چہارم

گناہ اٹھانے والا بندہ

خداوند کا یہ بندہ دکھ اٹھانے والا ہے۔اس کی شکل بھی دلکش نہیں۔وہ حقیر اور رد کیا جاتا ہے۔وہ مردِ غمناک اور خارج شدہ ہے۔اگرچہ وہ برہ کی طرح معصوم ہے تو بھی وہ چھیدا گیا۔اُس نے کوڑے کھائے اور اپنی اُمت کے لئے کچلا گیا۔خداوند اُس پر بطور خطا کی قربانی (عبرانی۔آشام) کے سبھوں کی بدکاریاں دھر دیتا ہے۔وہ سب کا قائم مقام ہو کر دکھ اٹھاتا ہے۔بعدازاں وہ سرفراز ہوا اور اُس کے صلہ میں اس کو فتح کی لوٹ ملی۔اپنی خدمت میں وہ بہرہ ور ہوا اور اُس نے بڑی عزت حاصل کی۔

(یسعیاہ ۵۳ باب)

یہ اس اصلی نبوت کی چوتھی فصل ہے۔اس میں اس مسیح بندہ کا تصور اعلیٰ درجہ تک پہنچتا ہے۔پہلی فصل میں اس بندے کی نرمی اور حلم پر زور دیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ یہ نہ کمزور ہوگا اور نہ توڑا جائے گا جب تک کہ اپنے کام کو سرانجام نہ دے۔دوسری فصل میں یہ بندہ قوم اسرائیل ہے۔تیسری فصل میں یہ ذکر ہوا کہ یہ بندہ کچھ عرصے کے لئے اپنی ذلت وخاکساری میں چھپا رہے گا۔پھر خداوند اُس کو مخلصی کا کام سرانجام دینے کے لئے ظاہر کرے گا۔اس فصل میں اس بندے کے دکھوں کا ذکر ہے کہ وہ مخلصی کا وسیلہ ہیں۔زبور میں جس دکھ اٹھانے والے مسیح کا ذکر تھا اس سے یہاں کچھ زیادہ ترقی دکھائی گئی۔یہاں یہ بندہ گناہ اٹھانے والا ظاہر کیا گیا۔جو اپنے لوگوں کو اُن کے گناہوں سے بچائے گا۔

مضمون کی ترتیب یہی ہے جو (زبور ۴۰) میں دی گئی۔یہاں یہ دکھایا گیا ہے کہ اُس کو سرفرازی حاصل ہوئی جسے دیکھ کر قومیں اور بادشاہ دنگ رہ گئے۔

یہ کونپل ایک جڑ کی طرح خشک زمین میں سے پھوٹ نکلتی ہے۔اس کا آغاز تو پستی میں ہوا لیکن ترقی حیرت انگیز ہوئی۔یہ ہمیں اُس پھلدار شاخ کی یاد دلاتی ہے جو یسی کی جڑ اور تنے سے نکلتی ہے (یسعیاہ ۱۱:۱) اور دوسری طرف اس امر کی کہ خداوند نے اپنے بندے کو چھپایا(یسعیاہ ۴۹:۱۲) لوگوں نے اُس کے ساتھ ایسا سلوک کیا جیسے کسی کوڑھی سے کرتے ہیں۔

اس نبوت کے تیسرے حصے میں ان دکھوں کی وجہ بتائی گئی کہ وہ اپنے گناہوں کے باعث دکھ نہیں اٹھا رہا بلکہ اپنی اُمت کے گناہوں کے لئے۔ وہ ان کی جگہ اور بطور قائم مقام کے دکھ اٹھاتا ہے۔وہ چھیدا گیا۔اس پر کوڑے پڑے وہ کچلا گیا اور اُس کو سخت ایذا دی گئی۔ظلم اور بے انصافی کے باعث اُس کا غم زیادہ بڑھ گیا۔یہ گناہ اٹھانے والا بندہ سوائے نبی کے اور کون ہو سکتا ہے؟ نبوت کرنے والا شخص تو اپنے تیئں دوسروں کے ساتھ کھوئی ہوئی بھیڑوں میں شمار کرتا ہے جن کے گناہوں کو اس بندے نے اٹھایا۔

آخر کار اس بندے کی موت واقع ہوتی ہے اور اس کو بھیڑ کی قربانی یا شہید کی موت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہ موت بھی ظاہر کرتی ہے کہ یہ کسی نبی کی موت ہے۔ اگرچہ قومی موت اور قومی قیامت کا تصور مسیحی پیش گوئیوں میں کئی دفعہ ہوا لیکن وہ قومی موت جائز سزا کے طور پر تھی۔ لیکن یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ بندہ دوسروں کے گناہوں کے لئے مارا جاتا ہے۔ وہ خود معصوم ہے۔ یہ موت خدا کی تجویز مخلصی کا جز ظاہر ہوتی ہے۔ یہ موت اُمت کے لئے خطا کی قربانی کے طور پر ہے۔ اس موت کے بعد اُس بندے کی سرفرازی شروع ہوتی ہے۔ اگرچہ اس کی قیامت کا خاص ذکر نہیں لیکن یہ بیان اُس پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس کی خدمت کا اجر ملتا ہے۔ اس پیش گوئی کی تکمیل سیدنا مسیح کی موت میں اُس کے جی اٹھنے اور آسمان پر صعود کرنے میں ہوئی۔

فصل پنجم

بڑی دعوت

ایک بڑی دعوت سبھوں کو دی جاتی ہے کے نئے عہد نامہ کی برکتوں کو مفت حاصل کریں۔ یہ خدا کی اُن رحمتوں کی تصدیق ہے جن کا یقین داؤد اور اُس کی نسل کو دلایا گیا۔ خداوند کا کلام ویسا ہی مستقل ہے جیسے آسمان۔ یہ کلام اُس کا مقصد پورا کرے گا اور کل خلقت اُس کی اُمت کی مخلصی سے خوشی منائے گی۔ (یسعیاہ ۵۵ باب) مقابلہ کرو (یرمیاہ ۳۳؛ حزقی ایل ۳۴ باب) سے۔

اس نبوت میں مخلصی کے نئے عہد نامہ کا مفصل ذکر ہوا۔ یہ عہد اُن رحمتوں کی تصدیق ہے جن کا وعدہ خدا نے ناتن نبی کے ذریعہ داؤد اور اُس کی نسل کے ساتھ کیا تھا۔ یہ رحمتیں ساری اُمت کو حاصل ہوں گی یعنی اُن کو جو اس دعوت کو قبول کریں گے جو اپنے گناہوں سے توبہ کرکے سچے دل سے خداوند کی طرف پھریں گے اُن کو یہ برکتیں مفت ملیں گی۔

فصل ششم

راستباز کا اجر

اسرائیل کو یہ دعوت دی گئی کہ وہ روزہ رکھ کر توبہ کرے۔ راستبازی اور رحمت کے کام کرے اور سبت کو مانے۔ تب خداوند اُن کا نور وجلال ہو کر آئے گا۔ وہ بطور جنگی مرد کے اُن کے دشمنوں سے اُن کو چھڑانے کے لئے آئے گا۔ وہ اُنہیں نیا عہد بخشے گا اور خداوند کا روح ہمیشہ تک اُن کے ساتھ رہے گا۔

(یسعیاہ ۵۸: ۸۔ ۱۱)۔

(یسعیاہ ۵۹ باب) میں اسرائیل کی بدیوں اور گناہوں کا ذکر ہے جن کی وجہ سے اُن پر یہ مصیبت نازل ہوئی اس لئے جتنی زیادہ ان کی مصیبت بڑھتی اتنی ہی زیادہ یہ ضرورت ہوئی کہ خدا اُن کے لئے مداخلت کرے۔

(یسعیاہ ۵۹: ۱۶۔ ۲۱)۔

چنانچہ سیدنا مسیح نے مداخلت کی کیونکہ اُس نے اپنے بندے کو درمیانی اور گناہ اٹھانے والا مقرر کیا۔ خداوند کی مداخلت ان دکھوں میں نہیں کیونکہ یہ کام تو اس بندے کا تھا۔ اُس کی مداخلت بطور فاتح کے تھی کہ اپنی اُمت کے دشمنوں کو اُن کے کاموں کے مطابق سزا دے۔ اس مقصد کے لئے وہ

سر سے پاؤں مسیح ہوتا نظر آتا ہے۔ اس جنگ کا نتیجہ فتح ہوا اور اس کے دشمن تباہ ہوئے۔ اُمت کے ساتھ نیا عہد باندھا گیا۔ یرمیاہ اور حزقی ایل سے بھی ایسے عہد کا ذکر کیا۔ یرمیاہ کی کتاب میں یہ ذکر ہے کہ خدا کی باتیں اس اُمت کے دلوں پر لکھی گئیں۔ حزقی ایل میں یہ ذکر ہے کہ نیا دل اور نئی روح اُن کو عطا ہوئی تاکہ وہ خداوند کے احکام پر عمل کریں۔ ان مختلف بیانوں کی غرض یہ ہے کہ رسمی و شرعی رسوم کی بجا آوری کی جگہ باطنی۔ حقیقی اور روحانی اطاعت لے لے گی۔ یوایل، حزقی ایل وغیرہ کی کتابوں میں جو وعدے تھے وہ یہاں دہرائے گئے۔

اس نبوت کے پانچویں حصے میں اس بندے کا مزید بیان ہے۔

فصل ہفتم

بڑا واعظ

خداوند کے بندے کو الٰہی روح سے مسح ملا۔ وہ غریبوں اور مصیبت زدوں کی مخلصی کے لئے حلیم مناد یا واعظ بن گیا۔ اس نے سالِ مقبول اور روزِ عدالت کا اعلان کیا۔ اُس نے غم کو خوشی سے بدل دیا۔ خداوند کی اُمت کے لوگ کاہن بن گئے اور قومیں ان کی خدمت گار ہو گئیں۔ یہوداہ کے شہر پھر بنائے گئے اور جو جلاوطن واپس آئے وہ نئے عہد کی برکتوں کا مزا اڑانے لگے۔ اور وہ ایسی نسل تسلیم کئے گئے جو الٰہی برکتوں کا خط اٹھاتی ہے۔ اپنے اس کام کی تکمیل کو مدِ نظر کو یہ بندہ تعریف کا گیت خوشی سے گاتا ہے۔

(یسعیاہ ۶۱ باب)۔

اس مقام میں خداوند کے بندے کا تصور چوٹی تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ بے وجہ نہ تھا کہ مسیح نے اس میں اپنی تصویر دیکھی اور ناصرت کے عبادت خانہ میں اُس نے اپنی رسالت کے کام کو اسی پیش گوئی کے ذریعہ پیش کیا (لوقا ۴: ۱۷۔ ۲۲)۔ یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح نے مخلصی کی انجیل سامعین کے سامنے پیش کی۔ خدا کے روح سے اُس کو مسح ملا اور وہ ایک حلیم واعظ بن گیا (یسعیاہ ۴۲: ۱۔ ۷)۔ یہاں وہ شکستہ دلوں کے زخم پر مرہم لگاتا اور ماتم کرنے والوں کو تسلی دیتا اور اُنہیں خوشی کا لباس پہناتا ہے۔ پہلی پیش گوئی میں وہ قوموں کے لئے نور اور قوم اسرائیل کے لئے ایک عہد تھا۔ دوسری پیش گوئی میں وہ یعقوب کے فرقوں کو بحال کر کے اُن کو اُن کے ملک میں آباد کرتا ہے اور دنیا کی حدود تک نجات بنتا ہے (یسعیاہ ۴۹: ۱۔ ۷)۔ اس پیش گوئی میں پھر توسیع ہوئی۔ یہاں یہ مخلصی یافتہ لوگ راستبازی کے لوگ بن جاتے اور یہوداہ اور یروشلیم کے کھنڈروں کو از سر نو تعمیر کرتے ہیں۔ وہ قوموں کے لئے کاہن بن جاتے ہیں اور قومیں اُن کی خادم ہو جاتی ہیں۔ یوں وہ تصور پورا ہوتا ہے جو حورب کے عہد نامے میں پیش کیا گیا تھا (خروج ۱۹: ۳۔ ۶)۔ قومیں یہ تسلیم کرتی ہیں کہ یہ وہ نسل ہے جو خداوند کی برکتوں کی وارث ہے (پیدائش ۱۲: ۱۔ ۳)۔ اب وہ اس نئے عہد کی برکتوں کا خط اٹھاتے ہیں جن کا ذکر یرمیاہ اور حزقی ایل نبیوں نے کیا تھا۔ یوں اس پیش گوئی میں وہ سارے تصورات پائے جاتے ہیں جو ماقبل پیش گوئیوں میں مندرج تھے سوائے دکھوں کے تصور کے جو یہ بندہ بحیثیت قائم مقام ہونے کے اٹھاتا ہے اس میں اس بندے کی پست حالی کو پورے طور پر منکشف (عیاں) کیا گیا۔ شروع اور آخر میں اس کی سرافرازی کا ذکر ہوا اور تصور میں جو کسر رہ گئی (کمی) تھی وہ اس پیش گوئی میں پوری کر دی گئی۔ اب اس کا لقب بندہ نہیں آتا بلکہ وہ غریبوں اور غم زدہ لوگوں کو نجات کی خوشی کے لئے تیار کر رہا ہے۔ اُس لئے مناسب تھا کہ یہ پیش گوئی خوشی کے گیت پر ختم ہو جو اس بڑے واعظ کے منہ سے نکلا۔ اُس نے اپنی خدمت کو سرانجام دیا اور اب اجر کا مستحق ہے۔

بارھواں باب

صِیّون کی بحالی کی نبوت

(یسعیاہ کی کتاب ۴۰: ۱۔۱۱؛ ۴۲: ۱۴۔۱۷) میں جو پیش گوئی ہے وہ صِیّون کی تسلی کے لئے ہے۔اس میں صِیّون خداوند کی بیوی کہلاتی ہے اور وہاں کے باشندوں کی والدہ۔خداوند کی آمد قریب ہے وہ صِیّون کو تسلی دینے اور اُس کے ویرانوں کو تعمیر کرنے آتا ہے۔اُس کی اُمت بابل سے رہائی پاکر (بیابان سے گزر کر مقدس زمین کو جاتی ہے۔ مصر سے خروج کرنے کے واقع سے یہ واقع زیادہ عجیب وغریب ثابت ہوتا ہے۔الغرض اس نبوت کا مرکز صِیّون ہے جیسے پچھلی فصل کا مرکز خداوند کا بندہ تھا۔

فصل اوّل

صِیّون کے لئے خداوند کی شاہراہ

صِیّون کے گناہ کے باعث جو مصیبت نازل ہوئی تھی اس کا زمانہ اب پورا ہوگیا۔اب قدیم وعدے پورے ہوں گے۔خداوند کی آمد سے پہلے ایلچی بھیجے جائیں گے۔نیچر یعنی فطرت میں عجیب تبدیلی ہوگی اور صِیّون خوشخبریاں سنائے گی۔خداوند حاکم کی طرح قوی بازو کے ساتھ آئے گا اور محبت بھرے گڈریے کی طرح مخلصی کی شاہراہ پر سے اُن کو پہنچائے گا۔

(یسعیاہ ۴۰: ۱۔۱۱؛ ۴۲: ۱۴۔۱۷)۔

(یسعیاہ ۴۰: ۱۔۱۱) میں تسلی کا پیغام ہے۔جو نبی نے ان آیات میں پیش کیا۔صِیّون کی مصیبت اور جنگ وجدل کا زمانہ ختم ہوگیا۔خداوند کے آنے پر اس کو اجر ملے گا آمد کے ایلچی نے پہلے فطرت کو حکم دیا کہ وہ ایک شاہراہ تیار کرے۔پہاڑ اور ٹیلے گرجائیں۔وادیاں ابھر آئیں۔ٹیڑھے راستے سیدھے ہوجائیں۔

اس پیش گوئی کے دوسرے حصے میں آوازیں سننے میں آتی ہیں۔ایک تو یہ کہتی ہے کہ خداوند کا کلام ابد تک قائم رہتا ہے۔اور دوسری آواز یہ کہتی ہے کہ انسان کمزور اور فانی (فنا ہوجانے والا) ہے۔

زکریاہ میں جو پیش گوئی تھی اس میں گڈریے نے اپنے گلہ کو ادنیٰ (کم، تھوڑا، چھوٹا) مزدوری کی وجہ سے رد کردیا تھا۔مزمور میں بھی گڈریا ناراض نظر آتا ہے اور اس کے لوگ اس سے التجا کرتے ہیں کہ وہ آکر اُن کو نجات دے۔حزقی ایل کی کتاب میں یہ ذکر ہوا کہ وہ گڈریا اپنے بکھرے ہوئے گلہ کو جمع کرکے اُن کے ملک میں لے جاتا ہے۔اس پیش گوئی میں وہ گڈریا اپنے گلہ کو شاہراہ پر سے لے جاتے ہوئے نظر آتا ہے۔وہ حلیم اور ہمدرد ہے وہ چھوٹے دودھ پیتے بچوں کی بھی فکر کرتا ہے۔مقابلہ کرو (یسعیاہ ۳۵: ۵) سے۔

فصل دوم

خداوند واحد خدا اور نجات دہندہ ہے

اس فصل میں یہ ذکر ہے کہ خورس بادشاہ نے بابل کو تسخیر کیا۔ نبی نے خورس کے کام کا بیان کیا جس کے ذریعہ اسرائیل رہائی پاتا ہے اور بابل اور دوسری قوموں پر خدا کی طرف سے سزا نازل ہوتی ہے۔ خورس کا وہی کام ہے جو اُس سے پہلے اسوریوں اور کسدیوں کو دیا گیا تھا۔ فرق صرف یہ ہے کہ اسوریوں نے اسرائیل کو سزا دی تھی لیکن خورس نے اُن کو مخلصی دی خورس صیّون کے دشمنوں کو فتح کرتا ہے اور بنی اسرائیل کو مخلصی اور رہائی بخشتا ہے۔

بنی اسرائیل خوشی کے گیت گاتے ہوئے بابل سے نکل جاتے ہیں۔ خداوند بیابان میں سے اُن کو لے جاتا ہے۔ چٹان سے پانی نکال کر اُن کی پیاس بجھاتا ہے۔ اُس وقت دنیا کے کناروں کے لوگ بھی خداوند کی طرف پھریں گے۔ اور ہر زبان اس کی اطاعت کی قسم کھائے گی۔

(یسعیاہ۴۵: ۲۱۔۲۵)۔

یہوواہ کے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں۔ وہی اکیلا خدا نجات دہندہ ہے۔ نبی نے یہ تصور حاصل کیا کہ آخر کار خود خدا ہی نہ صرف یہودیوں بلکہ ساری دنیا کو نجات دے گا۔ یسعیاہ کی کتاب کے پہلے حصے میں اس نجات میں مصر، اسور، ابی سینا اور صور بھی شریک ہوتے ہیں۔ صفنیاہ کی کتاب میں اہل کوش اور اہل لیبیا اس سے حصہ پاتے ہیں (یسعیاہ ۱۹: ۱۶۔ ۲۵؛ صفنیاہ ۳: ۸۔ ۲۰۔ ۸: ۱)۔

(زبور ۸۷) میں یہ ذکر تھا کہ غیر قومیں متبنیٰ (لے پالک) بنائی جاتی ہیں۔ مصر، بابل، فلسطین، صور اور کوش کیے بعد دیگرے خدا کے شہر میں شہری حقوق حاصل کریں گے۔ یرمیاہ نے بیان کیا کہ ساری قومیں نئے یروشلیم میں جمع ہوں گی (یرمیاہ ۳: ۱۴۔ ۱۸؛ ۸: ۶)۔

لیکن یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے میں پہلے دفعہ اس عالمگیر نجات کا ذکر ہوا جب کل نوع انسان مل کر واحد خدا اور نجات دہندہ کی پرستش کریں گے۔

(یسعیاہ ۴۸: ۱۷۔ ۲۲)۔

اس مقام میں جلاوطنی کی وجہ بتائی گئی کہ بنی اسرائیل نے خدا کے احکام کو پسِ پشت ڈال دیا تھا اس لئے وہ جلاوطن ہوئے ورنہ جو وعدے خدا نے ان سے کئے تھے وہ پورے ہوئے۔ ابراہیم کی نسل ریت کی طرح کثیر ولاتعداد ہوئی۔ اُن کا امن وامان سدا بہنے والے دریا کی طرح ہوا اور اُن کی راستبازی سمندر کی لہروں کی طرح لیکن وہ بحال کئے جائیں گے جیسے وہ مصر سے نکلے تھے ایسے ہی وہ بابل کی اسیری سے نکلیں گے۔

فصل سوم

خداوند صِیّون سے وفادار ہے

خداوند والدہ سے بھی زیادہ وفادار ہے۔ وہ کبھی صِیّون کو نہ بھولے گا۔ بلکہ وہ اُسے بحال کرے گا اور اُس کے بچوں کو بڑھائے گا۔ وہ اپنے بازو کو ننگا کرے گا۔ اور یروشلیم کو مخلصی دے گا۔ وہ بابل سے رحلت (کوچ) کریں گے اور ایک مقدس اُمت مقدس برتنوں کو اٹھائے ہوئے لے جائے گی۔ خداوند خود اُن کا ہراول اور چنڈاول ہو گا۔ بادشاہ اور ملکہ اُن کے دینی باپ اور دینی ماں ہوں گے۔ صِیّون کے نگہبان آمد کی خوشخبریاں سنائیں گے اور یروشلیم کے ویرانے تال دیں گے۔

(یسعیاہ ۴۹: ۱۴۔ ۲۳)

اس پیش گوئی میں خدا کی وفاداری کی تعریف کی گئی۔ وہ حلیم باپ ہے جیسے کہ وہ حلیم گڈریا تھا۔ پُرانا صِیّون تو برباد ہو گیا۔ خدا نئے صِیّون اور نئے یروشلیم کی بنیاد ڈالتا ہے۔

صِیّون کا جو رشتہ قوموں سے ہے اُس کا بھی بیان آیا ہے کہ وہ بھی اس نئے یروشلیم کی تعمیر میں حصہ لیں گے۔ وہ صِیّون کے خادم بنیں گے اور اُس کے بچوں کو اپنے کاندھوں پر اٹھالیں گے۔ وہ گویا دینی باپ اور دینی ماں بنیں گے۔

(یسعیاہ ۵۱: ۱۔ ۸)

اس مقام کے شروع میں صِیّون سے درخواست کی گئی کہ وہ قدیم وعدوں کو نہ بھولے اور اُس کو یقین دلایا گیا کہ خداوند صِیّون کو تسلی دے گا۔ مثلاً ابراہیم سے جو وعدہ کیا گیا تھا اُسے یاد دلا کر اُسے تسلی دی کہ وہ وعدہ پورا ہو گا۔ اُس کا ویرانہ باغ عدن کی طرح سرسبز اور شاداب ہو گا۔ یہاں یرمیاہ کا وہ مقام یاد آتا ہے جو تسلی کی کتاب کہلاتا ہے (یرمیاہ ۳۰، ۳۱ باب) اور حزقی ایل کا وہ وعدہ جو اس کی کتاب کے (حزقی ایل ۳۶: ۲۵۔ ۳۵) میں پایا جاتا ہے۔ پرانی زمین اور پُرانے آسمان کی جگہ نئی زمین اور نیا آسمان ہو گا۔

(یسعیاہ ۵۲: ۷۔ ۱۲)۔

اس مذکورہ بالا مقام میں یہ درخواست ہے کہ خداوند کا بازو جاگ اٹھے اور اپنی اُمت کو مخلصی دے۔ پہلے تو یہ ذکر تھا کہ صِیّون اور یروشلیم پہاڑوں پر سے خداوند کی آمد کا اعلان کر رہے ہیں۔ یہاں وہ مناد پہاڑوں پر ہیں جو لوگ امن و سلامتی کا پیغام اُن سے سنتے ہیں وہ اُن کی تعریف کے گیت گاتے ہیں۔ اُمت کو یہ حکم ہے کہ وہ بابل سے نکلے۔ پھر آخر میں ایک نیا خیال ہے۔ بابل سے نکلنا فرار کی صورت نہیں رکھتا جیسا کہ مصر سے۔ بلکہ یہ پُر امن پرستاروں کا خروج ہے جو مقدس لباس پہنے خدا کے مقدس برتنوں کو اٹھائے جاتے ہیں۔ جیسے مصر سے خروج کے وقت آگ اور بادل کا ستون اُن کا راہنما ہوا۔ اب خود خدا اُن کی رہبری کرتا ہے۔

اس مقام کے آخر میں اس قسم کی تصویر ہے جو خداوند کے بندے کی سرفرازی کی (یسعیاہ ۵۲۔ ۵۳ باب) میں دی گئی تھی مگر یہاں وہ تصویر صِیّون کی سرفرازی کی ہے جس نے کچھ عرصہ دکھ اٹھایا تھا۔

فصل چہارم

خداوند صِیّون کا تسلی دینے والا ہے

صِیّون تھوڑے عرصے کے لئے ترک کی گئی اوراس نے مصیبت اٹھائی لیکن خداوند اُس کا شوہر اور نجات دہندہ ہے۔ وہ اس سے وفادار ہے اوراسے اپنا صلح کا عہد عطا کرے گااور اُس کی سرزمین میں اُس کو بحال کرے گااور اُس کے بچے ایسی کثرت سے ہوں گے کہ وہ ہر طرف ٹوٹ پڑیں گے اور قوموں پر قبضہ کریں گے اور یروشلیم، قیمتی پتھروں سے بنایا جائے گا۔اُس کے سب بچے خداوند کے شاگرد ہوں گے اور ابد تک اس میں رہیں گے۔ (یسعیاہ۵۴: ۱۔۱۷)۔

اس نفیس نظم میں وہی خیال ظاہر کیا گیا جو (یسعیاہ۴۹: ۱۴۔۲۳) میں پایا جاتا ہے۔اوراس کے علاوہ ماقبل نبیوں مثلاً ہوسیع، صفنیا، یرمیاہ اور حزقی ایل نے جو خیال ظاہر کیا تھا اُس کا خلاصہ یہاں دیا گیا۔صِیّون کی دو مختلف حالتوں کا ذکر ما قبل بیانوں کی نسبت زیادہ صفائی سے کیا گیا ہے۔صِیّون جوانی کی جورو (بیوی) ہے جسے خداوند نے اُس کے گناہ کے باعث ترک کردیا تھا۔ خداوند اُس سے ناراض تھا اوراس نے بیوگی کی شرم اٹھائی۔ اُس کی جان ملول (غمگیں) ہوئی اور وہ مصیبت میں مبتلا ہوئی اور کوئی اُس کی تسلی دینے والا نہ تھا۔یہ بیوی جسے خداوند نے ترک کیا اُس بیوی کی یاد دلاتی ہے جس کا ذکر (ہوسیع ۲: ۳۔۲۰؛ یرمیاہ۳۳: ۱۴۔۲۲) میں ہوا۔ لیکن یہ ذلت صرف تھوڑی دیر تک رہے گی۔

خداوند وفادار ہے۔اُس کا عہد ٹوٹ نہیں سکتا اس لئے وہ پھر اُس کو قبول کرے گا۔ وہ اُسے یقین دلاتا ہے کہ وہ پھر کبھی اسے ترک نہ کرے گا۔ یہاں اُس عہد کی طرف اشارہ ہے جو نوح کے ذریعہ خدا نے باندھا تھا اور جس کا ذکر یرمیاہ نے کیا(یرمیاہ۳۳: ۱۴۔۲۲)۔

اس بحالی کے بعد اُس کی اولاد بکثرت ہوگی۔ یہاں بانجھ اور شادی شدہ عورت کی طرف اشارہ ہے کہ یہ بانجھ عورت جنے گی۔ لیکن جلاوطنی میں اس کے بچے مارے گئے اور منتشر ہوگئے جن پر راخل نوحہ کرتی ہے (یرمیاہ۳۱: ۱۵۔۱۶) لیکن بحالی کے بعد پھر اس کے اولاد ہوگی اور یروشلیم از سرنو تعمیر ہوگا اور اُس کی خوبصورتی اور شان پہلے یروشلیم سے کہیں زیادہ ہوگی۔اس نئے یروشلیم کا ذکر یرمیاہ اور حزقی ایل نبیوں نے بھی کیا۔اس کے ساتھ (مکاشفہ ۲۱ باب) کے نئے یروشلیم کا مقابلہ کرو۔

بحالی کے بعد امن وامان ہوگا جیسا کہ حزقی ایل نے ظاہر کیا تھا(حزقی ایل ۳۴: ۲۵؛ ۳۷: ۲۶ وغیرہ) خداوند خود اُس کا ہادی بنے گا(مقابلہ کرو صفنیاہ۳: ۱۶۔۱۷ اسے)۔اس میں سب سے بڑھ کر خیال یہ ہے کہ خدا ابد تک اُس کا تسلی دینے والا اور نجات دہندہ ہوگا(یرمیاہ۳۱: ۳۳۔۳۴؛ حزقی ایل ۳۶: ۲۵۔۳۵)۔

فصل پنجم

خداوند کی عبادت کا گھر ساری قوموں کے لئے ہو گا

نہ صرف ایماندار اسرائیل بلکہ ساری اجنبی قومیں بھی جو عہد اور سبت کی محافظت کرتی ہیں مقدس پہاڑ کی وارث ہوں گی کیونکہ خداوند فروتنوں اور خستہ دلوں کے ساتھ رہتا ہے اور اس کا گھر ساری قوموں کے لئے عبادت کا گھر ہو گا۔ راستباز صلح کے عہد کا لطف اٹھائیں گے لیکن شریروں کے لئے کوئی سلامتی نہیں۔ اس پر یہ حکم صادر ہوتا ہے کہ شاہراہ تیار کرو اور واپس آنے والے جلاوطنوں کے راستے سے ہر طرح کی رکاوٹ دور کرو۔

(یسعیاہ ۵۶: ۶۔۷) میں یہ پیش گوئی ہے کہ غیر قومیں بھی مسیحی زمانے کی برکتوں میں شریک ہوں گی اور خوجے جو پرانے عہد نامہ میں خارج کئے گئے وہ بھی نئے یروشلیم میں آباد ہوں گے اور پورے حقوق حاصل کریں گے۔

(یسعیاہ ۵۷: ۱۱۔۲۱)۔

اس مقام میں راستبازی اور شریروں کے درمیان امتیاز کا ذکر ہے۔ بُت پرست ہلاک ہوں گے۔ شریروں کے لئے کوئی سلامتی نہیں لیکن جو خداوند پر توکل کرتے ہیں وہ کوہِ مقدس کے وارث ہوں گے۔ مقابلہ کرو (یسعیاہ ۱۹: ۲۱؛ صفنیاہ ۳: ۱۰ وغیرہ۔ نیز دیکھو یسعیاہ ۴۲: ۱۴؛ ۴۰: ۳)۔

فصل ششم

صِیّون جہان کا نور ہے

خداوند کے بندے کا تصور (یسعیاہ ۶۱ باب) میں اعلیٰ درجے تک پہنچتا ہے لیکن اب صِیّون کی بحالی کا تصور کمال کو پہنچتا ہے۔

صِیّون میں خداوند کی آمد طلوع آفتاب کی طرح ہے جو اُسے روشن کرتا اور اُسے جہان کے لئے نور بناتا ہے۔ وہاں قومیں جمع ہوتی ہیں کہ اپنے خزانوں کے ساتھ صِیّون اور اُس کے خدا کی تعظیم کریں۔ اب وہ شہر قیمتی دھاتوں سے بنایا جائے گا۔ سلامتی اور راستبازی وہاں کے حاکم ہوں گے۔ سارے لوگ وہاں کے راستباز اور سارا شہر بالکل ذوالجلال ہو گا۔

(یسعیاہ ۶۰ باب)

یہ نظم ساری کتاب کا گویا موتی ہے۔ یہ (یسعیاہ ۴۹: ۱۴۔۲۳) پر مبنی ہے۔ پہلے حصے میں صِیّون کو حکم ہے کہ اُٹھے اور اپنی روشنی چمکائے تاکہ دیگر قومیں اور اُن کے بادشاہ اُس کی روشنی میں چلیں۔ اس میں خداوند آفتاب کی طرح طلوع ہوا ہے تاکہ اُس کی روشنی دنیا کی حدوں تک پہنچے۔ یہ اُس خیال کی توسیع ہے جو یرمیاہ کی کتاب میں تھا کہ سارا شہر خداوند کا تخت ہے اور سراسر مقدس ہے (یرمیاہ ۳: ۱۴۔۱۸؛ ۳۱: ۴۰)۔ اس شہر کا نام یہوواہ شمی اور یہوواہ صدقنو (یرمیاہ ۳۳: ۱۶؛ حزقی ایل ۴۸: ۳۵) ہو گیا۔ پھر صِیّون کو حکم ہے کہ اپنی بحال شدہ اولاد کو دیکھے جن کو غیر قومیں نوکروں کی طرح اٹھائے چلی آتی ہیں (یسعیاہ ۴۹: ۱۸۔۲۲)۔ وہ نہ صرف اُس کی اولاد کو لاتی ہیں بلکہ اپنے خزانوں کو بھی۔ اُس کے دوسرے حصے میں وہ فاختاؤں کے جھنڈ کی طرح اپنے گھونسلوں کی طرف اڑے چلے آتے ہیں۔

تیسرے حصہ میں اُس کی ذلت کی حالت کا اس کی سرفرازی سے مقابلہ کیا گیا۔ اُس کے دشمنوں کی اولاد اُن کے پاؤں تلے ذلیل پڑی ہے(یسعیاہ۴۹: ۲۲۔۲۳)۔اب اُس کی سلامتی محفوظ ہوگئی(یسعیاہ۵۴: ۱۳۔۱۷)۔اب اس شہر کی دیواریں پتھر کی نہ ہوں گی نہ ہیرے موتیوں کی جیسا کہ پہلے ذکر ہوا(یسعیاہ۵۴: ۱۱۔۱۲)۔بلکہ اُن کا نام نجات اور حمد ہوگا(یسعیاہ۲۴: ۷؛۲۶:۱)۔

آخری حصہ میں پھر وہی بیان ہے جو پہلے حصہ میں گزرا کہ خداوند اُن کا آفتاب اور چاند ہوگا۔اور اسے موجودہ چاند اور سورج کی ضرورنہ ہوگی۔ موسوی شریعت میں جن برکتوں کا وعدہ تھا وہ اب پوری ہوتی ہیں (دیکھو استثنا۳۲: ۳۰؛احبار۲۶: ۸)صِیّون کے اس جلال کا کمال نئے یروشلیم میں دکھایا گیا(مکاشفہ ۲۱: ۲۲۔۲۷؛۲۲: ۵)۔

(یسعیاہ ۶۲ باب) میں اس خیال کو یوں ظاہر کیا گیا ہے کہ صِیّون کا نام پہلے متروکہ اور خرابہ ہوگیا تھا لیکن اب اُس کا نیا نام بعولا (شادی شدہ) اور حفظیباہ (میری خوشی مجھ میں) ہوگا۔خداوند اُس پر ایسی خوشی کرے گا جیسے شوہر اپنی دلہن کے لئے کرتا ہے اور وہ اسے اپنے جلال کا تاج بنائے گا۔ خداوند دیر تک خاموش نہ رہے گا۔جو نگہبان دیواروں پر بیٹھے ہیں وہ چپ نہیں رہ سکتے۔آمد نزدیک ہے نقیب یا مناد پکار رہے ہیں کہ "راہ تیار کرو" یہ اشتہار زمین کے کناروں تک جا پہنچا ہے کہ نجات آرہی ہے"۔

(یسعیاہ۶۲ باب)

جو خیال پہلے دو نبوتوں (یسعیاہ ۴۲: ۱۴؛۵۷: ۱۱) میں ظاہر کیا گیا تھا وہ یہاں اکٹھا کردیا گیا ہے۔اب وہ دونام (متروکہ اور خراب) ترک کردیئے گئے۔اب تو وہ خداوند کے تاج کا موتی بن گئی اور اسے نئے نام بعولاہ اور حفظیباہ دئے گئے۔صِیّون کی شادی کے متعلق جو پہلی پیش گوئیاں تھیں(ہوسیع ۲: ۱۹)۔خاص کر(صفنیاہ ۳: ۱۷؛یسعیاہ۵۴: ۵)وہ یہاں جمع کردی گئیں۔نگہبان دیواروں پر سے چلاتے ہیں جیسے (یسعیاہ ۵۲: ۸)میں تھا۔اب یہ اعلان ہے کہ خداوند آتا ہے نجات آرہی ہے۔

فصل ہفتم

نیا یروشلیم۔نئے آسمان اور نئی زمین

(یسعیاہ ۶۳۔۶۶ باب) کے آخر تک بطور تتمہ (کتاب کا وہ زائد حصہ جو اخیر میں لگادیتے ہیں،بقیہ،خاتمہ) کے ہیں(۶۳: ۷سے ۶۴ باب) کے آخر تک ایک نوحہ اور التجا ہے۔اس میں کوئی پیش گوئی نہیں۔(۶۵، ۶۶ باب)بطور مکاشفہ کے ہیں۔

خداوند کی آمد کا یہ نتیجہ ہوگا کہ نئے آسمان۔نئی زمین اور نیا یروشلیم پیدا ہوگا۔وہاں نہ رونا ہوگا نہ قبل ازوقت موت۔بلکہ لوگ بڑی خوشی منائیں گے۔خداوند دریا کی طرح صِیّون کو سلامتی بخشے گا۔بحالی سے قومیں حصہ پائیں گی اور نئی کہانی ان نذرانوں میں شریک ہوں گی۔ہر نئے چاند اور سبت کو خداوند کے سامنے بڑا مجمع ہوا کرے گا لیکن شریر ان برکتوں میں سے حصہ نہ پائیں گے۔اُن پر آگ اور تلوار نازل ہوگی۔بمقدس شہر کے باہر اُن کی لاشیں کوڑے کرکٹ کی جگہ سڑیں گی اور جلیں گی۔

(یسعیاہ۶۵: ۱۷۔۶۶ باب) کے آخر تک

یہ مکاشفہ پہلے مکاشفات کی نسبت کچھ زیادہ قابل غور ہے۔ نبی نے نئے آسمان، زمین اور نئے یروشلیم کو دیکھا اور خدا کی آمد نے ان کو وجود دیا۔ اس باب کے شروع میں بھی اسی قسم کا مکاشفہ تھا۔ وہاں یہ ذکر تھا کہ زمین شکستہ ہوئی۔ وہ متوالے کی طرح ڈگمگائی۔ وہ گرے گی اور پھر نہ اٹھے گی (دیکھو یسعیاہ ۲۴: ۱۰، ۱۹۔ ۲۰؛ ۲۵: ۷۔ ۸) لیکن وہاں اُن کی بحالی اور نئے بننے کا کچھ ذکر نہ تھا۔ لیکن اس مکاشفہ میں پُرانی زمین، آسمان اور یروشلیم کی جگہ سے نیا آسمان، زمین اور یروشلیم پیدا ہوتا ہے۔ اس مکاشفہ میں پہلے نبیوں کی نبوتوں سے بھی کچھ لیا گیا تا کہ تصویر کو مکمل کیا جائے۔ مثلاً عاموس اور یسعیاہ کے مکاشفہ سے (عاموس ۹: ۱۱۔ ۱۵؛ یسعیاہ ۱۱: ۱۔ ۵)۔

اس نبوت میں اُن سب سے یہ درخواست ہے جو یروشلیم کو پیار کرتے ہیں کہ وہ اس کے ساتھ خوشی منائیں۔ اس کے بعد عدالت وسزا کا ذکر ہے کہ خدا آگ اور تلوار لے کر بُت پرستوں کو تباہ کرنے کو آتا ہے۔ اس میں (یسعیاہ ۴۹، ۶۰ باب) کی پیش گوئیوں کی توسیع ہے۔ قومیں اپنے نذرانے لائیں گی جیسے بنی اسرائیل لائیں گے۔ ان میں لاویوں کے کاہن چنے جائیں گے۔ یوں نہ ہیکل ساری قوموں کے لئے دعا کا گھر بنے گا (یسعیاہ ۵۶: ۶۔ ۷)۔

آخر میں یہ مقابلہ دکھایا گیا ہے کہ شہر کے اندر تو راستباز عبادت کے لئے جمع ہیں اور باہر شریروں کی لاشیں گل سڑ رہی ہیں۔ ایک طرف تو مخلصی یافتہ لوگوں کی دنیا ہے اور دوسری طرف شریروں کے لئے جہنم ہے۔ آئندہ زندگی کی جھلک نظر آتی ہے جو مسیح کے زمانہ میں حاصل ہوگی۔ یہودی جہنم اور نئے عہد نامہ کے دوزخ کا مسئلہ یہاں نظر آتا ہے (۲۔ پطرس ۳ باب؛ مکاشفہ ۲۱ باب)۔

اس پیش گوئی کا رشتہ حزقی ایل کی کتاب سے ہے۔ اگر حزقی ایل کو (یسعیاہ ۴۰۔ ۶۶ باب) تک کی خبر ہوتی ہے تو وہ اپنی پیش گوئی نہ کرتا کیونکہ وہ ایک طرف تو موسوی شریعت سے متفرق ہے اور دوسری طرف (یسعیاہ ۴۰۔ ۵۵) تک کے باب سے۔ یہ مشکل اس طرح حل ہو سکتی ہے کہ حزقی ایل نبی مسیحی تصورات میں یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے کی مصنف سے نیچی جگہ پر کھڑا ہے۔ اس دوسرے حصہ کے مصنف کے سامنے حزقی ایل ، یرمیاہ اور جلاوطنی کی اور ماقبل پیش گوئیاں موجود تھیں اس لئے اُس کی نظر زیادہ بلندی تک پہنچی۔

تیراھواں باب

دانی ایل نبی

حضرت دانی ایل بلحاظ عہدے کے نبی نہ تھے بلکہ ایک دانا حکیم۔ان کی پیش گوئیاں رویتوں یاخوابوں کی تعبیر کے طور پر ہیں جیسے یوسف مصر میں کرتے تھے۔اس کتاب کے سواحضرت دانی ایل کا ذکر بہت کم ملتاہے۔وہ شریف خاندان سے تھے اور یاہویکین کی سلطنت کے تیسرے سال اسیر ہو کر بابل کو گئے۔اور شاہِ بابل نبوکدنضر کے زمانے سے لے کر خورس بادشاہ کے زمانے تک کام کرتے رہے۔یہ کتاب عزرا کی کتاب سے مشابہ ہے۔ عبرانی اور ارامی زبان میں لکھی گئی چنانچہ (۲:۵۔۷باب) کے آخر تک تو ارامی زبان میں ہے اور باقی کتاب عبرانی زبان میں۔

اس کتاب کے پہلے چھ باب تو ترتیب وقت کے مطابق ہیں۔(۱۔۴باب)تک میں نبوکدنضر کا بیان ہے۔(۵باب)میں بیلشفر کی ضیافت کا ذکر ہے۔(۶باب)میں دارابادشاہ کے عہد سلطنت کاجب ان کو شیروں کی ماند سے مخلصی ملی۔اور اس باب کے آخر میں یہ لکھاہے "پس دانی ایل دارا سلطنت اور خورس فارس کی سلطنت میں کامیاب رہا"(دانی ایل۶ :۲۸)ان بابوں میں مصنف نے دانی ایل اور اُس کے تین رفیقوں کے قصے جمع کئے ہیں۔

ترتیب وقت کے لحاظ سے اس کتاب کا دوسرا حصہ ایک الگ مجموعہ جس کے شروع میں اس خواب کا ذکر ہے جو دانی ایل نے بیلشفر بادشاہ کی سلطنت کے پہلے سال میں دیکھا(۷باب) پھر اُس رویا کا بیان ہے جو شاہ بیلشفر کے تیسرے سال دیکھا (۸باب)۔پھر وہ رویا جو اُس نے دارا کی سلطنت کے پہلے سال میں دیکھی (۹باب)اور آخر میں وہ رویا جو اس نے خورس کے تیسرے سال میں دیکھی (۱۰۔ ۱۲باب)ان میں سے پہلی رویا ارامی زبان میں لکھی گئی اور باقی عبرانی زبان میں۔اس لئے یہ دوسرا حصہ دانی ایل نبی کے خوابوں اور رویتوں کا مجموعہ ہے۔اس حصے میں کبھی تو حضرت دانی ایل کے صیغہ متکلم آیاہے۔اور کبھی صیغہ غائب کتاب میں اس بات کا کوئی دعوٰی نہیں کہ وہ حضرت دانی ایل کی تصنیف ہے۔اس میں وہ کہانیاں جمع کی گئیں جو حضرت دانی ایل اور اُن کی رویتوں کے بارے میں مشہور تھیں۔اس کتاب کا مولف غالباً مکابی زمانے سے تعلق رکھتاہے۔ستروں کے یونانی ترجمے میں کئی ایک اپوکرفل قصے وغیرہ بھی زائد ڈالے گئے۔

البتہ عام رائے یہی چلی آتی ہے کہ یہ کتاب خود حضرت دانی ایل کی تصنیف ہے۔یہاں سب سے بڑا سوال یہ نہیں کہ اس کا مصنف یا مولف کون تھا؟ بلکہ یہ ہے کہ آیا تواریخی طور پر یہ قابل اعتبار ہے یا نہیں۔کتاب کی اندرونی شہادت سے یہ ثابت ہوتاہے کہ یہ کتاب بذریعہ الہام لکھی گئی۔ جنہوں نے اس کتاب پر شک کیا وہ فوق العادت معجزوں اور پیش گوئیوں کے قائل نہیں چونکہ اس کتاب میں فوق العادت عنصر غالب جاتاہے اس لئے اُنہوں نے اس کے معتبر ہونے پر اعتراض کیا۔جو قصے اس میں مندرج ہیں اُن کا عام سبق یہ ہے کہ خدا سے وفادار رہو۔اس میں تو کچھ شک نہیں کہ یہ پیش گوئیاں حضرت دانی ایل کی ہیں جو جلاوطنی کے زمانے میں اس کو عطا ہوئیں اگرچہ وہ مکابیوں کے زمانے میں کتاب کی صورت میں جمع ہوئیں۔

فصل اوّل

ابنِ آدم کی سلطنت

دانی ایل نبی نے بیان کیا کہ اس جہان کی سلطنتیں خدا کی سلطنت کی مخالف ہیں۔اُن کا ذکر اُس بُری اور خوفناک مورت کے ذریعہ ہوا جس کے چار حصے ہیں جو یکے بعد دیگرے شان وشوکت میں تنزل کرتے جاتے ہیں اور مغائرت (غیریت،اجنبیت) کا عنصر بڑھتا جاتا ہے۔نیز ان چار حیوانوں کے ذریعہ کیا گیا جو یکے بعد دیگرے سمندر سے نکلتے ہیں اور تشبیہی اعداد (۳،۴،۱۰) کے ذریعہ ظاہر کیا گیا کہ ان سلطنتوں کی وسعت بڑھتی جاتی ہے۔آخری حیوان میں سے ایک چھوٹا سینگ نکلتا ہے۔وہ مخالف مسیح ہے۔خدا کی سلطنت کو اس چھوٹے پتھر سے تشبیہ دی گئی جو بلاہاتھ لگائے پہاڑ میں سے کاٹا گیا۔اس پتھر نے اس مورت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور بڑھتے بڑھتے ایک بڑا پہاڑ بن گیا جس سے زمین معمور ہوگئی۔ابن آدم بادلوں کے تخت پر سوار ہو کر مخالفِ مسیح اور اُن حیوانوں کو ہلاک کرنے آتا اور عالمگیر سلطنت کی لگام اپنے ہاتھ میں لیتا ہے۔قدیم الایام بھی شعلوں کے تخت پر بیٹھ کر عدالت کے لئے آتا ہے۔وہاں سے آگ کی ندی بہ نکلتی ہے۔

دانی ایل نبی کی کتاب میں مسیح کی سلطنت کے ذریعہ دنیا کی بادشاہیوں کی تباہی دونشانوں کے ذریعہ بتائی گئی۔ایک تو نبوکدنضر کے خواب میں (دوسرا باب)۔دوم دانی ایل کی رویت میں (۷باب)۔

(دانی ایل ۲: ۳۱۔۴۵)۔

اس خواب میں یہ بالکل ایک نئی تصویر ہے جو ماقبل پیش گوئیوں میں نہیں پائی جاتی۔نہ حزقی ایل کی کتاب میں جہاں نشانوں اور تشبیہوں کو بہت استعمال کیا گیا۔یہ تصویر دھاتوں سے بنی ہے۔اس لئے دنیا کی سلطنتوں کا یہ مناسب نشان تھا اور پہاڑ سے بلاہاتھوں کے کاٹا گیا۔پتھر خدا کی سلطنت کی موزوں علامت تھی۔لیکن یہ خواب تن تنہا نہیں۔اس کے ساتھ دانی ایل کی رویت کو پڑھیں جس میں دنیا کی سلطنتوں کا بیان چار حیوانوں کے ذریعہ کیا گیا۔جو سمندر میں سے یکے بعد دیگرے نکلتے ہیں۔ان کے بالمقابل ابن آدم اور قدیم الایام کو پیش کیا ہے اس لئے ان دونوں نشانوں کا مطالعہ اکٹھا کرنا چاہیے۔

(دانی ایل ۷: ۲۔۲۷)۔

ان سلطنتوں کی تعداد چار ہے اُس مورت میں تو یہ سب پیوستہ ہیں لیکن (ساتویں باب) میں یہ سلطنتیں یکے بعد دیگر سے برپا ہوتی ہیں۔ان کی تفسیر مختلف علمانے مختلف طور سے کی ہے۔عام رائے یہ ہے کہ چوتھی سلطنت روم کی سلطنت ہے جس میں وہ ساری باتیں پوری ہوتی ہیں جو ان دو تصویروں میں پیش کی گئی ہیں۔عدد (۴) کسی شے کی ازحد وسعت کے لئے آتا ہے۔یہ سلطنتیں یکے بعد دیگرے برپا ہو کر دنیا کے چاروں کناروں سے خدا کی اُمت کو مطیع اور زیر کرتی ہیں۔

سونے کا سر اور شیر پہلی سلطنت کا نشان اور چاندی کا سینہ اور بازو اور ریچھ جس کے منہ میں تین پسلیاں تھیں مادی فارسی سلطنت کا نشان تھیں۔ان تین پسلیوں سے عموماً مصر، بابل اور لدیا مراد لی جاتی ہے جن کو مادی سلطنت نے فتح کیا تھا۔پیتل کا پیٹ اور رانیں اور وہ چیتا جس کے چار سر تھے وہ یونانی سلطنت تھی جو سکندر اعظم اور اُس کے چار جانشینوں نے قائم کی۔چار سروں اور چار پاؤں سے سکندر اعظم کے چار جانشین مراد ہیں جن میں

سکندر کی سلطنت منقسم ہو گئی۔ لوہے کی ٹانگیں۔ مٹی اور لوہے کے پاؤں اور خوفناک حیوان جس کے دس سینگ تھے وہ رومی سلطنت کا نشان تھا۔ ان دس سینگوں سے رومی سلطنت کے وہ مختلف حصے مراد ہیں جن میں وہ سلطنت تقسیم ہو گئی۔ عدد دس کمال کا نشان ہے۔ ان اعداد (۳، ۴اور ۱۰) سے ظاہر ہے کہ یہ سلطنتیں وسعت میں تو بڑھتی لیکن عظمت، شوکت واتفاق میں گھٹتی گئیں۔ اس چوتھی اور آخری سلطنت میں سے ایک چھوٹا سینگ نکلتا ہے جس کی آدمی کی سی آنکھیں ہیں اور جو بہت بڑی باتیں بولتا اور مقدسوں کے ساتھ جنگ کرتا ہے جب تک کہ قدیم الایام ظاہر نہیں ہوتا۔

یہ چھوٹا سینگ کوئی چھوٹی باغی طاقت ہو گی جس نے چند دیگر سینگوں کو توڑا یا مغلوب کیا۔ یہ چھوٹا سینگ یا حکومت مغرور، ظالم اور مقدسوں کو ستانے والی ہے۔ اس سینگ کا جو حلیہ دیا گیا اس سے ظاہر ہے کہ وہ کوئی خاص شخص ہے۔ یہ مخالفِ مسیح ہے ساتویں باب میں جس چھوٹے سینگ کا ذکر ہوا اس کو بعضوں نے سمجھا کہ یہ وہی ہے جس کا ذکر (آٹھویں باب) میں آتا ہے لیکن غالباً یہ درست نہیں کیونکہ ایک کا تعلق تو تیسری سلطنت سے ہے اور دوسرے کا چوتھی سلطنت سے۔ یوں پہلا سینگ دوسرے کا گویا پیش خیمہ ہے چھوٹے سینگ کے بارے میں جو لکھا گیا وہ انطاکس اپی فینی اُس کی تاریخ پر بہت کچھ صادق آتا ہے لیکن بعض اُمور ایسے ہیں جو جلاوطنی کے زمانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یوں مفسروں میں بہت اختلاف ہے۔ اس پیش گوئی کو سمجھنے کے لئے ہم ان امور کا لحاظ رکھیں کہ نام بیج یا نسل، بیٹا اور بندہ نبیوں کے کلام میں ایک بیج کی طرح بڑھتے بڑھتے مسیح میں تکمیل پاتے ہیں۔ اس تشبیہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ قرین قیاس (وہ بات جسے عقل قبول کرے) ہے کہ دنیا کی سلطنتیں وسعت اور طاقت میں بڑھتے بڑھتے ایک مخالف مسیح کی شکل میں ظہور پائیں گی جسے مسلمانوں کی اصطلاح میں دجال المسیح کہا جاتا ہے اور یہ دجال مسیح کی آمد ثانی سے پیشتر برپا ہو گا۔

اس مخالفِ مسیح کے زمانے میں خدا کی اُمت کی مصیبتیں بہت بڑھ جائیں گی اُن کو اُن کے مذہب کے باعث سخت ایذا دی جائے گی۔ لیکن اس مخالفِ مسیح کا زمانہ بہت محدود اور قلیل (تھوڑا) ہو گا۔ نبیانہ کلام میں یہ تین اوقات اور آدھا کہلاتا ہے یعنی نبیانہ زبان میں نصف ہفتہ کیونکہ خدا نے یہ زمانہ گھٹا دیا۔ خدا اس ظالم مخالفِ مسیح کو سزا دینے آئے گا۔

یہ پتھر جو بلا ہاتھوں کے پہاڑ سے کاٹا گیا اور جس نے بڑھتے بڑھتے زمین کو بھر دیا مسیح کی سلطنت کا نشان ہے۔ اس قسم کی پیشین گوئی (یسعیاہ ۲: ۱؛ میکاہ ۴: ۱) میں بیان ہوئی۔ یہ اس تاک کی مانند ہے جس کا ذکر مزمور ۸۰: ۱۰۔ ۱۲ میں ہوا اور اس شاخ کی مانند جس کا ذکر حزقی ایل نے کیا (حزقی ایل ۱۷: ۲۲۔ ۲۴) اسی طرح یہ ابن آدم بمقابلہ جنگلی حیوانات کے مسیح کی سلطنت کا نمائندہ ہے۔ یہ ابن آدم بادلوں پر سوار ہو کر قدیم الایام تک پہنچتا ہے اور اُس کو ابدی سلطنت دی جاتی ہے۔ قدیم الایام کی آمد خدا کی آمد ہے جو آگ کے شعلوں کے تخت پر بیٹھا ہے اور جس کے تخت سے آگ کی ندیاں بہ نکلتی ہیں۔ یہ شعلے اُس کے غضب کا اظہار ہیں۔ یہ فضل کی ندیوں کی ضد ہیں (یوایل ۴: ۱۸۔ زبور ۴۶: ۵۔ یسعیاہ ۳۳: ۲۱ حزقی ایل ۴۷: ۶۔ ۱۲) الغرض خدا کی اور مسیح کی یہ آمد سزا کے لئے ہے اور نئے عہد نامے کے مطابق یہ آمد ثانی ہے۔

یہ نبوت ماقبل نبوتوں سے اس امر میں امتیاز رکھتی ہے کہ اس میں اعمال ناموں اور کتابوں کا ذکر آتا ہے جن کی بناء پر سزا دی جاتی ہے اور اُس آگ کی ندی کا ذکر ہے جس میں خدا کے دشمن پھینک دئے جائیں گے۔ یہ جہنم کی آگ کی دوسری صورت ہے (یسعیاہ ۶۶: ۲۴؛ مکاشفہ ۲۰: ۹۔ ۱۱)۔

فصل دوم

آخری ایام

دانی ایل نے پیش گوئی کی کہ ستر (۷۰) مقدس سالی ہفتے یروشلیم کے دوبارہ بنانے کے حکم سے لے کر دنیا کے آخر تک گزریں گے۔ آخری ہفتے کے دن بتائے گئے ہیں۔اس آخری سالی ہفتے کے وسط میں بڑی مصیبت ہوگی۔ مسیح مارا جائے گا۔عبادت موقوف ہوگی اور مقدس شہر برباد ہوگا۔ یہ مصیبت نصف ہفتے سے کچھ زیادہ دیر تک رہے گی۔اور پھر کچھ تھوڑے ہفتے کے بعد برکت نازل ہوگی۔مرُدوں کی قیامت اور عدالت کا دن آئے گا جب راستبازوں کواُن کی میراث ملے گی اور وہ ہمیشہ تک ستاروں کی طرح چمکیں گے۔

دانی ایل کی کتاب کے دوسرے حصے میں یہ دو مسیحی پیش گوئیاں ہیں جن کا مطالعہ اکٹھا ہونا چاہیے دانی ایل نے دارا بادشاہ کے پہلے سال میں دعا مانگی اور اُس کا جواب (دانی ایل ۹: ۲۴۔ ۲۷) میں قلمبند ہے۔اس جواب میں اُس زمانے کی پیش گوئی ہے جو مسیح کی آمد اور آخری زمانوں تک پہنچتی ہے(دانی ایل ۹: ۲۴۔ ۲۷)۔

دوسری رویا خورس بادشاہ کے تیسرے سال میں دکھائی گئی۔ان پیش گوئیوں کا مطلب اس امر کے سمجھنے پر حصر(احاطہ کرنا، گھیرنا) رکھتا ہے کہ ستر (۷۰) ہفتوں سے کونسا زمانہ مراد ہے۔اس کے متعلق تین مختلف رائیں ہیں۔

(۱۔) قدیم رائے یہ تھی کہ اُن کا تعلق مسیح کے جسم میں ظاہر ہونے اور اُس کی موت اور رومیوں کے ذریعہ یروشلیم کے برباد ہونے سے ہے۔

(۲۔) زمانہ حال کے مفسر یہ لکھتے ہیں کہ ان دونوں مقاموں کا تعلق انطاکس اپی فینس کے زمانے سے ہے۔

(۳۔) بعض قدیم بزرگ اور زمانہ حال کے چند مفسروں کا یہ خیال ہے کہ ان کا تعلق اُس زمانے سے ہے جو جلاوطنی کے اختتام سے شروع ہو کر مسیح کی آمدِ ثانی تک پہنچتا ہے۔اُس زمانے میں خدا کی سلطنت کے نشوونما کا ذکر ان میں ہے۔

پہلے تو یہ سوال لازم آتا ہے کہ آیا یہاں ستر (۷۰) ہفتوں کو دو حصوں پر منقسم کریں؟ (۶۲) ہفتوں کو پہلے سات (۷) ہفتوں سے ملائیں یا تین حصوں پر تقسیم کریں یعنی سات (۷) ہفتے۔ (۶۲) ہفتے اور ایک ہفتہ ؟

اس تیسری تاویل میں یہ مشکل ہے کہ مسیح کے کاٹے جانے کی تسلی بخش تشریح نہیں ہوتی ۔ علاوہ ازیں مسیح کی آمد اور آخر کے درمیانی (۶۲) ہفتوں کا دراز زمانہ عہد عتیق کی پیش گوئی کے مطابق نہیں کیونکہ وہاں آمد اوّل اور آمدِ ثانی میں امتیاز نہیں کیا گیا۔یہ امتیاز صرف نئے عہد نامے ہی میں پایا جاتا ہے۔عبارت کے پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خورس کے حکم کے نافذ ہونے سے مسیح شاہزادہ کی آمد تک (۶۹) ہفتے گزریں گے اور آخری ہفتہ مسیح کی آمد کا ہفتہ ہے جس کے وسط میں مسیح مارا جاتا ہے اور پُرانے عہد کی عبادت ختم ہو جاتی ہے۔مقدس شہر برباد اور نیا عہد قائم ہوتا ہے۔ یوں نبی نے زمانے کے آخر تک نگاہ ڈالی۔دانی ایل میں مسیح کے مارے جانے کا ذکر کوئی نئی بات نہیں۔یسعیاہ میں خداوند کے بندے کے مارے جانے کا اور جلاوطنی کے مزامیر میں اُس کے دکھوں کا ذکر ہم معلوم کر چکے ہیں (زبور ۲۲: ۱۶)۔ جلاوطنی کے زمانے میں مسیح کے دکھ اٹھانے کا ذکر خاص مضمون کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن سیدنا مسیح کی آمدِ اوّل سے اس کے پورے معنی ظاہر نہ ہوئے۔

ہم اس تاویل کو قبول نہیں کر سکتے کہ اس نبوت کا تعلق ان مصیبتوں سے ہے جو انطاکس اپی فینس کے زمانے میں خدا کی اُمت نے اٹھائیں ممکن ہے کہ ممسوح یا مسیح سے مراد کوئی سردار کاہن ہو جو اُس زمانے میں مارا گیا یا کوئی سردار مراد ہو جس نے یہودیوں کی مدد کی۔ لیکن یہ تو بیان اسرائیل کے شہزادے اور خداوند کے ممسوح کا ہے۔البتہ مکابی زمانے میں کسی نے یہ سمجھا کہ یہاں انطاکس کے زمانے کی ایذا رسانی کا ذکر ہے۔زیادہ سے زیادہ یہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ انطاکس کے زمانے کی ایذا رسانی اس بڑی مصیبت کا پیش خیمہ تھا نہ کہ تکمیل۔

آخری پیش گوئی میں آخری ہفتے کی زیادہ توسیع ہے۔ یرمیاہ نے جو ستر (۷۰) سالوں کی اسیری کی پیش گوئی کی تھی (یرمیاہ۲۹: ۱۰) وہ شاید (دانی ایل ۹ باب) کے ستر (۷۰) ہفتوں کی پیش گوئی سے تعلق رکھتی ہو کہ یروشلیم کے از سر نو بنانے کے حکم سے لے کر مسیحی زمانے کے آخر تک پہنچے۔ یوں ستر (۷۰) ہفتے کے آخری ہفتے کے دن بتائے گئے۔ سالی ہفتے کے کل ایام ۲۵۲۰ دن ہیں جن میں سے ۱۲۹۱ کا ذکر ہوا یعنی سالی ہفتے کے نصف دنوں سے (۳۰) دن زیادہ۔ اور (۱۳۳۵) دن یا (۴۵) دن زیادہ۔ اسی قسم کے اعداد کا ذکر آٹھویں باب میں ہوا یعنی (۲۳۰۰) صبح وشام جو (۶-18/7) سالی دنوں کے برابر ہیں یعنی سالی ہفتے کا ایک بہت بڑا حصہ۔ تیسری سلطنت کے چھوٹے سینگ کی ایذا رسانی تو قریباً سارے سالی ہفتے تک رہے گی۔ لیکن چوتھی سلطنت کے چھوٹے سینگ کی ایذا رسانی صرف نصف ہفتے تک یا اس سے ذرا زیادہ عرصے تک۔

آخری برکت نہ صرف اُن ہی کے لئے ہوگی جو اُس وقت زندہ ہوں گے بلکہ وفادار دانی ایل اور اُن لوگوں کے لئے بھی جن کے ذریعہ دوسرے لوگ راستباز بن گئے۔ یعنی فی الحقیقت مرُدوں کی قیامت ہوگی۔ مرُدوں کی قیامت کی تین پیش گوئیاں پائی جاتی ہیں (ہوسیع ۱۳: ۱۴؛ حزقی ایل ۳۷: ۷۔ ۱۴؛ یسعیاہ ۲۶: ۱۹)۔

یہاں پہلی دفعہ مسیحی تصور میں افراد کی قیامت کا ذکر آتا ہے۔ بعضوں کی قیامت ابدی اجر پانے کے لئے ہوگی اور بعضوں کی ابدی ذلت وندامت اٹھانے کیلئے جو راستباز مردوں میں سے جی اٹھیں گے وہ مقدس زمین کی برکتوں میں شریک ہوں گے۔ لیکن عام قیامت کا مکاشفہ کہ راستباز اور شریروں سبھوں کی قیامت ہوگی اب تک نہ ملا۔ وہ مکاشفہ نئے عہد نامہ میں آکر ظاہر ہوا۔

چودھواں باب

بحالی کے زمانے میں مسیحی تصور

کسدی سلطنت کی بربادی اور فارسی سلطنت کا قیام خدا کی طرف سے وقوع میں آیا۔ اور یہ خدا کی اُمت کی خاطر ہوا۔ خورس یہودیوں پر مہربان تھا۔ اُس نے اُنہیں اجازت دی کہ یروشلیم کو واپس جائیں اور ہیکل اور عبادت کو بحال کریں۔ یہودی نبیوں نے اس کی پیش گوئی کی تھی۔ اس کے پورا ہونے پر خدا کے بندوں کی اُمید بہت بڑھ گئی۔ اُن کو وہ عجائبات یاد آئے جب اُس قوم نے مصر سے رہائی پائی اور بیابان میں سے گذر کر کنعان کو گئے۔ یسعیاہ یرمیاہ اور حزقی ایل کی نبوتوں سے اُن کی دلیری زیادہ ہوئی۔ اب اُن کو یقین ہو گیا کہ خدا آئے گا اور اُن کے آگے آگے صِیّون کو جائے گا اور اُس کا یہ ظہور پہلے ظہوروں سے زیادہ شاندار ہوگا۔

(۶۸ مزمور) میں بھی یہ خیال ظاہر کیا گیا جس سے یہ گمان پیدا ہوتا ہے کہ یہ مزمور اسی زمانہ میں تیار ہوا۔

فصل اوّل

خداوند کا کُوچ کرنا

(زبور ۶۸) میں یہ بیان ہے کہ خدا صِیّون کی طرف کوچ کر رہا ہے وہ اپنے سارے دشمنوں پر فتح پا کر خوشی کرتا ہے۔ جن اسیروں کو اُس نے چھڑایا وہ دھوم دھام کے ساتھ غنیمت کا مال ساتھ لے کر اپنے ساتھ صِیّون کے مقدس میں لاتا ہے اور کوش اور ساری قومیں اس کی عبادت اور تعریف میں شریک ہوتی ہیں۔

اس مزمور کے پانچ (۵) حصے ہیں اور ہر حصے میں پندرہ پندرہ آیتیں ہیں اور یہ دبورہ کے گیت کے نمونے پر بنایا گیا اور یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے کے مولف کے تصورات اس میں پائے جاتے ہیں۔ پہلے حصے میں یہ ذکر ہے کہ جب خدا ظاہر ہوگا تو شریر دھوئیں کی طرح بھاگیں گے اور موم کی طرح پگھل جائیں گے (مقابلہ کرو گنتی ۱۰: ۳۵ سے) لیکن راستباز خوشی کے نعرے ماریں گے۔

اس حصے کے آخر میں یہ ذکر ہے کہ شاہراہ تیار کی جائے جہاں سے خداوند کی رتھ بیابانوں میں سے گذرے (مقابلہ کرو یسعیاہ ۴۰: ۳؛ ۵۷: ۱۴؛ ۶۲: ۱۰)۔ اور اُس نے اپنے تئیں یتیموں کا باپ، بیوگان کا منصف، قیدیوں کا نجات دہندہ اور پیداوار کا بخشنے والا ظاہر کیا (مقابلہ کرو ۴۰: ۱۱؛ ۴۲: ۱۶؛ ۴۹: ۱۵-۱۶)۔

دوسرے حصہ میں یہ ذکر ہے کہ خداوند نے کوہِ سینا سے فلسطین جانے کے لئے کوچ کیا۔ (دیکھو دبورہ کا گیت، قاضیوں ۵: ۴-۵)۔ اور اپنی اُمت کے لئے سامان مہیا کیا (موسیٰ کا گیت خروج ۱۵: ۱۳-۱۷)۔ اور آخر میں خدا فتح کا اعلان کرتا ہے اور عورتیں خوشی کا گیت گاتی ہیں (خروج ۱۵: ۲۱؛ یسعیاہ ۴۰: ۹؛ ۴۸: ۲۰؛ ۵۲: ۷-۸؛ ۶۲: ۶-۱۱)۔

لوٹ کے مال کے لئے دیکھو (قضاۃ ۵: ۱۶)۔ قوموں کے بادشاہ بھاگ گئے اور لوٹ کا مال میدانِ جنگ میں پڑا رہا۔ تیسرے حصے میں ذکر ہے کہ خدا نے برف کے طوفان کے ذریعہ دشمنوں کو پریشان کر دیا اور اُس کے کوچ کا دوبارہ ذکر ہے۔ خدا کے ساتھ فرشتوں کی بیشمار رتھیں تھیں (استثنا ۳۳: ۲)۔ مخلصی یافتہ اسیروں کی قطاروں کے ساتھ مقابلہ کرو (قضاۃ ۵: ۱۲) کا اور (افسیوں ۴: ۸) کا۔

چوتھے حصے میں دشمنوں کے کچلے جانے کا ذکر ہے (قضاۃ ۵: ۱۸)۔

پانچویں حصے میں ایک دعا ہے کہ صِیّون کو تقویت ملے اور اُس کے دشمن برباد ہوں۔ ان دشمنوں کو اُن حیوانوں سے تشبیہ دی گئی جو مصر کے جنگلوں اور دلدلوں میں پائے جاتے تھے۔ پھر نبی نے دیکھا کہ مصر اور کوش ہدیے لا کر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔

جب خورس نے اجازت دی کہ یہودی اپنے ملک کو واپس جائیں اور ہیکل کو از سرِ نو تعمیر کریں تو بہت یہودی زروبابل کی سرکردگی میں اور یشوع سردار کاہن کے ساتھ واپس یروشلیم کو گئے اور ہیکل کی تعمیر شروع کی۔ لیکن سامریہ اور اُدوم کے باشندوں نے اُن کی راہ میں بہت روڑے اٹکائے اور فارس کے بادشاہ کے پاس اُن کے خلاف غلط اطلاعیں بھیجتے رہے۔ دارا بادشاہ کے عہدِ سلطنت میں دو نبی برپا ہوئے یعنی حجی اور زکریاہ۔

حجی کی کتاب کے بیان کے سوا حجی نبی کے بارے میں بہت کم معلوم ہے اور (عزرا ۵: ۱؛ ۶: ۱۴) میں اس کے برپا ہونے کا ذرا سا ذکر ہے۔ اس نبی کی کتاب میں دو پیش گوئیاں پائی جاتی ہیں اور وہ آپس میں ایسی مشابہ ہیں کہ ان کا مطالعہ بھی ساتھ ہی کرنا چاہیے۔

فصل دوم

دوسری ہیکل کا جلال

حجی نبی نے یہ پیش گوئی کی کہ آسمان و زمین ہلائیں جائیں گے۔ سلطنتیں تہ و بالا ہوں گی۔ قومیں اپنے بیش بہا خزانے خداوند کے گھر میں لائیں گی اور اُس گھر کا پچھلا جلال پہلے جلال سے بڑھ کر ہوگا۔ خداوند کا بندہ زُربابل اُس کے ہاتھ میں مثل نگین کے ہوگا۔

(حجی ۲: ۶۔ ۹)۔

اس پیش گوئی کی بنیاد حزقی ایل۔ یرمیاہ اور یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے پر حصر رکھتی ہے (یرمیاہ ۳: ۱۴۔ ۱۸؛ حزقی ایل ۴۰۔ ۴۹ باب؛ یسعیاہ ۵۴: ۱۱؛ ۱۴، ۶۰ باب)۔

جلاوطنوں نے جس ہیکل کے بنانے کا ارادہ کیا اُس کی شان و شوکت سلیمان کی ہیکل سے زیادہ ہوگی۔ یہ ساری قوموں کے لئے عبادت گاہ ہوگی جہاں وہ اپنے خزانے لائیں گے اور یہ امن و امان کی جگہ ہوگی۔ یہ نتیجہ خدا کی مداخلت سے پیدا ہوگا۔ زمین میں بھونچال ہوگا اور ویسی ہی قوموں کے ملکی اور معاشرتی رشتوں میں ہلچل ہوگی۔

پھر زُربابل کی سرفرازی کی پیش گوئی ہے۔

(حجی ۲: ۲۱۔ ۲۳)۔

قوموں کی ہل چل کی یہ تشریح ان آیا میں کی گئی کہ سلطنتیں تہ و بالا ہوں گی۔ ان کی جنگی طاقت سلب ہو جائے گی تاکہ زُربابل سرفرازی حاصل کرے۔ مقابل آیات کی طرح یہاں بھی یہ ذکر ہے کہ یہ ہیکل شان و شوکت میں پہلی ہیکل سے بڑھ چڑھ کر ہوگی۔ اور زُربابل جو داؤد کے تخت کا وارث

تھا جاہ وجلال کا مالک ہوگا۔ وہ خداوند کا بندہ ہے جو قوم کا سردار بن جائے گا۔ وہ نگینہ (قیمتی پتھر) کی طرح ہے کیونکہ جن رحمتوں کا وعدہ داؤد سے کیا گیا گویا وہ اُن کے پورا ہونے کا بیعانہ یا ضامن تھا۔ زُربابل کا نام اُسی معنی میں یہاں بھی استعمال ہوا جیسے یرمیاہ نے داؤد کا نام استعمال کیا تھا۔ وہ زُربابل ثانی کا ایک نشان ہے۔

زکریاہ

بحالی کے زمانے کے نبیوں میں زکریاہ سب سے بڑا تھا۔ یہ حزقی ایل کی طرح نبی بھی تھا اور کاہن بھی اور حزقی ایل کی طرح اُس نے تمثیلی نشانات بھی استعمال کئے۔ اس کتاب کے تین حصے ہیں۔

پہلا حصہ (۱ سے ۸ باب) تک۔ زکریاہ نے الہام کے ذریعہ جو رویا دیکھی وہ یہاں قلمبند ہے۔ باقی دو حصے ایسے متفرق ہیں کہ مفسروں نے اُن کو دوسرے نبیوں اور دوسرے زمانوں سے منسوب کیا ہے۔

دوسرا حصہ مثلاً (۹ سے ۱۱ باب) تک ایک قدیم زکریاہ سے منسوب کئے جاتے ہیں جو آخر کے زمانے میں نبوت کرتا تھا جس وقت کہ ہوسیع اور یسعیاہ نبی نبوت کرتے تھے۔ اس نبوت کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت یہ نبوت ہوئی اس وقت یہوداہ اور اسرائیل کی سلطنتیں جدا جدا موجود تھیں اور دشمن وہی تھے جنہوں نے شمالی اسرائیلی سلطنت کو تباہ کیا۔ (دیکھو باب ہفتم۔ فصل اوّل)۔

تیسرا حصہ (۱۲۔۱۴ باب) تک کسی دوسرے نبی کی پیش گوئی ہے جو اس زکریاہ سے متفرق تھا۔ وہ نبی غالباً جلاوطنی کے زمانے کے بعد برپا ہوا۔ اس لئے ہم پہلے اُس پیش گوئی کا ذکر کریں گے جو زکریاہ کی کتاب کے پہلے حصہ میں پائی جاتی ہے۔

فصل سوم

نئے یروشلیم کا جلال

یروشلیم میں بیشمار لوگ آباد ہوں گے۔ اُس کی دیواریں نہ ہوں گی کیونکہ خداوند خود اُس کے گرد آگ کی دیوار ہوگا اور اُس کے درمیان جلال بسے گا کیونکہ وہ اُس پر قبضہ کرکے اُسے اپنا شاہی مسکن بنائے گا۔ چھوٹے بچے اور بوڑھے دونوں اُس کی گلیوں میں پائے جائیں گے۔ ساری قومیں یہودیوں کا دامن پکڑیں گی اور خداوند کو اُس کے مقدس شہر میں ڈھونڈیں گی اور وہ اُس کی اُمت کے درمیان شمار کی جائیں گی۔

اسی قسم کی دو پیش گوئیاں جن کا تعلق نئے یروشلیم سے ہے اس کتاب میں پائی جاتی ہیں۔ ایک تو دوسرے باب میں مندرج ہے اور دوسری آٹھویں میں۔ سو اس کا مطالعہ بھی اس پیش گوئی کے ساتھ ہی کیا جائے گا۔

(زکریاہ ۲: ۸۔۱۷)۔

اس پیش گوئی میں اکثر اُن ماقبل پیش گوئیوں کی طرف اشارے پائے جاتے ہیں جو یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے میں پائی جاتی ہیں۔ یروشلیم کی آبادی کی کثرت (یرمیاہ ۳۱: ۸) میں مذکور ہے اور (یسعیاہ ۴۹: ۲۰۔۲۱؛ ۵۴: ۱۔۳) میں۔ یروشلیم کی دیواروں کی طرف (یسعیاہ ۶۰: ۱۸) میں یہ اشارہ تھا کہ اُس کی دیواریں نجات اور حمد ہوں گی اور (یسعیاہ ۲۶: ۱) میں یہ کہ وہ دیوار نجات ہوگی۔ بابل سے نکل جانے کے حکم کے ساتھ مقابلہ کرو۔ (یسعیاہ ۴۸: ۲۰؛ ۵۲: ۱۱؛ ۶۲: ۱۰) کا یہ حکم بار بار دہرایا گیا۔

خداوند کے یروشلیم کو اپنا ابدی مسکن بنانے کا ذکر انبیا قدیم سے کرتے چلے آئے (یوایل ۳: ۲۱؛صفنیاہ ۳: ۱۵؛ یرمیاہ ۳: ۱۷)۔

اسی طرح قوموں کا اس نجات میں شریک ہونا بھی مسیحی نبوتوں میں مذکور ہوا۔ خاص کر دیکھو (یسعیاہ ۶۶: ۱۸) کو۔

دوسری نبوت (زکریاہ ۸ باب) میں مندرج ہے۔

(زکریاہ ۸: ۱۔ ۸: ۲۰۔ ۲۳)

نئے یروشلیم کو یہ نام دئے گئے اور وہ اُن ناموں سے مشابہ ہیں جو صفنیاہ یرمیاہ، حزقی ایل اور یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصہ نے بیان کئے۔ یعنی شہر صدق اور کوہ مقدس (مقابلہ کرو صفنیاہ ۳: ۱۶؛ یرمیاہ ۳۳: ۱۶؛ حزقی ایل ۴۸: ۳۵؛یسعیاہ ۶۰: ۱۴؛ ۶۲: ۴)۔

بوڑھوں اور بچوں کا اُس شہر کی گلیوں میں پھرنا (یسعیاہ ۶۵ باب) میں مذکور ہوا۔ اس پیش گوئی میں سب سے اعلیٰ بیان وہ ہے جہاں قومیں ایک دوسرے کو اُکساتی ہیں کہ خداوند کو پیار کریں۔ جب ایک قوم یہ کہتی ہے۔ چلو ہم جلد خداوند سے درخواست کریں تو دوسری قوم یہ جواب دیتی ہے "میں بھی چلتا ہوں" اور وہ سب یہودیوں کا دامن پکڑ کر کہتی ہیں کہ ہمیں خداوند کے حضور لے چلو۔

اس پیش گوئی میں زکریاہ نے ماقبل پیش گوئیوں کی طرف اشارہ کیا۔

فصل چہارم

کاہن بادشاہ کی تاج پوشی

خداوند کا بندہ بنام شاخ خداوند کی ہیکل بنائے گا اور اُس کے کونے کا سرا ہوگا۔ کہانت اور شاہی عہدے اُس میں جمع ہو جاتے ہیں۔ وہ خدا کے فضل کا دائمی وسیلہ ہو جاتا ہے۔

(زکریاہ ۳: ۸۔ ۴: ۱۴) تک

سردار کاہن یشوع سے وعدہ کیا گیا کہ خدا کا بندہ جس کا نام شاخ ہے برپا ہوگا۔ یہاں یہ لفظ شاخ اسم علم کے طور پر مستعمل ہے اور یہ مسیح کا ایک نام ہے جو یرمیاہ نبی کتاب میں آتا ہے (یرمیاہ ۳۳: ۵۔ ۸؛ ۱۴۔ ۲۲)۔ اس نبی نے اس شاخ کو ابنِ داؤد سے منسوب نہیں کیا اور نہ داؤد کے نام سے پھر بھی یہ عیاں ہے کہ زکریاہ نے زُربابل کو داؤد کی جگہ استعمال کیا اور وزروبابل ثانی کا منتظر تھا۔ اور یہ لقب "خداوند کا بندہ" اس کے لئے استعمال ہوا جیسا کہ یرمیاہ ویسعیاہ نبیوں نے داؤد کا نام داؤد ثانی کے لئے استعمال کیا۔ یہاں اس لقب کا تعلق اُس بندے سے نہیں جو یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے میں مستعمل ہوا۔ زکریاہ نبی نے یہ لقب عارضی طور پر استعمال کیا کہ پیچھے اُس نے اس عجیب پتھر کا ذکر کیا۔ جو یشوع کے آگے دھرا ہے۔ اس پتھر پر سات آنکھیں کھدی ہیں جن سے الٰہی روح کے سات طرح کے کاموں کی طرح اشارہ ہے۔ پتھر پر ان کھدی ہوئی آنکھوں سے ظاہر ہے کہ یہ وہ بنیادی پتھر نہیں جس پر کہ ہیکل کی بنیاد رکھی گئی بلکہ یہ چوٹی کا پتھر ہے جو ہیکل کی تکمیل کا نشان ہے۔ اس پتھر کے ذریعہ یشوع اور اسرائیل کو یقین دلایا گیا کہ جس ہیکل کی تم نے بنیاد رکھی ہے وہ تکمیل کو پہنچے گی۔ ہیکل کی بنیاد رکھنے کا ذکر (یسعیاہ ۲۸: ۱۴ سے ۱۸ اور زبور ۱۱۸:) ۲۲، ۲۳۔ میں بھی آیا ہے۔ یہ تکمیل مسیح کی آمد کے وقت ہوگی اور چوٹی کا پتھر اُس وقت رکھا جائے گا۔

اس بندے شاخ کی آمد اور چوٹی کے پتھر کے رکھے جانے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ گناہ خارج ہو جائے گا اور عالمگیر صلح اور امن قائم ہوں گے۔

اس کے بعد اس نبی نے ہیکل کے شمعدان کی رویاد یکھی جس کے دائیں اور بائیں دو زیتون کے درخت ہیں جو ان چراغوں کے لئے ہمیشہ تیل مہیا کرتے رہتے ہیں۔ان کا تعلق شمعدان سے دو نالیوں کے ذریعہ ہے جن کے وسیلے سنہری تیل ان درختوں سے پیالے میں آتا رہتا ہے اور پیالوں سے چراغوں میں۔اس پیالے میں سے سات نالیوں کے ذریعہ ان سات چراغوں میں پہنچتا ہے اور سات دیگر نالیاں ہیں جو چاروں طرف گھومتی ہیں جن کے وسیلہ ہر ایک چراغ کو تیل کی مساوی مقدار ملتی رہتی ہے اور ان چراغوں کا تعلق ایک دوسرے سے قائم رہتا ہے۔

ان زیتون کے دو درختوں سے دو ممسوح شخص مراد ہیں جو خدا کے آگے کھڑے ہیں۔ایک ممسوح کاہن ہے اور دوسرا بادشاہ۔اس کی خدمت کے ذریعہ خدا کے فضل کا تیل خدا کی سلطنت کے شمعدان میں پہنچتا رہتا ہے تاکہ روشنی چمکا سکے۔ جیسے یرمیاہ نبی کی کتاب میں ذکر تھا کہ مقدس شہر عہد کا صندوق اور خداوند کا تخت بن گیا(یرمیاہ کے ذریعہ خدا کے فضل کا تیل خدا کی سلطنت کے شمعدان میں پہنچتا رہتا ہے تاکہ روشنی چمکا سکے۔ جیسے یرمیاہ نبی کی کتاب میں ذکر تھا کہ مقدس شہر عہد کا صندوق اور خداوند کا تخت بن گیا(یرمیاہ ۳: ۱۴۔۱۸) ویسے ہی یہاں نئی ہیکل ایک بڑا شمعدان بن جاتی ہے جس سے اسرائیل اور دیگر قوموں کو روشنی پہنچے۔ یہاں یہ تو صاف ذکر نہیں کہ یشوع اور زُربابل اس ہیکل کو تکمیل تک پہنچائیں گے۔ صرف اتنا صرف ذکر ہے کہ وہ اُس کی بنیاد رکھیں گے اور اس کی تکمیل پر بڑی خوشی منائی جائے گی۔ زُربابل کی اس ہیکل کی پشت پر وہ بڑی ہیکل ہے جس کا ذکر یرمیاہ، حزقی ایل اور حجی وغیرہ نے کیا۔ جن لوگوں نے زکریاہ نبی کی نبوت سنی اُنہوں نے زُربابل کی ہیکل کو وہ کامل ہیکل نہ سمجھا ہوگا جس کی پہلے نبیوں نے پیش گوئی کی تھی۔ زُربابل کی یہ ہیکل کو گویا بیعانہ تھی۔ علاوہ ازیں یشوع کی نسبت تو کہہ سکتے ہیں کہ وہ ممسوح کاہن تھا لیکن زُربابل کی نسبت نہیں کہہ سکتے کہ وہ ممسوح بادشاہ تھا۔ اگرچہ وہ شاہی خاندان سے ہو اس لئے یشوع اور زربابل اس نبی کے نزدیک ان بڑے عہدوں کے گویا نشان تھے۔ یہ بڑے عہدے آخری دنوں میں اپنی پوری شان میں ظاہر ہوں گے مسیح شاخ برپا ہوگا اور وہ سب کے لئے نور و فضل کا چشمہ بن جائے گا۔

اس بندے کے بارے میں جو شاخ کہلاتا ہے دوسری پیش گوئی (زکریاہ ۶ باب) میں پائی جاتی ہے اور اس میں پہلی پیش گوئی کی توسیع ہے۔ (زکریاہ ۶: ۹۔۱۵)۔

اس شاخ کے بارے میں یہاں یہ ذکر ہے کہ وہ برپا ہو کر خداوند کی ہیکل بنائے گا یہ آئندہ کا ذکر ہے حالانکہ زربابل پہلے سے موجود تھا اور نئی ہیکل بنارہا تھا۔

نبی نے اُس سونے کے تاج کا ذکر کیا جو اُن یہودیوں نے بھیجا جو بابل میں رہ گئے تھے۔ یہ تاج یشوع کے سر پر رکھا گیا نہ اس لئے کہ وہ مسیح سمجھا گیا بلکہ یہ کہ وہ ایک نشان تھا کہ مسیح آئے گا اور اُس کو ایسا تاج پہنایا جائے گا۔اس میں کاہن اور بادشاہ کے دونوں عہدے جمع ہوں گے۔ یہ وہی کاہن بادشاہ ہے جس کا ذکر (مزمور ۱۱۰) میں ہوا۔ یہ وہی ہے جسے یرمیاہ نے شاخ نام دیا۔اور یسعیاہ نے کونپل (یسعیاہ ۱۱ باب) اور ناتن نبی کی پیش گوئی میں داؤد کی نسل اور ہیکل کا بنانے والا کہلایا (۲۔ سموئیل ۱۱۔۱۶؛ تواریخ ۱۷: ۱۰۔۱۴) لیکن زکریاہ نے ان سب پیش گوئیوں سے کچھ زیادہ ظاہر کیا۔یسوع مسیح ناصری میں ان سب پیش گوئیوں کی تکمیل ہوتی ہے۔

فصل پنجم

خداوند مقدس بادشاہ

(زبور ۹۳، ۹۵۔ ۱۰۰ تک اور زبور ۴۷) میں یہی مضمون پایا جاتاہے کہ خداوند سلطنت کرتا ہے۔ان کی ساخت وترکیب بھی ایک ہی قسم کی ہے۔ شاید وہ ایک ہی بڑے گیت کے حصے ہوں۔اور گمان ہے کہ یہ مزامیر دوسری ہیکل کی تعمیر کے وقت بنائے گئے۔ان میں خوشی اور اُس زمانے کی امید کااظہار ہے جب دوسری ہیکل پہلی دفعہ تکمیل کو پہنچی۔وہ حجی اور زکریاہ کی پیش گوئیوں سے علاقہ رکھتے ہیں۔

خداوند مقدس بادشاہ صِیّون میں تخت نشین ہے۔اُس کی حکومت ساری زمین پر ہے۔کل خلقت اُس کی آمد کے لئے خوشی کرتی ہے۔اُس کی سلطنت انصاف پاکیزگی اور بہت سی برکتوں کی سلطنت ہے۔

(زبور ۹۳)۔

اس مزمور کے شروع میں یہ الفاظ ہیں "خداوند سلطنت کرتا ہے "اس گروہ کے سارے مزامیر کا یہی مضمون ہے وہ شوکت اور قدرت سے ملبس ہے۔اُس ہیکل کی خاص صفت پاکیزگی ہے۔

(زبور ۹۵)۔

اس مزمور میں حمد کے لئے دعوت ہے کہ خداوند کی جو تیرا بادشاہ اور معبودوں کا معبود ہے حمد کرو۔

(زبور ۹۶)۔

اس میں بھی حمد کے لئے دعوت ہے اور یہ درخواست ہے کہ سارے جہان میں اُس کی نجات کی خوشخبری دی جائے۔

(زبور ۹۷)۔

یہ بھی (زبور ۹۳) کی طرح ہے۔خداوند بلند تخت پر بیٹھا ہے وہ کل زمین کا بادشاہ ہے راستبازوں کو دعوت ہے کہ خوشی منائیں۔

(زبور ۹۸)۔

یہ (زبور ۹۶) سے مشابہ ہے اور نئے گیت گانے کی دعوت ہے اس کے ساتھ مقابلہ کرو (یسعیاہ ۴۰: ۹ ;۵۱: ۵ ;۵۲: ۱۰ ;۶۲: ۸) کا۔

(زبور ۹۹)۔

اس کے شروع میں بھی یہ جملہ آتا ہے کہ خداوند سلطنت کرتا ہے۔خداوند صِیّون میں کروبیم (فرشتوں) پر تخت نشین ہے اور ساری قوموں سے سربلند ہے۔وہ مقدس ہے پھر قدیم تاریخ دہرائی گئی جیسے (زبور ۹۵) میں تاکہ لوگ عبادت کریں۔موسیٰ ہارون اور سموئیل نے دعائیں مانگیں اور خدا نے اُن کا جواب دیا۔آگ اور بادل کے ستون میں سے خدا نے اُن سے کلام کیا اور اُس نے اُن کے گناہ بخشے پھر وہ کتنا زیادہ راستباز اور نجات دہندہ ثابت ہوگا جب وہ صِیّون میں تخت نشین ہوگا۔

(زبور ۱۰۰)۔

اس مزمور میں بھی حمد کے لئے دعوت ہے۔اس کی بنیاد (یسعیاہ ۴۰: ۱۱) ہے کہ خدا چوپان ہے اور اسرائیل اس کا گلہ ہے اس لئے وہ خدا کی حمد کریں۔

(زبور ۴۷)اس گروہ کے مزامیر سے ایسا مشابہ ہے کہ اس کا ذکر بھی اُن کے ساتھ ہی کیا جاتا ہے۔

اس مزمور میں بھی خدا کی حمد کیلئے دعوت ہے جو ساری سرزمین کا بادشاہ ہے یہ (زبور ۶۸) سے مشابہ ہے جہاں یہ ذکر ہے کہ خدا نرسنگے کی آواز کے ساتھ صِیّون پر چڑھا۔وہ عالمگیر بادشاہ ہے۔

فصل ششم

خداوند کے جلال کی سرزمین

خداوند اپنی اُمت کی اقبال مندی بحال کرے گا۔اُس کا جلال اُس زمین میں رہے گا۔اور الٰہی صفات کا اتحاد ہوگا۔آسمان اور زمین دوستانہ ایک دوسرے کے ساتھ خوشی سے تالی بجائیں گے۔زمین زرخیز ہوگی۔مویشی بیشمار اور بچے پورے قد کے اور خوبصورت ہوں گے سارے جہان میں امن اور خوشی ہوگی۔

(زبور ۸۵)

پہلے حصے میں خدا کی رحمت کے لئے شکر گزاری ہے۔اُس نے جلاوطنوں سے اپنے وعدے پورے کئے اور ان کو بحال کیا اور اُن کے گناہوں کو معاف کردیا (مقابلہ کرو یسعیاہ ۴۴: ۲۲ سے)۔لیکن خدا کی مہربانی کی مزید ضرورت تھی تاکہ اس زمین کی زرخیزی بحال ہو اور خدا کا غصہ بالکل جاتا رہے۔

دوسرے حصے میں اس درخواست کا جواب ہے کہ جو لوگ اُس سے ڈرتے ہیں نجات اُن کے نزدیک ہے۔پھر پیش گوئی کا رخ اُس پہاڑ کی طرف ہے اور یہ ذکر ہے کہ خدا کا جلال اُس مقدس زمین میں بسے گا۔خدا کی صفات کا اتحاد ہوگا۔وہ آسمان سے نازل ہوں گی اور زمین میں سے پھوٹ نکلیں گی اور صِیّون پر آٹھہریں گی۔الٰہی رحمت اور الٰہی وفاداری مختلف سمتوں سے آکر صِیّون میں متحد ہوجائیں گی۔راستبازی اور امن مدتوں سے اُس ملک سے غائب رہے اب وہ ایک دوسرے کو دوستانہ بوسہ دیں گے۔وفاداری زمین سے پھوٹ نکلے گی اور الٰہی راستبازی آسمان سے نازل ہوگی۔

(زبور ۱۴۴: ۱۲۔۱۵)۔

اس حصہ میں ملک کنعان کی خوشی وخرمی کا ذکر ہے۔

فصل ہفتم

کامل انسان کا بدی پر فتح یاب ہونا

گذشتہ مزامیر اُس سرزمین کی خوشحالی کا ذکر ہوا جس میں خداوند بستا ہے۔(زبور ۹۱) میں دیندار شخص کی خوشحالی کا ذکر ہے جو خدا کے ساتھ شراکت رکھتا ہے۔

(زبور ۹۱)

اس خوبصورت اور نفیس مزمور میں اُس کامل انسان کا ذکر ہے جو خدا سے شراکت رکھتا ہے اور جس نے ہر طرح کی نجات حاصل کی۔ ایسا تجربہ جلاوطنی اور گناہ کے زمانے میں حاصل نہ ہوسکتا تھا بلکہ بختاوری (خوش قسمتی، خوش نصیبی) کے زمانے اور خداوند کی مقدس زمین میں۔ ایسا کامل انسان کامل ایام میں ہی برپا ہوسکتا تھا جب زمین اور وہ قوم سراسر خوشحال ہوں۔ جس کامل انسان کا ذکر (زبور ۸) میں ہوا اور جس کی طرف اشارہ (پیدائش ۳: ۱۴۔ ۱۵) میں تھا اس کا کمال یہاں ظاہر ہوتا ہے ساری بدی پر غلبہ حاصل ہوگیا۔ سانپ پاؤں تلے کچلا گیا۔ فردوس اور الہٰی شراکت بحال ہوئے۔ یہ مناسب تھا کہ مسیح کی آزمائش کے وقت شیطان یہ اقتباس کرے اور اس کو یسوع پر چسپاں کرے (متی ۴: ۶)۔ بیشک یہ اُس کی پیش گوئی تھی لیکن اُس کی زمینی خدمت کے ایام کی نہیں۔ بلکہ اُس کے جی اٹھنے اور جلال میں پہنچنے کے ایام کی پیش گوئی تھی۔

زکریاہ کی کتاب ۱۲ سے ۱۴ باب میں ایک ایسا مکاشفہ ہے جس کا وقت اور حاصل کرنے والا ہوں معلوم نہیں۔ لیکن قدیم ایام سے یہ زکریاہ کی کتاب میں شامل کیا گیا۔ بعضوں نے یہ سمجھا کہ وہ یرمیاہ کا مکاشفہ ہے۔ لیکن آج کل علما کی رائے یہ ہے کہ یہ جلاوطنی کے بعد کے کسی نبی کا مکاشفہ ہے۔ اس کا حصر بہت کچھ حزقی ایل اور یسعیاہ کی کتابوں کے دوسرے حصے کی پیش گوئی پر ہے۔ یہاں زربابل کی حکومت کے زمانے کے بعد کا نقشہ دکھائی دیتا ہے۔ ان دو ابواب میں مسیحی پیش گوئیاں پائی جاتی ہیں جن کا الگ الگ مطالعہ کرنا چاہیے۔ دکھ اٹھانے والے مسیح کا تعلق اُس آخری مصیبت سے ہے جو یروشلیم میں برپا ہوگی جیسا کہ دانی ایل کے بارے میں (دانی ایل ۹: ۲۴۔ ۲۷)۔ ذکر ہوا ہم پہلے دکھ اٹھانے والے مسیح کا ذکر کریں گے اور بعد ازاں اس بڑی عدالت اور اُس کے نتائج کی پیش گوئی کا۔

فصل ہشتم

گڈریا جس پر مار پڑی

داؤد کا گھرانہ اور یروشلیم کے باشندے اپنے رد کردہ گڈریے کے لئے تائب ہو کر نوحہ کرتے ہیں۔ اُس کو خداوند نے گلہ کی نجات کے لئے اپنی تلوار سے مارا اور ایک چشمہ سارے گناہ کے دھوڈالنے کے لئے کھل گیا۔

یہاں دو امور کا بیان ہے۔ پہلے حصے میں اُس رد کردہ گڈریے کیلئے نوحہ ہے اور دوسرے میں یہ ذکر ہے کہ خداوند نے اُس گڈریے کو مارا۔ ہم اس دوسرے بیان پر پہلے بحث کریں گے۔

(زکریاہ ۱۳: ۷۔ ۹)۔

یہ گڈریا غالباً نبی نہیں بلکہ قوم کا حاکم ہے۔ حاکم تلوار سے مارا گیا۔ وہ اپنے گلہ کے ساتھ لڑائی میں مصروف تھا اور دشمن نے اُسے شکست دی جیسے یوسیاہ کو مجدؔد کے میدانِ جنگ میں شکست ہوئی۔ اُس کے مرنے پر اُس کی فوج بھاگ نکلی اور بڑی مصیبت اٹھائی۔ ان کو مصیبت کی بھٹی میں سے گزرنا پڑا۔ اُن میں سے دو تہائی لوگ مارے گئے اور تیسرا حصہ بچ رہا۔ اُن کو خداوند نے بچایا۔ اس گلے کے بچوں نے خداوند کو پکارا اور اُس نے اُن کو بچالیا۔ یہ گڈریا اُس کی اُمت کا شہید گڈریا ہے جیسے دانی ایل کی کتاب کا شہید سردار (دانی ایل ۹: ۲۶) نہ کہ (یسعیاہ ۵۳) کا شہید بندہ اگرچہ یہ دونوں بندے اُمت

کے گناہوں کے عوض دکھ اٹھاتے ہیں۔ ہمارے خداوند نے اس پیش گوئی کو اپنی ذات سے منسوب کیا جس رات وہ پکڑوایا گیا(متی ۲۶: ۳۱۔ ۳۲؛ مرقس ۱۴: ۲۷)۔ مسیح خداوند کا بندہ بھی تھا اور سردار یا شہزادہ بھی۔

(زکریاہ ۱۲: ۱۰۔ ۱۳: ۱)۔

نبی نے اس مقام میں اس واقعہ کو لیا جب یوسیاہ کی فوج کو بمقام مجدو شکست ہوئی اور وہ بادشاہ میدان جنگ میں مارا گیا جس پر سارے یہوداہ نے ماتم کیا(۲۔ سلاطین ۲۳: ۲۹) یہ ایک طرح کا نشان اُس بڑی مصیبت کا تھا جو مسیح کے رد کرنے اور مارے جانے کی وجہ سے اس قوم پر نازل ہوگی۔

لیکن زکریاہ میں جس شہید بادشاہ کا ذکر ہے اُسے دشمنوں نے قتل نہ کیا بلکہ اُس کے اپنے لوگوں نے اُسے رد کیا اور مارا جنہوں نے اُس کے ہمراہ دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے سے انکار کیا۔ پہلے مقام میں تو یہ ذکر تھا کہ خداوند کی تلوار نے اُسے چھیدا۔ لیکن یہاں یہ ذکر ہے کہ جب خداوند کے گڈریے کو اُس کی اُمت نے رد کیا تو اُنہوں نے خداوند کو چھیدا۔ یہی حال اُس وقت گزرا جب سیدنا مسیح نے آدمیوں کے گناہوں کے لئے تنہا صلیب پر دکھ اٹھائے۔ گو رومی سپاہیوں نے اُسے چھیدا لیکن اُس فعل اور اُس کی موت کی ساری ذمہ داری اُس کی اُمت پر تھی اور انہی پر یہ الزام لگایا گیا۔

اُن کے مسیح کی وفات کے بعد اُس کے پیروؤں کو دشمنوں نے بہت ستایا اور اُنہوں نے اپنی مصیبت میں خداوند سے فریاد کی اور خدا نے اپنا روح اُن پر نازل کیا۔ روح القدس کا یہ نزول اس سزا کے دنوں میں (حزقی ایل ۳۹: ۲۹) کے مشابہ ہے۔ خدا کے روح سے خدا کے بندوں کو یہ علم حاصل ہوتا ہے کہ خداوند نجات دہندہ ہے۔ زکریاہ نے اس الٰہی روح کو فضل کی روح اور فضل کے لئے مناجات کی روح کہا۔ اس کے ذریعہ لوگوں میں سچی توبہ پیدا ہوتی ہے اور وہ مسیح کے رد کرنے پر قومی ماتم کرتے تھے۔ اُن کے توبہ کرنے پر خداوند اُن کے لئے گناہ اور ناپاکی دھونے کے لئے ایک چشمہ کھول دے گا۔

ہمارے خداوند نے یہ ظاہر کیا کہ وہ خود رد کیا ہوا مسیح تھا۔ اُس کے رد کئے جانے کا اظہار اُس کی صلیب اور موت کے ذریعہ ہوا۔ اُس نے دیکھا کہ اس کے عوض پر جو عذاب نازل ہوا اُس کے لئے وہ سخت نوحہ کر رہا تھا کیونکہ یروشلیم نے اُس کو رد کیا تھا(متی ۲۴: ۳۰؛ مکاشفہ ۱: ۷) یہ امر قابل غور ہے کہ مسیح نے (یسعیاہ ۵۳) کے دکھ اٹھانے والے بندے کا کبھی ذکر نہیں کیا۔ اُس دکھ اٹھانے والے سردار یا بادشاہ کا کیا جس کا بیان دانی ایل اور زکریاہ کی کتابوں میں آتا ہے۔ الغرض دکھ اٹھانے والے مسیح کا تصور یہاں زکریاہ کی کتاب میں کمال تک پہنچ گیا۔

فصل نہم

لاثانی دن

یروشلیم کے پھاٹکوں پر ساری غیر قوموں کے ساتھ ایک آخری لڑائی ہوگی۔ خداوند اپنے سارے مقدسوں کے ساتھ اپنی اُمت کے چھڑانے اور اپنے دشمنوں کے ہلاک کرنے کے لئے آئے گا۔ ایک بڑے زلزلے سے زیتون کا پہاڑ پھٹ کر دو ٹکڑے ہو جائے گا اور اس میں لوگوں کو پناہ ملے گی۔ اور خداوند عدالت کے لئے اُس پر کھڑا ہوگا۔ قوموں کو کوڑھ اور اندھے پن کی سزا ملے گی۔ یروشلیم کے جنگی بہادروں کو بڑی قوت اور بہادری عنایت ہوگی اور سارے دشمن تباہ ہوں گے۔ خداوند زمین پر بادشاہ ہوگا اور ساری قومیں اُس کی خدمت کریں گی زندہ پانی کے سوتے یروشلیم سے مشرق و مغرب کو بہ

نکلتے ہیں۔ایسادن جس کے ساتھ کوئی رات اور سردی کا موسم نہیں طلوع ہوتا ہے اور اُس کا کوئی انجام نہیں۔یروشلیم کی ہر چیز پر یہ کھدا ہوا ہو گا "خداوند کے لئے مقدس" کوئی ناپاک شخص اس میں کبھی داخل نہ ہو گا۔ساری قومیں عیدِ خیام کے ماننے کے لئے چڑھ آئیں گی۔

اس کتاب میں آخری جنگ کے دو بیان پائے جاتے ہیں۔پہلے بیان میں اُس جنگ اور اُس مخلصی ذکر ہے جو خداوند کے ذریعہ حاصل ہو گی۔

(زکریاہ ۱۲:۱۔۹)۔

یہاں یہ نقشہ کھینچا گیا ہے کہ قومیں جمع ہو کر یروشلیم پر چڑھائی کرتی ہیں۔وہ حرص سے اس کو لینا چاہتی ہیں۔ان کی نظر میں وہ شراب کے پیالے کی طرح ہے جس کو چھین لینے کے لئے ہر قوم نے اپنا ہاتھ بڑھایا ہے وہ سب اُسے پی کر نشہ میں چوُر ہو گئیں۔دوسری مثال یہ ہے کہ یروشلیم سخت تنگی میں ہوں گے تو خدا مداخلت کرے گا اور اپنی اُمت کو ایسی طاقت عطا کرے گا جس سے اُن کا کمزور سے کمزور آدمی بھی داؤد اور داؤد کے گھرانے کے بادشاہوں کی طرح مضبوط ہو جائے گا اور ملک کی طرح ہو گا۔(پیدائش ۲۲: ۱۵) میں ملک یہوواہ کا ترجمہ "خداوند کا فرشتہ" کیا گیا ہے۔لیکن دراصل یہ خداوند کا مظہر یا ظہور ہے۔جن پر فرشتے کی صورت میں خداوند ظاہر ہوا اُنہوں نے اُسے خداوند ہی سمجھا۔اس ملک کا ذکر زکریاہ اور ملاکی کی کتابوں میں آتا ہے۔اس لئے وہ جنگل کے درمیان آگ کی کڑاہی کی طرح ہو گا یا غلہ کے پولوں کے درمیان ایک مشعل کی طرح جس سے ساری قومیں جو چڑھ آئی تھیں وہ جل کر بھسم ہو جائیں گی۔(حزقی ایل ۳۸، ۳۹ باب) میں خداوند کی آمد اور یروشلیم کی مخلصی کا ذکر اسی طرح ہوا۔

عہدِ عتیق کا مکاشفہ یہاں کمال تک پہنچ گیا۔

(زکریاہ ۱۴:۱۔۲۱)۔

یروشلیم کے پھاٹکوں پر جو جنگ ہوئی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شہر مسخر ہوا۔جو قومیں حملہ آور ہوئی تھیں ان کا کام ختم ہو گیا۔یروشلیم کے آدھے لوگ اسیری میں گئے اور آدھے بچ نکلے۔اُن کو بچانے کے لئے خداوند ظاہر ہوتا ہے وہ کوہِ صیّون پر کھڑا ہوتا ہے اور خداوند کی موجودگی سے وہ کانپتا ہے اور پھٹ کر دو حصے ہو جاتا ہے۔اور مفروروں کو اُس وادی میں پناہ ملتی ہے۔خداوند اپنے سارے فرشتوں کے ساتھ آتا ہے (دانی ایل ۷:۱۰)۔

خداوند سارے دشمنوں پر کوڑھ اور کور چشمی (نابینا) کی وبا نازل کرتا ہے جیسے کہ یہوسفط کے ایام میں ہوا اور وہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ (۲۔تواریخ ۲۰: ۲۲۔۲۴)۔

اب دنیا میں ایک نئے دن کا طلوع ہوا۔یہ عدالت اور مخلصی کا دن تھا۔اس دن کے لئے سورج کی روشنی درکار نہ ہو گی۔نہ سردی کا موسم ہو گا۔نہ یخ نہ موسموں کا تغیر و تبدل اور نہ رات ہو گی۔سورج کبھی غروب نہ ہو گا۔اور شام کو بھی دوپہر کی طرح روشنی ہو گی۔اس دن کا آفتاب خود خداوند ہو گا (یسعیاہ ۶۰: ۱۹۔۲۰)۔

یروشلیم زندہ پانیوں کا چشمہ بن جائے گا، یوایل، یسعیاہ، حزقی ایل اور مزامیر میں بھی اس بہتی ندی کا ذکر ہوا (یوایل ۴: ۱۸؛ یسعیاہ ۲۳: ۲۱؛ زبور ۴۶: ۵؛ حزقی ایل ۴۷: ۱۔۱۲)۔ان سارے مقامات میں وہ ندی ایک تھی لیکن یہاں دو ندیاں ہیں جو مختلف سمتوں میں پھوٹ نکلتی ہیں۔ایک تو بحیرہ مردار کی طرف بن جاتی ہے جیسے یوایل اور حزقی ایل کی پیش گوئیوں میں۔اور دوسری بحیرہ شام کی طرف جیسے یہاں یہ ندی چشمہ سے نکلتی ہے جس کے پانی میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی یہ سردی اور گرمی میں بلا کم و کاست (کمی) برابر بہتی رہتی ہے۔

جو قومیں اس سزا میں سے بچ جائیں گی وہ یروشلیم کو عبادت کے لئے جائیں گی۔ مقابلہ کرو(یسعیاہ ۶۶: ۲۳) سے یروشلیم سراسر مقدس ہے جیسے یرمیاہ نے ظاہر کیا۔ وہ سارا شہر خداوند کا تخت ہے اور اس کا درجہ عہد کے صندوق کے برابر ہے (یرمیاہ ۳: ۱۴۔۱۸) یہاں یہ ذکر ہے کہ یروشلیم میں ہر شے گھوڑوں کی گھنٹیوں اور کھانے کے معمولی برتنوں پر بھی وہ جملہ لکھا ہو گا جو سردار کاہن کے تاج پر لکھا ہوتا تھا "یعنی یہوواہ کے لئے مقدس"۔

ملاکی

یہ تو معلوم نہیں کہ ملاکی کسی شخص کا نام تھا یا اُس کے عہد کے کا (سترون) کے یونانی ترجمہ میں اس لفظ کا ترجمہ "اُس کا فرشتہ ہو گا"۔ تارگم میں یہ شخص عزرا سمجھا گیا چنانچہ جیروم، کیلون وغیرہ کی یہی رائے ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ یہ نبوت جلاوطنی سے واپس آنے اور ہیکل کی تعمیر کے بعد لکھی گئی اور سکندر اعظم کے زمانے سے بیشتر اس پیش گوئی کا لکھنے والا نحمیاہ کا ہمعصر اور ہم خدمت معلوم ہوتا ہے۔

اس کتاب کی عبارت بہت پرزور اور مکالمے کی صورت میں ہے۔ پُرانے عہد نامے کے نبیوں کی کتابوں میں یہ آخری کتاب ہے۔ اس نبی کے پیغام کو تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں اور شروع میں دیباچہ ہے۔ دیباچے میں خدا کی اس محبت کا ذکر ہے جو اسے اسرائیل سے تھی (۱: ۱۔۶) پہلا حصہ اس میں اُن کاہنوں کو ملامت کی گئی جو اُس کے نام کو حقیر جانتے تھے (۱: ۷۔ ۲: ۹ تک)۔ دوسرے حصے میں اُمت کو ملامت کی گئی اُن کی بیوفائی کے باعث (۲: ۱۰۔۱۶) اس کے ساتھ مقابلہ کرو (نحمیاہ ۱۳: ۲۳۔۳۱) کا۔ تیسرے حصے میں خداوند کی آمد کا ذکر ہے اس لئے وہ مسیحی زمانے سے علاقہ رکھتا ہے (۲: ۱۷۔ ۳ باب کے آخر تک)۔

فصل دہم

ایلیاہ ثانی

عہد کا فرشتہ عدالت کے لئے آتا ہے۔ اُس سے پہلے کا ایک نقیب (خبر دینے والا) آتا ہے۔ یعنی ایلیاہ ثانی وہ دن آگ کا دن ہے جو شریروں کو جلا ڈالے گا۔ وہ آفتاب کا دن بھی کہلاتا ہے جس سے خدا ترسوں کو خوشی حاصل ہو گی۔ لاوی عدالت کی آگ سے سے صاف کئے جائیں گے اور اُمت کی نذریں پھر خداوند کو مقبول ہوں گی۔

(ملاکی ۳ باب)

ملاکی کی نبوت زکریاہ اور بحالی کے مزامیر کی مانند یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے پر حصر رکھتی ہے۔ نقیب آن کر خداوند کا راستہ تیار کرتا ہے جیسا کہ صیّون کی بحالی کی نبوت میں بیان ہوا (یسعیاہ ۴۰: ۱۔۱۱)۔ یہ نقیب پہلے تو ایلچی کہلایا۔ پھر ایلیاہ نبی۔ نبی کے دل میں یہ خیال تو شائد نہ ہو گا کہ جو ایلیاہ آتشی رتھوں میں سوار ہو کر آسمان پر چلا گیا تھا۔ وہ آخری ایام میں تیار کرنے کے لئے پھر آئے گا۔ بلکہ اُسے اُس نے ایلیاہ ثانی سمجھا جس کا مناسب نشان قدیم ایلیاہ تھا۔ اس ایلیاہ ثانی کا کام یہ ہو گا کہ وہ بچوں اور اُن کے والدین میں ملاپ پیدا کرے اور قوموں کو ان کے بزرگوں کے صحیح ایمان کی طرف رجوع کرائے یعنی توبہ کی منادی کا کام کرے۔

یہ آمد خداوند کی آمد ہے کیونکہ یہ عہد کا ملک قدیم خداوند ملک کی طرح خدا کا ظہور ہے۔ جو اپنی اُمت کو ہدایت اور مخلصی کے لئے بار بار ظاہر ہوا۔ وہ بنی اسرائیل کی عدالت اس عہد کے مطابق کرے گا کہ وہ کہاں تک اس میں وفادار ہے۔ وہ ناگہان (اچانک) اپنی ہیکل میں آئے گا جب کہ لوگوں

کواس کے آنے کی توقع نہ ہوگی۔ وہ دن آگ کا دن ہوگا جو شریروں کو جلا کر خاک سیاہ کردے گا۔ یہ اُسی آتشین دریا کی طرح ہے جس کا ذکر دانی ایل نے کیااور جہنم کے شعلوں کی طرح ہے جس کا ذکر یسعیاہ کی کتاب میں ہوا(یسعیاہ ۶۶ :۲۴؛دانی ایل ۷ :۱۰)اسرائیل کے بدکاروں کے لئے بھی وہ آگ کا دن ہوگا۔ ساری اُمت خاص کر لاوی کا ہنی فرقہ اس آگ کی بھٹی میں سے گزرے گا اور سونے چاندی کی طرح اُن کی میل دور کی جائے گی اور وہ خالص ہوجائیں گے۔ وہ بالکل پاک وصاف ہوں گے۔ خداترسوں پر آفتاب صداقت طلوع ہوگا۔ وہ عقاب کی طرح ان کو اپنے شفا بخش پروں کے نیچے چھپالے گا۔ وہ شریروں پر غالب آکر خوشی منائیں گے۔

یہاں آگ اور نور کے دن پر آکر عہد عتیق کی نبوت مناسب طور سے ختم ہوتی ہے جب خداوند پُرانے عہد کا اجر ہر ایک کو دے گا۔

پندرھواں باب

مسیح کے بارے میں اعلیٰ تصور

مسیح کے بارے میں عہدِ عتیق کی نبوت مخلصی کی صدیوں کی تواریخ میں سے گذرتے ہوئے نہایت سادہ بیجوں سے بڑھتے بڑھتے نہایت بلندی تک پہنچ جاتی ہے۔ اگرچہ یہ بیانات مختلف طور سے ہوئے لیکن پھر بھی ان میں ایک عجیب یکتائی ہے اور رفتہ رفتہ تکمیل کے درجوں میں بڑی مناسبت ہے۔اس سے ظاہر ہوتاہے کہ نبوت کا یہ سارا سلسلہ مخلصی کا ایک نظام ہے۔ یہ تصور اس لئے دیا گیا کہ خدا کی اُمت ترقی کرتے کرتے اس منزلِ مقصود تک پہنچ جائے۔

فصل اوّل

نوع انسانی کا تصور

اس تصور کا آغاز پہلے پہل (پیدائش ۱: ۲۶۔ ۳۰) میں قلمبند ہوا یعنی یہ کہ نوع انسان خدا کی صورت پر مخلوق ہوئی اور باقی مخلوقات پر اُسے حکومت بخشی گئی۔ (زبور ۸) میں اسی تصور کا ذکر ہے۔اس اعلیٰ تصور میں آدم وحوا کے گناہ سے فرق آگیا ہے۔ لیکن یہ تصور بالکل نیست نہ ہوا۔البتہ الٰہی برکتوں اور اُس اعلیٰ نمونے تک پہنچنے کی صورت بدل گئی لیکن حقیقت وہی رہی کیونکہ یہ ناممکن تھا کہ انسان کا آخری انجام خدا کی اعلیٰ تجویز سے متفرق ہو۔اب وہ برکتیں ایک عہد کے ساتھ ملحق ہو گئیں۔ (زبور ۱۶) میں یہ ذکر ہے کہ یہ انسان خدا کی مہربانی اور مرنے کے بعد اُس کی رفاقت حاصل کرتا ہے ۔(زبور ۹۱) میں یہ بیان ہے کہ دیندار انسان خطروں سے رہائی پاکر خدا کی قربت ورفاقت حاصل کرتا ہے اور فرشتے اس کی مدد کرتے ہیں۔

نوع انسان کا یہ اعلیٰ تصور خدا کی اُمت کی میراث ہوا۔ یہ موسوی شریعت کی برکت ہے پُرانے عہد کی ریت رسوم اسی کے حاصل کرنے کا وسیلہ ٹھہرائی گئیں۔ لیکن جب بنی اسرائیل کی سرکشی کے باعث یہ وسیلہ بھی ناکام رہا تو انبیاء نے اپنے اپنے زمانے میں نئے عہد میں اسی تصور کو پیش کیا۔

ہوسیع نے ذکر کیا کہ جب اسرائیل کی شادی خداوند سے ہوئی تو ساری خلقت اور ساری فطرت نے خوشی منائی (ہوسیع ۲: ۱۸)یسعیاہ نبی نے اس امن وامان کے زمانے کا ذکر کیا جب ایک چھوٹا بچہ درندہ حیوانات کا ایالی بنتا ہے اور بچے سانپوں سے کھیلتے ہیں (یسعیاہ ۱۱: ۶۔۹) حزقی ایل نے عدن ثانی کا بیان کیا (حزقی ایل ۳۶: ۳۵) یسعیاہ کی دوسری کتاب میں یہ ذکر ہے کہ بیابان کی جگہ باغ ہو جاتا ہے اور نئے آسمان اور نئی زمین پیدا ہوتی ہے جن میں راستبازی اور امن بستے ہیں (یسعیاہ ۵۱: ۳؛ ۵۵: ۱۲۔ ۱۳؛ ۶۵: ۱۷) زبور ۸۵ میں خداوند کے جلال کی سرزمین کا ذکر ہوا جہاں خداوند کی صفات ایک دوسری کو بوسہ دیتی ہیں اور زمین وآسمان میں دوستی ہو جاتی ہے۔ دیکھو آٹھویں باب کی فصل دوم کا آخری حصہ۔

(زبور ۱۴۴: ۱۲۔ ۱۵) میں عالمگیر صلح اور خوشی کی تصویر کھینچی گئی۔ زمین زرخیز ہے اور خاندان بچوں کی کثرت سے مالا مال ہے (باب چودھواں فصل ۶)

فصل دوم

بدی کے ساتھ جنگ

(پیدائش ۳: ۱۴۔۱۵) میں انسانی تاریخ کا خاکہ دیا گیا تھا یعنی بدی کے ساتھ جنگ جب تک کہ بدی پر فتح حاصل نہ ہو عورت کی نسل سانپ پر اور ابن آدم بدی کے سردار پر فتح پائے گا۔ پہلے پہل تو یہ دکھایا گیا کہ جنگ سانپ اور اُس کی نسل کے ساتھ ہے۔ لیکن مابعد نبوت میں اُس کی تشریح یہ ہوئی کہ یہ جنگ نیک وبد کے درمیان ہے جو خاندانوں، فرقوں، قوموں اور آسمان وزمین کی قوتوں کے درمیان پائے جاتے ہیں۔ آخر کار یہ ایک عالمگیر جنگ ہو جاتی ہے کیونکہ بدی سے نوع انسان میں جدائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ لڑائی انسانوں میں بدنسل اور وعدہ کی نسل کے درمیان ہوتی ہے رفتہ رفتہ بدنسل مخلصی یافتہ نسل میں سے خارج ہو جاتی ہے۔ ابرہام اور اُس کی نسل حوا اور اُس کی اولاد کے قائم مقام ہیں۔ ہاجرہ، قطورہ اور عیسو کی اولاد خارج کی جاتی ہے اور اسرائیل مقدس نسل ٹھہرتی ہے اور سارے وعدوں کی وارث ہوتی ہے۔ یسعیاہ اور اُس کے مابعد انبیاء نے جسمانی اسرائیل اور روحانی بقیہ میں امتیاز کیا ہے اور جلاوطنی کے بعد بقیہ گھٹتے گھٹتے ایک لاثانی بندہ کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور وہ اسرائیل ثانی ٹھہرتا ہے جو سب کے گناہوں کے لئے دکھ اٹھاتا ہے اور سب کے لئے مخلصی حاصل کرتا ہے (یسعیاہ ۵۳) اور آخر وہ ابنِ آدم بنتا ہے جو آسمان کے بادلوں پر سوار ہو کر آتا ہے۔ اور بدنسل رفتہ رفتہ مخالفِ مسیح میں ظاہر ہوتی ہے جس پر یہ ابن آدم فتح پاتا ہے (دانی ایل ۹: ۲۳)۔

فصل سوم

خدا کی آمد

اس کا آغاز سیم کی برکت سے ہوا (پیدائش ۹: ۲۶۔۲۷) بدی پر فتح پانے کے لئے آدمی کو خدا کی مدد کی ضرورت ہے۔ خدا سیم کے ڈیروں میں رہنے کے لئے آتا ہے۔ خداوند کا فرشتہ پتری آرکوں (آبا) کو یقین دلاتا ہے کہ وہ اُن کے ساتھ رہے گا اور عہد کے وعدوں کو پورا کرے گا۔ خروج کے وقت اس فرشتے نے اپنی سکونت کے لئے مقدس خیمہ اختیار کیا۔ اور وہ خیمہ اس وقت تک شیلوہ میں رہا جب تک کہ فلستیوں نے اس کو نہ لوٹا۔ پھر داؤد سے وعدہ کیا گیا کہ وہ ہیکل میں رہے گا (۲۔سموئیل ۷: ۱۱۔۱۶) چنانچہ وہ سلیمان کی ہیکل میں داخل ہو کر جلاوطنی تک وہاں رہا خدا کی حضوری یروشلیم کو تباہی سے بچالیتی ہے۔ صِیّون میں ایک کونے کا پتھر رکھا گیا جو پورے اعتماد کے قابل ہے۔ وہ طوفان کے وقت بھی قائم رہتا ہے (یسعیاہ ۲۸: ۱۶) اور صِیّون خدا کا مسکن ٹھہرتا ہے۔ جہاں وہ جنگی مرد قاضی اور بادشاہ ہو کر رہتا ہے (یسعیاہ ۳۳: ۲۰۔۲۴) صِیّون خدا کی اُمت کے لئے جائے امن وامان ہے (زبور ۴۶۔۴۸)۔

ایسے اعلیٰ تصور کی تصدیق وتکمیل اُمت کے گناہوں کے باعث نہ پُرانے یروشلیم میں ہو سکتی تھی اور نہ پُرانی ہیکل میں۔ انبیائے نے اس تکمیل کو نئی ہیکل اور نئے یروشلیم سے منسوب کیا (حزقی ایل ۱۱: ۱۶، ۴۰ باب سے ۴۸ باب تک) پھر اس کا یہ نقشہ پیش کیا گیا اس نئی ہیکل کا پہاڑ سارے پہاڑوں سے زیادہ سربلند ہو گا۔ قومیں وہاں آئیں گی اور وہ تعلیم اور عدالت کا چشمہ بنے گا (میکاہ ۴: ۱؛ یسعیاہ ۲: ۲)۔

یرمیاہ نے ایک نئے یروشلیم کو دیکھا جو عہد کے صندوق کی طرح مقدس ہوگا(یرمیاہ ۳:۱۷)اس کا نام "خداوند ہماری صداقت" ہوگا(یرمیاہ ۳۳:۱۶)اوراس کے نزدیک کوئی ناپاک شے نہ ہوگی(یرمیاہ ۳۱:۳۸۔۴۰)پھر یہ ذکر آتاہے کہ خداوند آکر اس ہیکل میں ہمیشہ تک رہے گا اور وہاں کے باشندوں کی سب حالتوں کو پورا کرے گا(زبور ۱۳۲)۔

حزقی ایل نے اس کا یہ نام بتایا "خداوند وہاں ہے"(حزقی ایل ۴۸:۳۵)یسعیاہ کی دوسری کتاب میں یہ ذکر ہے کہ یہ ہیکل قوموں کی عبادت کا گھر ہوگی اور قومیں اپنے خزانے وہاں لائیں گی۔اور یروشلیم قیمتی پتھروں سے بنایا جائے گا۔اس کے پھاٹک "نجات" اوراس کی دیواریں "تعریف" کہلائیں گی۔یہ جہان کا نور وجلال ہوگا۔بعولا اور حفظیباہ اس کا نام ہوگا۔یہ نئی زمین اور نئے آسمان کا مرکز ہوگا(یسعیاہ ۴۹:۲۳؛۵۴:۱۲؛۵۶:۷؛۶۰:۶۲؛۶۵:۱۷)۔

حجی نبی نے یہ ظاہر کیا کہ اس گھر کا جلال پہلے گھر کے جلال سے اعلیٰ ہوگا(حجی ۲:۹)۔زکریاہ نے یروشلیم کے باشندوں کے کثرت کا ذکر کیا اور بتایا کہ خداونداس کے ارد گرد دیوار کی طرح ہوگا اور یہ وفاداری کا شہر کہلائے گا(زکریاہ ۲:۸۔۷؛۸:۳)۔مابعد کے ایک نبی نے یہ پیش گوئی کی کہ نیا یروشلیم ایسا مقدس ہوگا کہ اُس کے گھوڑوں کی گھنٹیاں اور کھانے کے برتن بھی سردار کاہن کے تاج کی طرح اس کتبہ سے مزین(آراستہ)ہوں گے "خداوند کے لئے مقدس"(زکریاہ ۱۴:۲۰۔۲۱)۔

فصل چہارم

مقدس زمین

مقدس زمین کا مضمون ابرہام کی برکت سے شروع ہوا(پیدائش ۱۲:۱۔۳)یہ میراث مقدس نسل کی ہے۔اس زمین کو یعقوب نے اپنے بیٹوں میں تقسیم کیا۔اور یہوداہ کو ان کا سرلشکر مقرر کیا تاکہ وہ اس سرزمین کو فتح کرنے کے لئے کوچ کرے۔یہوداہ اور افرائیم کو اُس سرزمین کے زیادہ زرخیز حصے ملے(پیدائش ۴۹:۱۱،۲۰،۲۲۔۲۶)۔توریت میں موعودزمین کی برکتیں خدا کے احکام ماننے سے ملحق گئیں(خروج ۲۳:۲۵۔۳۱؛استثنا ۳۲:۲۹۔۳۰؛۳۸:۳۔۱۳؛احبار ۲۶:۳۔۱۲؛استثنا ۳۱:۲۰۔۲۶؛۲۸:۶۳۔۶۸)نبیوں نے یہ ظاہر کیا کہ ان برکتوں کے حاصل کرنے میں وہ لوگ اس لئے قاصر رہے کہ یہ اُن کے گناہ کی سزا تھی اس لئے اُنہوں نے اس مقدس زمین کو نئے عہد سے ملحق کیا۔بحال شدہ سرزمین باغِ عدن کی طرح پھل دار ہوگی اور وہ بھی فرقوں میں تقسیم کی جائے گی اور خاص حصے کاہنوں،لاویوں اور مقدس شہر اور بادشاہ کو ملیں گے۔ہیکل سے آب حیات کی ندی جاری ہوگی جس سے اُس زمین کے بنجر حصے بھی زرخیز ہوجائیں گے اور مردہ سمندر کا پانی بھی شیریں ہوجائے گا۔یہ ندی مشرق اور مغرب دونوں طرف بہے گی اور بہتے بہتے اس کے پانی زیادہ گہرے ہوتے جائیں گے۔اس کے کناروں پر زندگی کے درخت ہوں گے جو ہر مہینے پھل دیں گے۔اوران کے پتے شفا بخش ہوں گے(حزقی ایل ۳۶:۳۵،۴۵۔۴۸ باب تک)مقدس زمین تک ایک شاہراہ تیار ہوگی تاکہ جلاوطنوں کو واپس جانا آسان ہوجائے اوران کی ضرورتیں رفع کی جائیں۔اس ملک میں نفیس چیدہ درخت اور پھولوں کے پودے ہوں گے۔یہ فردوس ہوگا نئے آسمان اور نئی زمین میں راستبازی اورامن حکمران ہوں گے۔ساری خرابیاں خواہ جسمانی ہوں خواہ اخلاقی دور کی جائیں گی۔وہاں نہ غم ہوگا نہ آنسو،نہ موت بلکہ ہر جگہ ابدی خوشی اور خرمی پائی جائے گی(یسعیاہ ۲۵:۶۔۸؛۴۱:۱۸۔۲۰؛۴۹:۹۔۱۳؛۵۱:۳؛۵۵:۱۲۔۱۳؛۶۵:۱۷)۔

فصل پنجم

خداوند باپ اور شوہر

خروج کے وقت اسرائیل کو خداوند نے اپنا پہلوٹھا بنایا اور اُن کو دیگر قوموں کے درمیان میراث دی اور اُن کی پدرانہ ہدایت کرتا رہا جب تک کہ وہ اس زمین کے مالک نہ بن گئے (خروج ۴: ۲۲۔ ۲۳) پھر اسرائیل کی یہ ابنیت داؤد اور اُس کی اولاد سے منسوب ہوئی چنانچہ ہوسیع نے بنی اسرائیل کو مسیح کے دنوں میں زندہ خدا کے بیٹے کہا (ہوسیع ۱: ۱۰) خدا نے گو دوسری قوموں کو اُن کے گناہوں کی وجہ سے چھوڑ دیا لیکن وہ اسرائیل کو ترک نہ کرے گا۔ وہ اُسے مردوں میں سے جلائے گا اور اُنہیں پاتال سے مخلصی دے گا (ہوسیع ۱۱: ۸۔ ۹؛ ۱۳: ۱۴) یرمیاہ نے افرائیم کو خداوند کا پہلوٹھا کہا۔ گو اُسے تنبیہ و سزا ملی لیکن وہ توبہ کرکے خداوند کی طرف رجوع ہوا (یرمیاہ ۳۱: ۱۸۔ ۲۰) یسعیاہ کی کتاب میں یہ ذکر ہے کہ خداوند وفادار صیّون کو والدہ سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے وہ اُسے کبھی فراموش نہ کرے گا بلکہ اُس بحال کرے گا اور اس کی اولاد کو بڑھائے گا (یسعیاہ ۴۹: ۱۴۔ ۲۲)۔

لیکن ابنیت کا رشتہ ایسا عام نہیں جیسا کہ شادی کا رشتہ یہ تصور توریت میں پایا جاتا ہے لیکن خاص طور پر ہوسیع نبی نے اس کا ذکر کیا۔ اسرائیل والدہ نے بعل سے زنا کیا اس لئے شوہر یہوواہ نے اُسے رد کردیا۔ لیکن بیابان میں سزا پانے کے بعد وہ اپنی سرزمین میں بحالی ہوئی اور اُس کی شادی از سرنو ہوئی اور اس اتحاد کی بنیاد الٰہی صفات تھیں (ہوسیع ۱، ۲ باب) صفنیاہ نبی نے یہ ظاہر کیا کہ خداوند از سرنو صیّون کو پیار کرنے لگتا ہے اور اس پر بڑی خوشی کرتا ہے (صفنیا ۳: ۱۷)۔ یرمیاہ نے بھی اس دوبارہ شادی کا ذکر کیا (یرمیاہ ۳: ۱۴)۔

لیکن یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصہ میں اس کا مفصل بیان ہے (یسعیاہ ۵۴: ۱۔ ۱۷) صیّون کا نام متروکہ (ترک کیا ہوا، رد کیا ہوا) اور خراب رکھا گیا تھا لیکن اب وہ حفظیباہ (پیاری) اور بعولا (سہاگن) (یسعیاہ ۶۲ باب)۔

گلے اور گڈریے کے رشتہ کا ذکر بھی گاہے گاہے (کبھی کبھار) ہوا۔ مثلاً یعقوب کی برکتوں میں (پیدائش ۴۹: ۲۴) لیکن خاص کر زکریاہ نے اس رشتہ کا ذکر کیا (زکریاہ ۱۱: ۷۔ ۱۴) زبور ۸۰ میں اسرائیل کے گڈریے سے یہ دعا ہے کہ وہ اپنی اُمت کی مدد کے لئے آئے (زبور ۸۰: ۲) حزقی ایل نے اچھے گڈریے کی نسبت لکھا کہ وہ اپنی منتشر بھیڑوں کی تلاش کرتا اور جمع کرتا اور اُن کو بھیڑ خانے میں واپس لاتا ہے (حزقی ایل ۳۴: ۱۱۔ ۳۱) یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصہ میں یہ بیان ہے کہ یہ گڈریا اپنے گلے کو نجات کی شاہراہ سے لے جاتا ہے وہ دودھ پیتے بچوں اور دودھ پلانے والی ماؤں کی بھی فکر رکھتا ہے (یسعیاہ ۴۰: ۱۱) زبور ۹۵ میں زبور ۱۰۰ میں اسرائیل کی نسبت یہ لکھا ہے کہ وہ خداوند کی چراگاہ کے لوگ اور اُس کے ہاتھ کی بھیڑیں ہیں (زبور ۹۵: ۷؛ ۱۰۰: ۳)۔

فصل ششم

خدا کی سلطنت

حورب پہاڑ پر جو عہد ہوا اُس وقت اسرائیل خدا کی سلطنت کاہنوں اور مقدس قوم کی سلطنت ٹھہرا (خروج ۱۹: ۶) ابرہام کی برکت میں یہ ظاہر کیا گیا کہ اُس کی نسل نوع انسان کے لئے برکت ٹھہرے گی (پیدائش ۱۲: ۱۔ ۳) حورب پر جو عہد ہوا اس میں اُس کی تکمیل کے طریقوں کا خاکہ دیا گیا۔ اسرائیل شاہی کاہن بنے اور اس حیثیت سے اُنہیں دو خدمتیں سرانجام دینی تھیں ایک تو کہانت کی خدمت اور ایک شاہی خدمت یہ دونوں پہلو مسیح کے متعلق نبوتوں میں منکشف (ظاہر، عیاں) ہوئے۔

بلعام کی نبوت میں خدا کی بادشاہی قوموں سے علیحدہ ہے۔ اس میں بیشمار لوگ شامل ہیں اور اس کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ یہ سب قوموں کو مغلوب کرتی ہے (گنتی ۲۳: ۹۔ ۱۰؛ ۲۴: ۱۷۔ ۱۹) یہوواہ اس سلطنت کا بادشاہ ہے۔

داؤد کے ساتھ جو عہد ہوا اُس میں بتایا گیا کہ داؤد کی نسل وہ مسیح خاندان ہے جو اُس کی بادشاہی پر حکمران ہے۔ پھر بھی خدا ہی بادشاہ رہتا ہے (۲۔ سموئیل ۷: ۱۱۔ ۱۶) اس لئے خدا کی بادشاہی کی فتوحات کبھی تو مسیح کی فتوحات کہلاتی ہیں اور کبھی خدا کی۔ داؤد کی سلطنت کے ابتدائی زمانے میں مسیح فاتح کے طور پر نظر آتا ہے لیکن تاریکی کے ایام میں مسیح کا خیال دھندلا پڑ گیا اور خدا بادشاہ کا ذکر زیادہ ہوا چنانچہ (زبور ۲۴) میں یہوواہ لشکروں کا خدا فتح یاب ہو کر مقدس شہر میں داخل ہوتا ہے۔ (زبور ۴۶، ۴۸) میں یروشلیم بڑے بادشاہ کا شہر کہلاتا ہے جہاں سے وہ اپنے سارے دشمنوں کو مغلوب کرتا ہے۔

داؤد کی نسل کی بیوقوفیوں کی وجہ سے خدا کی سلطنت کو تنزل ہوا۔ یہ دو حصوں میں منقسم ہو گئی شمالی فرقے جنوبی فرقوں سے علیٰحدہ ہو گئے اس لئے اُس وقت سے ان حصوں کے اتحاد کا ذکر ہونے لگا۔ اسوریوں کے حملوں کے ذریعہ خدا کی سلطنت کو مزید ضعف (دوچند، کمزوری) پہنچا۔ اس لئے یروشلیم اور صِیّون ہی کا ذکر باقی رہ گیا وہاں جو کونے کا پتھر لگایا گیا وہ ہر طرح کے ہنگاموں میں قائم رہے گا (یسعیاہ ۲۸: ۱۶۔ ۱۸) زبور ۸۰ میں اس سلطنت کو انگور کے درخت سے تشبیہ دی گئی جو پہلے بہت پھلدار ہوا لیکن پیچھے جنگلی جانوروں نے اُس کی ڈالیاں چھانٹ ڈالیں۔ حزقی ایل نے رویا میں دیکھا کہ یہ سلطنت مقررہ بادشاہ کے آنے تک برباد رہے گی (حزقی ایل ۲۱: ۳۱۔ ۳۲) اور وہ دیوار کی چھوٹی شاخ کی طرح مقدس زمین کے پہاڑ پر لگائی جائے گی اور بڑھ کر عالیشان درخت بن جائے گی (حزقی ایل ۲۷: ۲۲۔ ۲۴) دانی ایل کی رویا میں یہ سلطنت ایک چھوٹا پتھر ہے جو بلا ہاتھوں (ہاتھ لگائے بغیر) کے چٹان میں سے کاٹا گیا اور بڑھتے بڑھتے ایسا بڑا ہو گیا کہ دوسری سلطنتوں کو اُس نے پاش پاش کر دیا (ٹکڑے ٹکڑے کرنا) اور پہاڑ بن گیا جس سے ساری زمین بھر گئی۔ (دانی ایل ۲: ۴۴۔ ۴۵) جلاوطنی کے ایام کی نبوتوں میں یہوواہ خود اسرائیل کا بادشاہ ہو کر آتا ہے۔ اور جب بحالی کا وقت آیا تو اُس نے اُن سے بڑے معجزے کئے جو خروج کے وقت کئے گئے تھے۔ وہ مخلصی کی شاہراہ پر اُپنی اُمت کے آگے آگے جاتا ہے۔ اُس کے سامنے ساری فطرت کی شکل بدل جاتی ہے اور وہ صِیّون کو اپنا مسکن بنا لیتا اور وہ اسرائیل اور دنیا کے نور وجلال کی طرح ہمیشہ حکومت کرتا ہے اس کی امن وامان کی سلطنت کے باعث کل فطرت وخلقت خوشی مناتی ہے اور ساری قومیں اُس کو اپنا عالمگیر بادشاہ تسلیم کرتی ہیں (یسعیاہ ۴۱، ۴۲ باب ۴۹: ۲۱۔ ۲۵؛ ۵۲: ۷۔ ۱۲؛ ۵۷: ۱۱۔ ۲۱، ۶۰ باب، ۶۲: ۱۰۔ ۱۲؛ زبور ۶۸، ۹۳، ۹۵ سے ۱۰۰)۔

کاہنی رشتہ کا نشو ونما مابعد نبوت میں دکھایا گیا۔ پہلے تو ساری قوم کاہن بتائی گئی۔ پھر اُس قوم میں سے ایک خاندان کہانت کے لئے چنا گیا۔اس وقت سے قوم کی کہانت کا تصور ماند پڑ گیا۔ نبیوں میں سے یسعیاہ نے پہلی دفعہ قوم کی کہانت کا ذکر پھر چھیڑا۔اُس نے دیکھا کہ مصر اور اسور اسرائیل کے ساتھ متحد ہو کر خدا کی اُمت بن گئے۔وہ سب مقدس زبان بولتے اور مذبح اور قربانی کے ساتھ یہوواہ کی اطاعت کرتے ہیں اور کوش اور صور بھی اُس کے آگے ہدیئے چڑھاتے ہیں(یسعیاہ ۱۸: ۷؛ ۱۹: ۱۶۔ ۲۵؛ ۲۳: ۱۸)۔صفنیاہ نے دیکھا کہ اسرائیل کی شہرت افریقہ کے دور و دراز ملکوں تک پہنچ گئی۔اور کوش اور لبیا کے لوگ ہیکل میں نذرانے بھیجتے ہیں(صفنیاہ ۳: ۹۔ ۱۰)زبور ۸۷ میں یہ گیت گایا جاتا ہے کہ قومیں خدا کے شہر میں حق پیدائش حاصل کرتی ہیں اور اُن کو صِیّون کے شہری ہونے کا حق ملتا ہے۔

یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے میں اس کی زیادہ تفصیل پائی جاتی ہے۔یعقوب کا نام عزت کا لقب بن جاتا ہے۔زمین کی ساری قومیں اور ساری زبانوں کے لوگ یہوواہ کی اطاعت کرتے ہیں۔ بادشاہ اور ملکہ صیون کے دینی باپ اور دینی ماں بن جاتے ہیں۔اور عام دعوت دی جاتی ہے کہ اس نئے عہد کی برکتوں میں ہر ایک شخص شریک ہو خوجوں کی اور غیر یہودیوں کو خُدا کے گھر میں عبادت کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے اور دُنیا کے لوگ اپنی نفیس اشیا صیون میں لاتے ہیں اسرائیل کے لوگ کاہن بن جاتے ہین اور باقی قومیں ان کی خادم (۴۴: ۵؛ ۴۵: ۲۱۔ ۲۵؛ ۵۵: ۱۔ ۵؛ ۵۶: ۶۔ ۷؛ ۶۱: ۵۔ ۶؛ ۶۶: ۲۰۔ ۲۱)

(زبور ۶۸)میں یہ ذکر ہے کہ کوش، مصر اور ساری قومیں جزیہ دیتی ہین اور یہوواہ کی حمد گاتی ہیں(زبور ۶۸: ۳۱۔ ۳۲)۔زکریاہ نے بیان کیا کہ قومیں ایک دوسرے کو یہوواہ کی تلاش کی ترغیب دیتی ہیں(زکریاہ ۸: ۲۲۔ ۲۳)شاہی مزامیر میں یہ ذکر ہے کہ ساری زمین خُدا کی پرستش میں مصروف ہے(زبور ۹۶، ۹۸، ۹۹)۔اور(زکریاہ ۱۴ باب)میں یہ ذکر ہے کہ داری قومیں عید خیام منارہی ہیں(زکریاہ ۱۴: ۱۶۔ ۱۷)۔

فصل ہفتم

خُداوند(یہوواہ)کا دن

الہٰی عدالت کا مسئلہ موسوی شریعت کی برکتوں اور لعنتوں سے پیدا ہوتا ہے۔(خروج ۲۳: ۲۰۔ ۲۲؛ ۳۴: ۱۲۔ ۲۸؛ استثنا ۲۷، ۲۸ باب؛ احبار ۲۶)۔اسرائیل کی برکت مین اس کے دشمنوں کی عدالت اور خود اسرائیل کی تنبیہ وطہارت سے علاقہ رکھتا ہے۔عدالت یہ ہے کہ ہر طرح کی مصیبت خُدا کی سلطنت کے دشمنوں پر لادی جائے خواہ وہ اس سلطنت کے اندر ہوں خواہ باہر۔ حنا کے گیت میں یہ ذکر ہے کہ خُداوند ہم دان منصف حاکم ہے۔وہ کمزوروں کا حامی اور ساری دُنیا میں عدل کرنے والا ہے(۱۔ سموئیل ۲: ۱۔ ۱۰)۔زبور ۵۰ میں خُدا کے ظہور کا ذکر ہے جو عدالت کے لیے آتا ہے۔ راستبازوں اور شریروں دونوں کو یہ ہدایت ہے کہ سچے دل سے نذرانے چڑھائیں تا کہ وہ ہلاک نہ ہوں۔

یوایل نے پہلی دفعہ خُداوند کے دن کے مسئلہ کا ذکر کیا۔یہ بڑا ہولناک دن ہو گا جب خُدا قوموں کی عدالت کرے گا۔ساری خلقت میں ہل چل پڑ جائے گی۔اس عدالت کو ایک جنگ، فصل کے دَرو اور انگوروں کے کولہو سے تشبیہ دی گئی(یوایل ۳: ۱۸۔ ۲۱)۔صفنیاہ نے بیان کیا کہ اس ہولناک دن پر سب کچھ بھسم ہو گا(صفنیاہ ۱: ۱۴۔ ۱۸؛ ۲: ۱۔ ۳)۔حزقی ایل نے یہ ظاہر کیا کہ مقدس زمین کے پہاڑوں پر قوموں سے جنگ ہو گی جن کا سر لشکر جوج ہو گا۔وہ خُداوند کی آمد پر ہلاک ہوں گے جو اُن پر آگ اور گندھک برسائے گا اور ان کو بالکل تباہ کرے گا(حزقی ایل ۳۸۔ ۳۹ باب)۔

جلاوطنی کے نبیوں نے اس عدالت کو مختلف نام دیئے۔ بابل، مصر اور موآب پر یہ عدالت ہو گی اور زمین ایک شرابی کی طرح لڑکھڑانے لگے گی اور برباد ہو گی۔ بڑا دارالخلافہ ویران ہوگا۔ زمین کے بادشاہ اور آسمان کی بد قومیں قید میں ڈالی جائیں گی تاکہ ان کو سزا ملے۔ ظالموں کو نیست کیا جائے گا(یسعیاہ ۱۳: ۱۔۱۳؛ ۲۴۔۲۷ باب تک)۔ یہ عدالت ایک بڑا قتل ہے۔ خُداوند ادوم پر فتح پاتا ہے اس کی تلوار دشمنوں کے خون سے آلودہ ہے۔ اس کے لباس پر خون کے دھبے پڑے ہیں۔ بلکہ آسمان وزمین بھی ان کے خون اور لاشوں سے بھر گئے۔ آسمان طومار کی طرح لپیٹے گئے اور ان کے لشکر درخت کے پتوں کی طرح جھڑ گئے(یسعیاہ ۳۴؛ ۶۳: ۱۔۶)۔ جو قومیں یروشلیم سے لڑ رہی تھیں ان کو کورچشمی اور کوڑھ نے آدبوچا اور وہ تباہ ہو گئیں (زکریاہ ۱۲: ۱۔۹؛ ۱۴: ۱۔۲۱)۔ خُداوند قدیم الایام کی حیثیت میں شعلوں کے تخت پر بیٹھ کر آتا ہے۔ اور اسکے سارے دشمن آگ کے دریا میں ڈالے جاتے ہیں (دانی ایل ۷: ۹۔۱۲)۔ شریر لوگوں کو کوڑے کرکٹ کی طرح مقدس شہر سے باہر نکال پھینکتے ہیں (یسعیاہ ۶۶: ۲۴)۔ آگ کا یہ دن شریروں کو جلا کر فنا کر دیتا ہے (ملاکی ۳ باب)۔

یہ عدالت کا دن مخلصی کا دن بھی ہے یوایل نبی نے دیکھا کہ خدا کا روح سارے بشر پر نازل ہوتا ہے اور طرح طرح کی روحانی نعمتیں لوگوں کو حاصل ہوتی ہیں (یوایل ۳ باب) حزقی ایل نے بھی بتایا کہ جوج اور قوموں کی تباہی کے وقت خدا کا روح اسرائیل پر نازل ہوگا (حزقی ایل ۳۹ باب)۔ عاموس نبی نے یہ تعلیم دی کہ اسرائیل ساری قوموں میں سے نکال لیا جائے گا اور وہ بھوسے کی طرح برباد ہوں گی لیکن سچے اسرائیل کا ایک دانہ بھی ضائع نہ ہو گا (عاموس ۹: ۹)۔ ہوسیع نے یہ ظاہر کیا کہ والدہ اسرائیل کو بیابان میں تنبیہ ملے گی اور وہ پھر بحال ہو گی یا اسرائیل مر جائے گا اور دوبارہ زندہ کیا جائے گا (ہوسیع ۲، ۳، ۱۳: ۱۴) یسعیاہ نے یہ پیش گوئی کی کہ خداوند اسرائیل کو آگ کی بھٹی میں ڈال کر صاف کرے گا تاکہ وہ مقدس اور مبارک برتن بن جائے (یسعیاہ ۴: ۲۔۶)۔ یرمیاہ نے یہ بیان کیا کہ اس پدرانہ تنبیہ کے بعد اسرائیل توبہ کرے گا (یرمیاہ ۳۰: ۱۲۔ ۳۱ باب کے آخر تک) حزقی ایل نے رویا میں دیکھا کہ بنی اسرائیل سوکھی ہڈیوں کی طرح میدان جنگ میں پڑے تھے لیکن خداوند نے اُن کو پھر زندہ کیا (حزقی ایل ۳۷: ۷۔۱۴) خداوند اپنے لوگوں پر صاف پانی چھڑکے گا اور اُن کو پاک کرے گا اور ان کو نیا دل اور نئی روح عطا ہو گی (حزقی ایل ۳۶: ۲۵۔۳۵) اس بیان کی زیادہ تفصیل جلاوطنی کے نبیوں نے دی (یسعیاہ ۲۴۔۲۷ باب کے آخر تک)۔

یسعیاہ کی کتاب کے دوسرے حصے میں یہ ظاہر کیا گیا کہ صِیّون کی جنگ ختم ہو گئی۔ اُس کی بدی دُور کی گئی اور خداوند نے اُسے بحال کیا (یسعیاہ ۴۰: ۱۔۲؛ ۴۴: ۱۔۵؛ ۵۴: ۱۔۱۷؛ ۶۲: ۱۱۔۱۲)۔

دانی ایل نبی نے یہ پیش گوئی کی کہ جب راستبازوں کو ان کی میراث ملے گی تو مُردوں کی قیامت ہو گی لیکن شریر اسرائیلی انگشت نما (بدنام) ہوں گے (دانی ایل ۱۲: ۱۔۱۳)۔

مابعد انبیاء نے اس تصور کو اعلیٰ چوٹی تک پہنچایا فضل اور مناجات کی روح یروشلیم پر نازل ہوتی ہے اور وہ سچی توبہ کر کے خُداوند کی طرف رجوع ہوتے ہیں اور ان کے گناہ چشمہ میں دھوئے جاتے ہیں (زکریاہ ۱۲: ۱۰۔ ۱۳: ۱تک) ایک لاثانی دن آتا ہے جس کا سورج کبھی غروب نہ ہو گا اور جس میں موسموں کا تغیر و تبدل نہ ہو گا (زکریاہ ۱۴: ۶۔۱۰)۔ ملاکی نبی نے دیکھا کہ یہوواہ آفتاب صداقت کی طرح آرہا ہے تاکہ عدالت کی آگ سے صاف کرے جس سے شریر تو فنا ہوں گے لیکن راستباز صاف ہو کر خدا کے مقبول ہوں گے۔ وہ اپنے پروں سے ان کو شفا دے گا اور اُن کو اپنی چیدہ میراث اور بیش بہا ملکیت بنائے گا (ملاکی ۳ باب)۔

فصل ہشتم

مقدس کہانت

اسرائیل سے جو عہد حورب پہاڑ پر ہوا تھااس کے باعث اسرائیل کاہنوں کی سلطنت کہلایا(خروج ۱۹: ۳۔۶)اس کی تشریح اُن عہدوں کے ذریعہ ہوئی جو فنحاس اور داؤد کے ساتھ باندھے گئے۔ایک عہد میں تو اسرائیل کے لئے وفادار کہانت ہے اور دوسرے میں اُس کے لئے شاہی خاندان ان میں سے ہر ایک میں مسیحی تصور پایاجاتاہے جس کی تکمیل رفتہ رفتہ ہوتی چلی گئی۔

پہلے عہد کے ذریعہ فنحاس اوراُس کی اولاد ابدی کہانت کے وارث ہوئے (گنتی ۲۵: ۱۲۔۱۳) وہ اسرائیل اور خدا کے درمیان درمیانی بن گئے جیسے خود اسرائیل قوموں اور خدا کے مابین درمیانی تھے۔ یہ عہد اس پیش گوئی میں دہرایا گیا جس میں یہ ذکر ہے کہ ایلی کے بیوفا خاندان کی جگہ وفادار کہانت قائم ہوگی(۱۔سموئیل ۲: ۳۵۔۳۶) پھر یہ مسیحی کہانت مسیح بادشاہ کے تصور کے سامنے یرمیاہ کے زمانے تک ماند پڑی رہی یرمیاہ نے یہ ظاہر کیا کہ داؤد کے اور فنحاس کے ساتھ خدا کے عہد ابدی اور غیر متبدل تھے۔یرمیاہ نے یہ بھی بیان کیا کہ لاوی کی کہانت نہ صرف ابدی کہانت ہوگی بلکہ اس میں بیشمار لوگ داخل ہوں گے (یرمیاہ۳۳: ۱۷۔۲۲)حزقی ایل نبی نے نئی ہیکل میں کہانت کو صدوق کے خاندان سے منسوب کیا کیونکہ وہ وفادار ہے(حزقی ایل ۴۴۔۴۵باب)یسعیاہ کی دوسری کتاب میں دوسری قوموں کو بھی لاوی کی کہانت میں حصہ دیا گیا(یسعیاہ۶۶: ۲۱)ملاکی نبی نے یہ پیش گوئی کی کہ لاوی پاک کئے جائیں گے اور وہ مقبول قربانیاں گزرانیں گے (ملاکی ۲: ۴۔۹؛ ۳: ۳۔۴)زکریاہ نے یہ رویت دیکھی کہ کاہنی اور شاہی عہدے دو زیتون کے درختوں کی مانند تھے جن سے مقدس تیل ہمیشہ بہم پہنچتارہتاہے تاکہ خدا کی اُمت کو روشنی دے اور پھر یہ دونوں عہدے سے ایک تخت اور ایک تاج میں جو ایک مقدس شخص کو حاصل ہوتاہے جمع ہوگئے (زکریاہ۶: ۱۳)۔

فصل نہم

وفادار نبی

موسیٰ نے پیش گوئی کی تھی کہ اُس کی مانند ایک نبی برپا ہوگا۔اُس کو بولنے کے لئے خدا کی طرف سے اختیار ملے گااور جو اُس کی نہ سنے گا اُس کو سزا ملے گی(استثنا۱۸: ۱۶۔۱۹)۔مسیح نبی کا یہ تصور پھر جلاوطنی کے زمانے تک نہیں ملتا جلاوطنی کے ایام میں جب کاہن اور بادشاہ غائب ہوگئے تو نبی ہی خداوند کا اکیلا خادم رہ گیااور مسیحی تصوراُس کے ساتھ ملحق ہوا۔یہ نبی بڑا دکھ اٹھانے والا ہے خداوند نے اُس کو ماں کے شکم ہی سے بلایا اور اُس کا اعلیٰ عہدہ مقرر کیا خداوند اُس سے خوش ہے اور اس کو نیا روح عطا کرتاہے وہ سراسر خداوند کی خدمت کے لئے مخصوص ہے اُسے خدا کے گھر کے لئے بڑی غیرت ہے وہ روزے رکھتاہے دعائیں مانگتا اور غریبوں اور مصیبت زدوں کے وعظ کرتاہے۔وہ کچھ عرصے تک اپنی خاکساری میں چھپا رہتاہے دشمن اُسے چھیڑتے اور لوگ اُسے رد کرتے ہیں اگرچہ وہ برے کی طرح بے عیب ہے تو بھی اپنی اُمت کے لئے کوڑے کھاتا چھیدا جاتا اور کچلا جاتاہے اُس کی سخت پیاس کے وقت دشمن اسے سرکہ اور پت پینے کو دیتے ہیں۔اور وہ شکستہ دل ہو کر جان دیتاہے اُس کے اپنے عزیز بھی اُسے چھوڑ جاتے ہیں خدا کچھ عرصے

کے لئے اس کو اُس کے دشمنوں کی مرضی پر چھوڑ دیتا ہے لیکن آخر کار اُس کا اجر اُسے ملتا ہے (زبور ۲۲، ۴۰، ۵۹، ۷۰؛یسعیاہ ۵۲: ۱۔ ۱۳، ۴۹؛ ۵۲: ۱۳۔ ۵۳ باب کے آخر تک)۔

خداوند نے اسے مخلصی دی اور سارے حلیم لوگ خوشی مناتے ہیں خدا نے اُس کو سرفراز کیا۔ وہ بھری مجلس میں خدا کی مدح کرتا ہے۔ اُس کے دشمنوں کو سخت سزا ملی۔ لیکن وہ نجات کا مناد بن گیا۔ اس نے سالِ مقبول اور عدالت کے دن کی منادی کی۔ اس نے غم کو خوشی سے بدل ڈالا اُس نے اسیروں کو چھڑایا۔ اس نے اسرائیل کو بحال کیا۔ وہ قوموں کا نور ہو گیا اور زمین کی حدوں تک نجات۔ بادشاہ اور سردار اس کی عزت کرتے اور اُس کی ایسی سرفرازی دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔

فصل دہم

مسیح بادشاہ

خدا نے جو عہد داؤد کے ساتھ کیا تھا وہاں سے مسیح بادشاہ کا تصور پیدا ہوا (۲۔ سموئیل ۷: ۱۱۔ ۱۶) خداوند نے داؤد کے خاندان کو اپنا بیٹا بنایا جسے وہ اُس کے گناہوں کے باعث انسانوں کے ہاتھوں سے سزا دلائے گا لیکن اُسے ترک نہ کرے گا۔ وہ داؤد کے گھرانے کو ابدی خاندان بنائے گا۔ اب داؤد کا خاندان اسرائیل کی نسل کا قائم مقام ہو گیا۔ اور اسرائیل کی جگہ اب داؤد کا خاندان بیٹا کہلایا مسیح بادشاہ کا ذکر چند ایک مزامیر میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً (زبور ۱۱۰) میں لکھا ہے کہ خدا نے قسم کھا کر بادشاہ کو اپنے دائیں ہاتھ تخت پر بٹھایا کہ وہ ملکِ صدق کی طرح کاہن بادشاہ ہو۔ پھر اُس جنگ کا ذکر ہے جو کاہنی جماعت کے ساتھ مل کر مسیح کو لڑنی ہو گی اور قوموں پر فتح حاصل ہو گی۔ زبور ۲ میں ذکر ہے کہ مسیح صیّون میں خدا کے دائیں ہاتھ تخت نشین ہے کہ وہ عالمگیر بادشاہ ہے زبور ۷۲ میں یہ مسیح بادشاہ راستبازی کے ساتھ رحم اور امن اوامان سے سلطنت کرتا ہے اور قومیں اس کی عزت کرتی ہیں۔ زبور ۴۵ میں یہ مسیح بادشاہ بطور دلہا کے الٰہی شان کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے اور قوموں سے شادی کرتا ہے۔

ان مزامیر میں داؤد کے زمانے کی مسیحی اُمید کا اظہار ہے لیکن نبیوں کے ایام میں جب داؤد کے خاندان کو تنزل ہوا تو مسیح بادشاہ کا تصور ایک نئی صورت میں ظاہر ہوا۔ مسیح بادشاہ کے بارے میں اس نئی صورت کا بیان عاموس نبی نے کیا داؤد کا تباہ شدہ خاندان پھر بحال ہو کر پہلے کی طرح اقبالمند ہو گا (عاموس ۹: ۱۱، ۱۲) ہوسیع نے یہ پیش گوئی کی کہ اسرائیل کہ جس نے داؤد کے خاندان اور خداوند کو ایک ہی وقت میں ترک کر دیا تھا وہ توبہ کر کے خداوند اور داؤد ثانی کی طرف رجوع ہو گا (ہوسیع ۳ باب)۔

زکریاہ کی کتاب کے پہلے حصے میں صیّون اپنے بادشاہ کی آمد پر خوشی منا رہی ہے۔ وہ گدھی بلکہ گدھی کے بچے پر سوار ہو کر آتا ہے۔ اس نے جنگ کے ہتھیار توڑ دئے اور امن و امان سے دنیا پر سلطنت کرتا ہے (زکریاہ ۹: ۹، ۱۰)۔

یسعیاہ اور میکاہ کی کتابوں میں صلح اور امن اس مسیح بادشاہ کی سلطنت کا خاص مضمون ہے ایک نوجوان عورت سے بچہ پیدا ہو گا۔ اُس کا نام عمانوایل ہو گا۔ وہ اس امر کا نشان اور ضامن ہے کہ خداوند اپنی اُمت کے ساتھ ہے اور کہ وہ انہیں مخلصی دیگا۔ اس کی بلوغت تک ملک میں مصیبت رہیگی (یسعیاہ ۷: ۱۳ سے ۱۷) اسرائیل کی شمالی مشرقی سرحد پر بڑی روشنی چمکیگی اور لوگوں کو سرفرازی اور عزت حاصل ہو گی اور ایک بڑی مخلصی ملیگی جو اس مخلصی سے بزرگ تر ہو گی جو مدیان کے دن جدعون کو حاصل ہوئی تھی۔ داؤد کے گھرانے میں ایک بچہ پیدا ہو گا۔ اُس کا نام عجیب مشیر خدائے قادر

ابدیت کا باپ اور سلامتی کا شہزادہ ہوگا۔ وہ داؤد کے تخت پر راستبازی سے سلطنت کرے گا اور جنگ کے ہتھیار توڑے جائیں گے (یسعیاہ۸: ۲۳۔ ۹: ۶ تک)یسی کے تنے سے ایک شاخ اور اُس کی جڑ سے کونپل نکلے گی۔ وہ پھلدار ہو گی اور خدا کی روح کی ہفت چند نعمتیں اس کو عطا ہوں گی۔ راستبازی اور وفاداری سے کمر بستہ ہو کر وہ دنیا پر سلطنت کرے گا۔ اس کے زمانے میں خدا کا عرفان عام ہو جائے گا وہ ایک جھنڈا ہو گا جس کے نیچے قومیں جمع ہو نگی اور افرائیم اور یہوداہ کے درمیان جو جھگڑا تھا وہ موقوف ہو جائے گا(یسعیاہ ۱۱ باب)۔

بیت لحم میں ایک حاکم پیدا ہو گا جس کا نام صلح ہو گا وہ قدیم وعدوں کا پورا کرے گا اور دنیا کی حدوں تک بزرگ ہو گا(میکاہ ۵: ۱۔ ۴)۔

حزقیاہ کے عہد سلطنت میں مسیح بادشاہ کا تصور کمال تک پہنچا اور یسعیاہ اور میکاہ نے اُس کا ذکر کیا۔ مابعد نبوتوں میں مسیح بادشاہ کا تصور کچھ ماند پڑ گیا۔ زبور ۸۰ میں وہ خداوند کے دائیں ہاتھ کا آدمی کہلاتا ہے۔ یرمیاہ نے اسے راستباز شاخ کہا اور یہ بیان کیا کہ اُس کا نام یہوواہ صدقنوں (خداوند ہماری راستبازی)ہو گا۔ اور داؤد کی بادشاہی ابدی ہو گی(زبور ۸۰ :۱۸؛ یرمیاہ ۳۳: ۵۔ ۸؛ ۳۳: ۱۴۔ ۲۲)۔ اور ایک بڑی بھیڑ جلاوطنی سے واپس آئے گی اور یہوواہ اور داؤد بادشاہ کی اطاعت کرے گی(یرمیاہ ۳۰: ۸)۔

(زبور ۸۹، ۱۳۲)میں یہوواہ اپنے عہد سے وفادار کہلایا جو اس نے داؤد سے باندھا تھا۔ داؤد کے لیے بختاوری اور شان وشوکت پھوٹ نکلے گی حزقی ایل نے یہ پیش گوئی کی کہ کاہن اور بادشاہ کا تاج ہٹا دیا جائے گا۔ جب تک کہ یہوواہ کا مقرر کردہ شخص برپا نہ ہو(حزقی ایل ۳۴: ۲۳)۔ یہ مقرر کردہ شخص داؤد ثانی یا بحالی کے زمانے کا گڈریا ہے، جس کے ماتحت اسرائیل اور یہوواہ ہمیشہ کے لیے متحد ہو جائیں گے (حزقی ایل ۲۷: ۲۱۔ ۲۵)۔

یسعیاہ کی کتاب کے مصنف اور اس کے ہمعصروں نے مسیح بادشاہ کا کچھ ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے خُدا بادشاہ اور خادم نبی کا بہت ذکر کیا لیکن زکریاہ کی کتاب میں بحالی کے نبیوں میں سے مسیح بادشاہ کا ذکر ہوا۔ اس کا نام شاخ بتایا گیا جو خداوند کی ہیکل بنائے گا اور اس کی چوٹی کا پتھر بنے گا۔ اس کے تاج میں کاہن اور بادشاہ کے عہدے متحد ہو جائیں گے اور وہ فضل کے ابدی وسائل بنیں گے (زکریاہ ۳: ۸۔ ۴: ۱۴؛ ۶: ۹۔ ۱۵)۔

دانی ایل نبی کی رویت میں ذکر ہے کہ آخری مصیبت کے ایام میں مسیح بادشاہ برپا ہو گا اور دُکھوں کو اُٹھائے گا اور مخلصی کا کام سرانجام دئے بغیر مارا جائے گا(دانی ایل ۹: ۱۶)۔

جس نے زکریاہ کی کتاب کے ۱۳۔ ۱۴ باب کو لکھا اس نے بھی داؤد کے خاندان اور یروشلیم کے باشندوں کا ذکر کیا اور اس رد کئے گئے گڈریے پر ماتم کیا۔ اسے خداوند کی تلوار نے گلے کی نجات کی خاطر مار ڈالا (زکریاہ ۲: ۱۰۔ ۱۳؛ ۱۳: ۷۔ ۹)۔

جس گڈریے پر مار پڑی اور وہ بادشاہ جو مارا گیا یہ دونوں ایک ہی شخص ہیں۔ لیکن یسوع مسیح کی آمد سے پہلے یہ علم حاصل نہ ہوا کیونکہ یہ دونوں عہدے اس میں جمع ہو گئے جس نے اس لیے دکھ اور موت کو سہا کہ فتحیاب ہو اور سلطنت کرے۔

فصل یازدہم

نیا عہد

جب پرانا عہد اور اس کی رسوم مخلصی کو سرانجام دینے اور مسیحی تصور کے حاصل کرنے میں ناکام رہیں تو یہ ظاہر ہوا کہ یہ عہد آخری اور قطعی عہد نہ تھا بلکہ وہ نئے مسیحی عہد کے لیے ایک تیاری تھا۔ نبیوں کے زمانے میں اس نئے عہد کا مکاشفہ ملا۔ ہوسیع نے پہلی دفعہ دوبارہ شادی کی مثال یا تشبیہ سے اس نئے عہد کا ذکر چھیڑا۔ الٰہی صفات اس اتحاد کی بنیاد ہیں اور ساری خلقت اس عالمگیر صلح اور امن کے عہد میں شریک ہے (ہوسیع ۲: ۱۸۔ ۲۳)۔

یرمیاہ نے اس نئے عہد کو زیادہ واضح کیا۔ اس کی تعلیم کا ذریعہ پتھر کی لوحیں نہ ہوں گی بلکہ وہ دل کی تختی پر لکھی جائے گی۔ نہ استادوں کی ہی ضرورت ہوگی۔ کیونکہ سبھوں کو خُداوند کا عرفان حاصل ہوگا (یرمیاہ ۳۱: ۳۱۔ ۳۷)۔ حزقی ایل نے بھی امن وامان کے نئے عہد کا ذکر کیا جب جنگ موقوف ہوگی اور انسان وحیوان مل جل کر رہیں گے۔ تو یہ ابدی عہد ہوگا جس میں اسرائیل اور یہوداہ متحد ہو جائیں گے اور خُدا کی حضوری ہمیشہ ان کے درمیان ہوگی (حزقی ایل ۳۴: ۲۵۔ ۳۱؛ ۳۷: ۲۶۔ ۲۸)۔

یسعیاہ کی دوسری کتاب کے مصنف نے اس نئے عہد کو خُداوند کے بندے سے ملحق کیا۔ یہ بندہ ایک نئے عہد کا مجسمہ ہے۔ داؤد کی نعمتیں اس وقت حاصل ہوں گی۔ یہ ابدی عہد ہے جب ہر طرح کا جور و ظلم جاتا رہے گا (یسعیاہ ۴۲: ۶؛ ۴۴: ۱۰۔ ۱۷؛ ۵۵: ۳؛ ۶۱: ۸۔ ۹)۔

المختصر پرانے عہد نامے کی مسیحیانہ نبوت ایک پودے کی طرح شروع ہو کر باقاعدہ نشوونما پاتی جاتی ہے اور صدیوں کے دوران میں اس کے مختلف پہلو زیادہ روشن ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ اس پودے کے رگ وریشے (بنیاد، اصل) بہت پیچیدہ ہیں جن کے سمجھنے میں بڑے بڑے علما کو بھی مشکلات پیش آئیں۔ مثلاً کہیں تو خُدا کی آمد کا ذکر ہے اور کہیں انسان کی آمد کا۔ کہیں تو دکھ اُٹھانے والے مسیح کا ذکر ہے اور کہیں حکمران مسیح کا۔ باوجود اس اختلاف کے ساری نبوت میں یکتائی پائی جاتی ہے اور وہ یکتائی ٹھیک طور پر اس وقت سمجھ میں آئی جب یسوع مسیح (خُدا جسم میں) ظاہر ہوا جس نے دکھ اُٹھائے اور پھر آسمان میں تخت پر جا بیٹھا اور جب پینتی کوست کے دن روح القدس نازل ہوا۔

الغرض ساری نبوت کا کلید (کُنجی) سیدنا مسیح ہے نبوت کے سارے پہلو سیدنا مسیح میں تکمیل پاتے ہیں۔

عبرانی نبوت کی حقیقت اس کی صحت اس امر کا ثبوت ہے کہ وہ من اللہ ہے۔ نبوت کا مسیح اور تاریخ کا مسیح، عبرانی پیش گوئی کی نجات اور مسیحی نجات متضاد نہیں بلکہ باہم عین مطابق ہیں اور یہ مطابقت اور اس برّے کے ذریعہ ثابت ہوتی ہے جو بنائے عالم سے پیشتر ذبح کیا گیا (۱۔ پطرس ۱: ۲۰)۔ لیکن آخری زمانے میں ظاہر ہوا جس نے مخلصی کی تجویز کی اور جس نے اس تجویز کو منکشف کیا جس نے تاریخ میں اس کو تکمیل دی۔ وہ ایک شخص تھا عبرانی نبوت کا سرچشمہ خدا ہے جس سے الہام کی ندی ہمیشہ بہتی رہتی ہے سوائے خدا کے کون ایسی نبوت دے سکتا ہے اور کون اُسے پورا کر سکتا تھا۔ نبوت کا تصور اور تاریخی تصور اسی میں پورے ہوتے ہیں جو زمان ومکان سے اعلیٰ اور جو خالق، حاکم ومالک اور دنیا کا نجات دہندہ ہے۔ خدا کا تجسم، مسیح کا مصلوب ہونا، جی اٹھنا، آسمان پر چلے جانا اور اُس کی آمدِ ثانی ان ساری پیش گوئیوں کی تکمیل اور خدا کے جلال کا اظہار ہے۔ اس سارے مکاشفہ کے لئے خدا کا شکر ہے۔

ختم شدہ